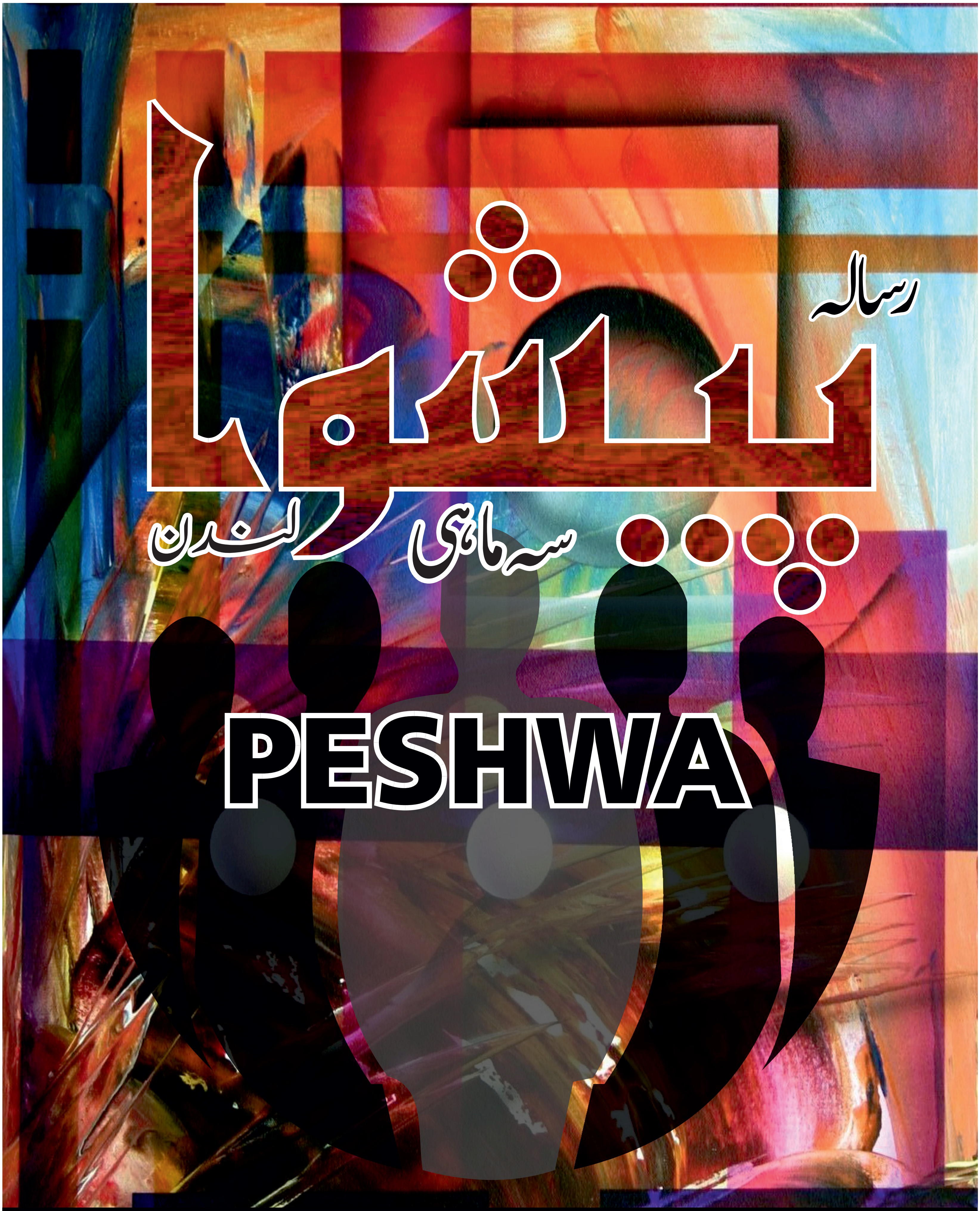

جلد اول - شمارہ سوم - اپریل تا جون ۲۰۱۴

Peshwa Ltd. 2 London Road, Morden, Surrey SM4 5BQ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترجمہ آیت القُرآن الحکیم

تُو کہہ دے جو گمراہی میں ہوتا ہے رحمان اُسے ضرور کچھ مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ آخر جب وہ اُسے دیکھ لیں گے جس کا وہ وعدہ دیے جاتے ہیں، خواہ وہ عذاب ہو یا قیامت کی گھڑی، تو وہ ضرور جان لیں گے کہ کون مرتبے کے لحاظ سے بدترین اور جتّھے کے لحاظ سے سب سے زیادہ کمزور تھا۔ (سورۃ مریم آیت ۷۶)

ترجمہ حدیث النّبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جب میری اُمّت پندرہ خصلتیں اختیار کر لے گی تو اِس پر آفتیں اور بلائیں نازل ہوں گی'' عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! وہ کونسی خصلتیں ہیں؟ فرمایا: ''جب مال غنیمت کو ذاتی مال بنا لیا جائے اور امانت کو مال غنیمت بنا لیا جائے اور زکوٰۃ کو جُرمانہ سمجھا جائے اور آدمی اپنی بیوی کی اطاعت کرے اور ماں کی نافرمانی کرے اور دوست کے ساتھ بھلائی کرے اور باپ کے ساتھ بے وفائی کرے اور مسجدوں میں آوازیں بلند کی جائیں اور سب سے رذیل (یعنی کمینہ ترین) شخص کو قوم کا سردار بنا لیا جائے اور کسی شخص کے شرّ سے بچنے کے لیے اُس کی عزت کی جائے اور شرابیں پی جائیں اور ریشم پہنا جائے اور گانے والیوں اور آلات موسیقی کو رکھا جائے اور اس اُمّت کے بعد والے پہلوں کو بُرا کہیں، اُس وقت لوگوں کو سُرخ آندھیوں یا زلزلوں یا زمین میں دھنسنے یا چہروں کے مسخ یا پتھر برسنے کا انتظار کرنا چاہیے۔'' (سنن الترمذی جلد ۴ صفحہ ۸۹، ۹۰ حدیث ۲۲۱۷، ۲۲۱۸ دارالفکر بیروت)

مشعل راہ

حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ علماء میں سے اکثر پر شیطان غلبہ پا چکا ہے اور اِن کی سرکشی نے انہیں گُمراہ کر دیا ہے اور ان میں سے ہر ایک اپنے دنیوی فائدہ کا عاشق ہے حتیٰ کہ نیکی کو بُرائی اور بُرائی کو نیکی خیال کرنے لگا ہے۔ اور علم دین مٹ چکا ہے اور دُنیا میں ہدایت کے مینار گر چکے ہیں اور علماء نے لوگوں کے دِلوں میں یہ خیال پیدا کر دیا ہے کہ علم کی اب تین صورتیں ہیں۔ اول: حکومت کا وہ فتویٰ جس کی مدد سے قاضی، غنڈوں کے جمع ہونے پر جھگڑوں کا فیصلہ کرتے ہیں۔ دوم: وہ بحث جس میں ایک متکبر آدمی دوسرے پر غلبہ حاصل کرتا ہے اور اُس کا منہ بند کرتا ہے۔ (اپنے تکبر سے نہ کے دلیل سے) سوم: وہ منظوم اور مسجع کلام جس کے ذریعہ ایک واعظ عوام کو اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرتا ہے۔ (کتاب الاملاء عن اشکالات الاحیاء از امام غزالیؒ)

حضرت سلطان باہُوؒ فرماتے ہیں کہ مُرشد خام بیوہ عورت کی طرح ہوتا ہے کہ وہ بات بات پر مال و دولت طلب کرتا ہے۔ اُس کی نظر نقد اور مال جنس پر لگی رہتی ہے اور وہ ہر وقت درم دُنیا کا منتظر رہتا ہے۔ طالبوں کو تو تعلیم و تلقین اور وعظ و نصیحت کرتا ہے لیکن اپنے گھر میں مال و دولت جمع کرتا رہتا ہے۔ خام مُرشد ایسے ہے جیسے کہ قصاب کہ طالبوں کی ہڈیوں سے مغز نکال کر بیچ کھاتا ہے۔ ایسے قصاب مُرشد سے مَیں خُدا کی پناہ مانگتا ہوں کہ یہ آدمی کا گوشت کھانا عین ثواب سمجھتا ہے۔ میں نے ہر طریقہ کے پیروں کو خوب پرکھا ہے، یہ لوگ محض زر کی خاطر طالبوں سے پیار بڑھاتے ہیں۔ اپنی زبانوں کو ذکرِ حدیث سے تر رکھتے ہیں لیکن دِل کے پکّے خبیث ہوتے ہیں، ایسے خام و نامُراد لوگ بھلا ہم جلیس خُدا کیسے ہو سکتے ہیں؟''

(کلید التوحید کلاں یعنی کلید جنّت الفردوس صفحہ ۴۴ سن اشاعت جولائی ۲۰۰۷ء ناشر شبیر برادرز لاہور طابع اشتیاق پرنٹرز لاہور)

حضرت علی ہجویریؒ فرماتے ہیں کہ آج کے دن عام علماء و فضلاء اس قسم کے عمل اور ورع و تقویٰ کی پرواہ نہیں کرتے اس لیے کہ وہ سب کے سب حرص و ہوا کے ساتھ وابستہ ہیں اور طریقہ حقّہ سے فرار شدہ ہیں۔ اُن کے لیے امراء کے گھر بمنزلہ قبلہ ہیں۔ ظالم اہل حکومت کی بارگاہ بیت المعمور ہے اور جابروں کے درباروں میں اُن کے فرش تک پہنچ جانا قاب قوسین او ادنیٰ سے کم نہیں سمجھتے۔ اور جو کچھ اُن کی مرضی کے خلاف بات ہو اُس سے یہ پہلے منکر ہو جاتے ہیں۔ (کشف المحجوب صفحہ ۲۱۴)

آغا شورش کاشمیری صاحب فرماتے ہیں کہ شخصی احترام کے باوجود ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ان علماء کی ۹۹ فیصد اکثریت ایسی ہے کہ ہمارے دِل میں ان کے لیے ذہنی احترام مفقود ہے۔ ہم اسلام سے براہ راست آگاہ نہ ہوتے تو ان بزرگوں کا وجود ہی اسلام سے برگشتہ کرنے کے لیے کافی تھا۔ نئی نسلیں اسلام سے کٹ رہی ہیں۔ اس کی وجہ خود ہمارے عُلماء (وارثان منبر و محراب) کا وجود ہے۔ اور وہ نسل جو پچھلے دس پندرہ برس میں جوان ہوئی ہے اس کی ایک خاصی تعداد بے زار ہے اور ایک غالب تعداد ہے کہ تاریخ اسلام میں ان بزرگوں کا وجود گورگن سے زیادہ کوئی مرتبہ یا معنیٰ نہیں رکھتا۔ (اداریہ چٹان ۲۳ اپریل ۱۹۷۹ء بحوالہ مذہبی و سیاسی فرقہ بندیاں)

ایڈیٹر

رانا محمد حسن خاں

نائب ایڈیٹر محمد ثاقب رشید اکاؤنٹس فرحان خاں مارکیٹنگ مینیجر رانا عبدالصمد خاں

خصوصی تعاون آر۔ایچ ڈریم ایونٹس (پرائیویٹ) لمیٹڈ

اس شمارہ میں

آپ کے خطوط	2	بگلا (ابن انشاء)	27
اداریہ (فرقہ واریت)	3	باتبصرہ خبریں	27
شیر آئے، شیر آئے (ابن انشاء)	6	متفرق خبریں	29
ہومیوپیتھی نسخہ جات (گلٹیاں، ناخن، دندل، قبض)	7	شعر و ادب شمس ولی اللہ، مرزا جانجاناں مظہر، میر عبدالحی تاباں، انشاء اللہ خاں، حبیب جالب، عبدالجلیل عباد، بہزاد لکھنوی، ایوب رومانی، احمد ندیم قاسمی، شیخ غلام ہمدانی مصحفی، میر تقی میر، خواجہ میر درد، سید میر محمد سوز، مبشر احمد راجیکی، ڈاکٹر مہدی علی قمر، محمد حسن خاں	33
ہومیوپیتھی اور قارئین	8		
طب نبویؐ، دیسی ٹوٹکے، گاجر اور مولی کے فوائد	10		
میڈیکل نیوز	11	اقبال کا مشورہ	45
ذیابیطس (شوگر) (شگفتہ شاہین صاحبہ)	12	ہزاروں سجدے	46
(ادارتی صفحہ) ساون مسیح، تحریک قرامطہ کی تباہ کاریاں، انسانیت کے دشمن	13	کیا آپ جانتے ہیں؟	47
(حسن خاں) باپ کی جاسوسی کرنے والا عالم دین نکلا؟ (محی الدین عباسی)	17	حکمت کی باتیں	49
قرآن کریم اور سائنس (از پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالسلام)	24	گھریلو مکھی	50
رمضان کی بہاریں (انا ثمرین صاحبہ)	26	برطانیہ کی خبریں	51

PESHWA URDU MAGAZINE

2.London Road,Morden,Surrey,SM4 5BQ. UK

Tel.020.36747909. E-mail. peshwaltd@gmail.com

قیمت فی شمارہ 1 پاؤنڈ سالانہ ممبر شپ فیس برطانیہ 14 پاؤنڈز۔ یورپ 18 یوروز آسٹریلیا وامریکہ 25 ڈالرز

آپ کے خطوط

ہم خداتعالیٰ کے فضل واحسان پر بے حد شکرگزار ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق بخشی کہ پیشوا کا دوسرا شمارہ قارئین تک پہنچا سکیں۔ہم قارئین کا بھی دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے پیشوا کی دل کھول کر تعریف کی اور ہماری عاجزانہ کاوش کو سراہا۔اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔

پیشوا کا دوسرا شمارہ قارئین کی خواہش کے مطابق بڑے سائز میں اور زیادہ صفحات پر مشتمل تھا،جس پر قارئین نے اپنے پیغامات میں خوشی کا اظہار کیا ہے اور اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا ہے۔معزز قارئین نے پیشوا میں شائع ہونے والے سبھی مضامین کو پسند کیا ہے۔قرآن کریم میں مرتد کی سزا،قرآن کریم اور سائنس،حکایات شیخ سعدی اور خونی چوزے کو بے حد پسند کیا گیا ہے۔اور اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ اس نوعیت کے مضامین کا اس پُرآشوب دور میں شائع کرنا نہایت ضروری ہے کیونکہ قرآن کریم کی تعلیمات کو پس پشت ڈالتے ہوئے نام نہاد مذہبی راہنماؤں نے عامۃ الناس کو خودساختہ عقائد کی آہنی زنجیروں میں جکڑ دیا ہے۔قارئین نے فرمایا کہ یہ خودساختہ عقائد ہی کی منحوسیت ہے کہ اسلامی معاشروں میں نا صرف سائنس کو کفر سمجھا جاتا ہے بلکہ جدید تعلیم کو بھی خلاف اسلام سمجھا جاتا ہے۔اسی طرح مرتد کی سزا کے بارے میں بھی نام نہاد علماء نے غلط فہمیاں پیدا کر کے عامۃ الناس کو ان کی اصل ذمہ داریوں سے سبکدوش کر دیا ہے۔قارئین نے اپنی اس رائے کا اظہار بھی کیا ہے کہ وہ تعلیمی ادارے جو مسلمان بچوں کو اسلامی تعلیمات سے آراستہ کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ نجانے کس طرح کا اسلام انہیں سکھاتے ہیں۔اسلامی کہلانے والے مدرسوں سے فارغ ہونے والے طالب علم بداخلاقی اور درندگی جیسی غیر اسلامی حرکات کے کیوں مرتکب ہوتے ہیں؟معزز قارئین نے ''کیا آپ جانتے ہیں؟'' کو بے حد پسند کیا ہے اور اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ اس معلوماتی سلسلہ کو جاری رکھنا چاہیے۔ہومیوپیتھی نسخہ جات،طب نبویؐ اور دیسی ٹوٹکے بھی قارئین نے پسند فرمائے۔جہاں تک شعروادب کا تعلق ہے قارئین نے سبھی غزلوں،نظموں کو پسند کیا ہے،خاص طور پر حبیب جالبؔ کی نظم ''یہ وزیران کرام'' کو بے حد پسند کیا۔معزز قارئین نے شعروادب میں ادبی مضامین بھی شامل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔انشاءاللہ کوشش کی جائے گی کہ ایسے ادبی چٹکلے اور ادبی مضامین شائع کیے جائیں جس سے شعروادب سے پیار کرنے والے نشاط حاصل کرسکیں۔ادارہ پیشوا کی کوشش ہے کہ ایسے شعراء کا کلام بھی شائع کیا جائے جن کا کوئی دیوان نہیں ہے۔اگر ہمارے معزز قارئین میں سے کوئی شعر کہتا ہے تو اس کے لیے پیشوا کے صفحات حاضر ہیں۔اسی طرح وہ حضرات جو نثر لکھتے ہیں انہیں بھی خوش آمدید کہا جائے گا۔ادارہ پیشوا کی کامیابی کی ضمانت قارئین کا اعتماد اور تعاون ہے۔اللہ تعالیٰ قارئین پیشوا کو اپنے حفظ وامان میں رکھے اور ادارہ پیشوا کے منتظمین کو توفیق دے کہ اپنے قارئین کے ذوق وشوق کے معیار پر پورا اتر سکیں۔آمین۔

نوٹ: گزشتہ شمارہ میں ایک غزل ناصر کاظمی کے نام سے شائع ہوگئی ہے۔ادارہ معذرت خواہ ہے،دراصل یہ غزل مشہور شاعر جناب حکیم محمد ناصؔر کی ہے۔　　سنگ ہر شخص نے ہاتھوں میں اُٹھا رکھا ہے　　جب سے تُو نے مجھے دیوانہ بنا رکھا ہے

توجہ فرمائیں

پیشوا ادارہ کا کسی بھی سیاسی جماعت سے تعلق نہیں ہے۔پیشوا ادارہ تمام سیاسی و مذہبی شخصیات کا تہہ دل سے احترام کرتا ہے مگر ان کے غلط نظریات اور افکار کو بیان کرنے کی قارئین کو اس غرض سے اجازت دیتا ہے تاکہ متذکرہ شخصیات اپنی اصلاح کرسکیں۔اگر کوئی شخص سمجھے کہ اسے غلط طور پر تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے تو وہ بھی حق رکھتا ہے کہ وہ بھی ناقدین کی اصلاح کے لئے اپنا موقف پیش کرے اور ادارہ ایسے مضامین کو شائع کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ادارہ پیشوا بلاتفریق مذہب وملّت خدمت کا دعوے دار ہے۔سبھی رسالہ میں اپنے افکار اور خیالات کا اظہار کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ادارہ پیشوا اُن تمام قلمکاروں کو دعوت دیتا ہے جو سمجھتے ہیں کہ وہ لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ادارہ اپنے قارئین کی آراء اور مشوروں کا منتظر ہے۔آپ کے خطوط شائع کئے جائیں گے اور قارئین کی آراء پر غور بھی کیا جائے گا۔انشاءاللہ۔　　(ایڈیٹر)

اداریہ (فرقہ واریت)

دکھاؤں گا تجھے زاہد اس آفتِ دین کو　　خلل دماغ میں تیرے ہے پارسائی کا

جہاں وطن عزیز کا ناتواں بدن اور دوسرے بہت سے کاری زخموں سے چور ہے وہیں فرقہ واریت کا کالا پودا بھی پاکستان کے سینے پر ناسور کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ اگر بنظر غور دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ فرقہ واریت کا ناسور ہی ہے جو دوسری بیماریوں کو بڑھاوا دینے کا باعث بن رہا ہے۔ اگر فرقہ واریت کا علاج ہو جائے تو دوسرے زخم بھی جلد صحت یاب ہوتے چلے جائیں گے۔ فرقوں اور گروہ بندیوں نے اُمّت مُسلمہ کی طاقت کو پارہ پارہ کر دیا ہے اور اسلام کے وہ سنہری ادوار جن میں مُسلمان زمانے کے راہبر سمجھے جاتے تھے اب قصّہ پارینہ بن چکے ہیں۔ مُسلمان اُن ادوار کے ذکر پر آہ بھر کر رہ جاتے ہیں مگر کوئی بھی وہ راہ اختیار نہیں کرتا جس کے نتیجے میں خُدا کی سچی محبت نصیب ہوتی ہے۔ خُدا تعالیٰ سے سچے تعلق کی بنیاد تقویٰ ہے۔ اور مُتقی انسان کو خُدا تعالیٰ رُسوا نہیں کیا کرتا۔ ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ نے اٹھائیس غزوات میں حصہ لیا ہمیشہ فتح وظفر نے آپؐ کے قدم چومے۔ پھر آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے صحابہؓ نے وہ کارنامے سرانجام دیئے کہ تاریخ عالم میں اُس کی مثال نہیں ملتی۔ یہ زمینی اور دِلوں کی فتوحات کسی گروہ یا فرقے نے نہیں کیں تھیں بلکہ غیرت ایمانی سے بھرے یہ دِل صرف خُدا کی خاطر حضرت محمد ﷺ کے ایک جھنڈے کے نیچے براجمان ہو گئے تھے اور آپؐ کی تعلیمات سے اپنے افعال اور کردار کو خُدا کی رضا کے تابع کرنے میں کامیاب ہو گئے، آپس میں بھائی بھائی بن گئے اور اتحاد و اتفاق کی علامت بن کر دُنیا پر چھا گئے اور آپ ﷺ کی تعلیمات کی رُوحانی بارش نے بہت سی قوموں کے چہروں کی سیاہی کو دھو دیا۔

جب قرآن کریم اور رسولِ خُدا کی تعلیمات کو مُسلمانوں نے نظر انداز کرنا شروع کیا اور گروہوں اور فرقوں میں تقسیم ہونے لگے تو خُدا تعالیٰ نے بھی اپنی تائید اور محبت بھرا ہاتھ کھینچنا شروع کر دیا جس کے نتیجے میں اُمّت مُسلمہ ذلّت کی گہرائیوں میں ڈوبنے لگی۔ آج تک ان تباہیوں اور بربادیوں کے باوجود نئے گروہ بن رہے ہیں۔ عرب قوم جو مختلف قبائل میں تقسیم تھی اسلام نے انہیں ناقابل تسخیر قوم میں تبدیل کر دیا تھا۔ حرارت ایمانی نے انہیں وہ طاقت اور قوت بخش دی تھی کہ اُنہوں نے تھوڑے عرصے میں ہی بڑی بڑی طاقتوں کے غرور اور تکبر خاک میں ملا دیے۔ اِن سرفروشوں نے نا صرف عربوں کے تکبر کو پارہ پارہ کر دیا بلکہ قیصر و کسریٰ جیسی طاقتور حکومتوں کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ ہندوستان، افریقہ، کاشغر، سمرقند، سپین اور ویانا تک کے علاقے نعرہ تکبیر سے گونج اُٹھے۔ تاریخ گواہ ہے کہ اِن مجاہدوں کے بڑھتے قدموں کو اُس وقت تک کوئی طاقت نہ روک سکی جب تک مسلمانوں کے دِلوں میں قوت ایمانی کا سمندر ٹھاٹیں مارتا رہا اور اتحاد کی مالا سیسہ پلائی دیوار کی مانند دُشمنوں کے لیے خوف اور دہشت کی علامت بنی رہی۔ جب آپس میں نفاق پیدا ہوا اور مُلّاؤں نے اتحاد جیسی قیمتی مالا کو توڑ دیا تو مختلف فرقوں کی صورت میں یہ مالا کے بکھرے موتی زمانے کی ٹھوکروں کا نشانہ بن گئے اور مسلمان ذلیل وخوار ہو گئے۔

ایک دفعہ رابعہ بصریؒ نے کسی کو چار درہم دیئے اور اُسے کمبل خرید لانے کو کہا۔ تو اُس نے پوچھا ''سفید لاؤں یا کالا''۔ رابعہ بصریؒ نے بے ساختہ کہا ''لو! کمبل ابھی خریدا نہیں گیا کہ اِس کا رنگ وجہ اختلاف بن گیا'' پیسے واپس دے دو، مجھے کمبل نہیں چاہیے۔'' کاش ہمارے فرقہ بازوں کو بھی کچھ عقل ہوتی اور وہ اختلافات کے نتیجے میں اُمّت کی وحدانیت کو پارہ پارہ نہ کرتے۔ معمولی معمولی اختلافات کی وجہ سے کئی فرقوں کا جنم ہوا ہے۔ اِس کی وجہ یقیناً انانیت کا ناگ ہے۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ گروہوں اور فرقوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کیا فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ در گروہ ہو گئے، تیرا اُن سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ ان کا معاملہ خُدا ہی کے ہاتھ میں ہے۔ پھر وہ اُن کو اُس کی خبر دے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔ (سورۃ الانعام آیت ۱۶۰) فرعون نے یقیناً زمین میں سرکشی کی اور اُس کے باشندوں کو گروہ در گروہ بانٹ دیا۔ وہ ان میں سے کسی ایک گروہ کو بے بس کر دیتا تھا۔ اُن کے بیٹوں کو ذبح کرتا تھا۔ اور عورتوں کو زندہ رکھتا تھا۔ یقیناً وہ فساد کرنے والوں میں سے تھا۔ (سورۃ القصص آیت ۵) اور یقیناً یہ تمہاری اُمّت ایک ہی اُمّت ہے اور میں تمہارا ربّ ہوں۔ پس مجھ سے ڈرو۔ پس اُنہوں نے اپنے معاملہ کو اپنے درمیان ٹکڑے ٹکڑے بانٹ لیا۔ سب گروہ اس پر جو اُن کے پاس تھا اِترانے لگے۔ پس انہیں ان کی جہالت میں کچھ مدت کے لیے چھوڑ دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جو الگ الگ ہو گئے اور انہوں نے اختلاف کیا۔ بعد اس کے کہ ان کے پاس کھلے کھلے نشانات آچکے تھے۔ اور یہی ہیں وہ جن کے لیے بڑا عذاب (مقدّر) ہے۔" (سورۃ ال عمران آیت ۱۰۵) کہہ دے کہ وہ قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر سے عذاب بھیجے یا تمہارے قدموں کے نیچے سے یا تمہیں شکوک میں مبتلا کر کے گروہوں میں بانٹ دے اور تم میں سے بعض کو بعض دوسروں کی طرف سے عذاب کا مزہ چکھائے۔ دیکھ کس طرح ہم نشانات کو پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں تا کہ وہ کسی طرح سمجھ جائیں۔ (قرآنی تعلیمات کے مطابق گروہوں میں بٹ جانا بھی عذاب الٰہی ہے۔ عصر حاضر میں دیکھ لیجیے اُمّت مسلمہ کی بربادحالی کی بنیادی وجہ مذہبی گروہ اور مذہبی فرقے ہی ہیں) (سورۃ الانعام آیت ۶۵) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (یعنی) اُن میں سے (نہ ہو) جنہوں نے اپنے دین کو تقسیم کر دیا اور وہ فرقہ فرقہ (ہو چکے) تھے۔ ہر گروہ (والے) جو اُن کے پاس تھا اُس پر اِترا رہے تھے۔ (سورۃ الروم آیت ۳۳) اور حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ "تم میں جو شخص میرے بعد رہے تو بہت اختلافات دیکھے گا تو تم لوگوں پر لازم ہے کہ میری سُنّت اور خلفاء راشدین کی سُنّت کو اختیار کرو۔ اِس کو دانتوں سے مضبوط تھامو اور نوایجاد اعمال سے پرہیز کرو کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔" (رواہ الامام احمد وسنن ابی داؤد وترمذی وابن ماجہ۔ سفارینی صفحہ ۲۸۰) حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک یہ ملّت تہتر فرقوں (تہتّر فرقوں سے مُرا فرقوں کی کثرت بھی مُراد لیا جاتا ہے، ناری فرقوں کی تعداد سینکڑوں بھی ہو سکتی ہے لیکن ناجی جماعت بہر حال ایک ہے) میں بٹ جائے گی۔ بہتر فرقے دوزخ میں جائیں گے اور ایک جنّت میں داخل ہو گا اور وہ الجماعت ہو گا۔" (سنن ابی داؤد، السنۃ، باب شرح السنۃ حدیث ۴۵۹۷) بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے میری اُمّت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی اور ایک فرقہ کے سوا باقی سب ناری ہوں گے۔ صحابہؓ نے پوچھا یہ ناجی فرقہ کونسا ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا جو میری اور میرے صحابہؓ کی سُنّت پر قائم ہو گا۔ (ترمذی کتاب الایمان باب افتراق ھذہ الامۃ) حضرت محمد ﷺ نے حضرت حذیفہؓ سے فرمایا: (اے حذیفہؓ) ہمیشہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ وابستہ رہنا۔ اس پر حضرت حذیفہؓ نے عرض کیا "(یا رسول اللہ) اگر کسی زمانہ میں نہ جماعت ہو اور نہ امام ہو تو پھر کیا کیا جائے رسول اللہؐ نے فرمایا: **فاعتزل تلك الفرق كلّها** تمام فرقوں کو چھوڑ دینا۔ (مسلم کتاب الامارت و بخاری کتاب الفتن باب کیف الامر اذ الم تکن جماعۃ) حقیقت ہے کہ ان فرقوں سے خیر کی توقع عبث ہے۔ ان فرقوں کا حصہ بننا ایسے ہی ہے جیسے سانپ کے منہ میں اُنگلی دینی۔ جناب نسیم لکھنوی نے کیا خوب کہا ہے

جاناں یہ زُلف کف میں لینی ہے سانپ کے مُنہ میں اُنگلی دینی

مولانا مودودی صاحب کہتے ہیں کہ خُدا کی شریعت میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کی بناء پر اہلحدیث، حنفی، دیوبندی، بریلوی، شیعہ اور سنی وغیرہ الگ الگ اُمتیں بن سکیں۔ یہ اُمتیں جہالت کی پیدا کی ہوئی ہیں۔ (خطبات مودودی حصہ چہارم) دیوبندی مولوی احمد علی جنہیں شیخ التفسیر اور

سہ ماہی پیشوا اپریل تا جون 2014ء

امام الاولیاء کہا جاتا ہے مسلمانوں کو فرقہ واریت سے منع کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ برادران اسلام! سید المرسلین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین کا ارشاد ہے۔اے مسلمانو! تم پہلوں کے طریقوں کی بالشت کے بالشت اور ہاتھ کے ساتھ ہاتھ کی تابعداری ضرور کرو گے۔دوسری حدیث میں ارشاد ہے کہ آپؐ کی اُمّت میں سے جو ۷۲ فرقے پہلوں یعنی یہود و نصاریٰ کے نقش قدم پر چلیں گے وہ سب دوزخ میں جائیں گے۔(ہفت روزہ ختم النبیین لاہور ۲۲ تا ۳۰ جنوری ۱۹۹۸ء صفحہ ۸) رسول اللہ ﷺ اور قرآن کریم کی تعلیمات سے منہ موڑنے کے نتیجے میں اُمّت مسلمہ فرقوں میں تقسیم ہو کر ذلّت کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبتی چلی جارہی ہے۔جناب محمد راغب الحسن فرماتے ہیں کہ مسلم قوم کی مذہبی پیشوائیت نے کرہ ءعرض پر کوئی ایسی مسجد نہ چھوڑی جو صرف اللہ کے نام پر ہو اور جہاں تفرقہ بازی نہ ہوتی ہو۔۔۔غرض القرآن کے ہر اصول، ہر نظریے سے بغاوت کی گئی، اِس کے ہر حُکم کے برخلاف عمل کیا گیا، اِس کے دیے ہوئے ہر تصور کو بدل ڈالا گیا اور اِس کے باوجود دعویٰ ایمان کا! دعویٰ اسلام کا!! یاللعجب!! مسلم قوم کی مذہبی پیشوائیت نے مسلم قوم میں نہ آشداء علی الکفار کی صفت باقی رہنے دی اور نہ ہی رحماء بینھم کی خوبی۔انہوں نے فرقہ بندیوں کی ایسی فضا پیدا کر دی کہ مسلم قوم آپس میں ہمیشہ سے دست و گریباں ہے لیکن غیر مسلموں سے نا صرف بے جا مفاہمت کرتے ہیں بلکہ ان کی بالادستی بھی بخوشی قبول کر لیں۔اب تو مسلم قوم کا یہ وطیرہ بن گیا ہے کہ دو فرقوں کی لڑائی میں بھی مدد کے لیے غیر مسلموں کا تعاون حاصل کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔(مھجور القرآن صفحہ ۱۴۱، ۲۰ کتاب گھر) اور قائداعظم نے فرمایا: صوبہ پرستی ایک لعنت ہے جس طرح مذہبی فرقہ بندی شیعہ، سُنّی وغیرہ بہت بڑی لعنتیں ہیں۔(بحوالہ تقاریر بحیثیت گورنر جنرل صفحہ ۸۴) بے نظیر بھٹو صاحبہ فرماتی ہیں کہ مسلم دُنیا کے اندر فرقوں، نظریوں اور اسلام کی تشریحات کے مابین ایک اندرونی خلیج، ایک متشدد محاذ آرائی موجود ہے اور ہمیشہ موجود رہی ہے۔اسی فرقہ واریت نے بھائی کو بھائی کے سامنے لاکھڑا کیا ہے۔آج مسلمانوں کے مابین یہ فرقہ وارانہ تشدد اس مجنونانہ اور اپنی ہی جڑوں کو کاٹنے والی فرقہ ورانہ خانہ جنگی میں پوری طرح نظر آتا ہے اور مسلم دُنیا میں فرقہ واریت ہر موڑ پر نظر آتی ہے۔(مفاہمت صفحہ ۲) قارئین! حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ارشاد کے عین مطابق مسلمان کہلانے والوں کی غلط کاریوں کے باعث اُمّت محمدیہ فرقوں میں تقسیم ہو چکی ہے۔آپؐ کی وفات کے فوراً بعد در پردہ اُمّت دو فرقوں شیعہ اور سُنّی میں تقسیم ہونا شروع ہو گئی تھی، حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد یہ تقسیم واضح ہوتی چلی گئی اور پھر دیکھتے دیکھتے بڑی تیزی سے فرقے بنتے چلے گئے۔بنیادی طور پر ہندوستان و پاکستان میں تین بڑے گروہوں اہل سنت والجماعت، اہل حدیث اور اہل تشیعہ سے گروہوں کا سیلاب بنا ہے۔ایک عام مسلمان حیران ہے کہ کس فرقے کو اپنا کر خُدا کی خوشنودی حاصل کی جاسکتی ہے؟ اِسی حیرانگی کا اظہار رسالہ معارف اسلام کرتے ہوئے کہتا ہے کہ سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ وہ صحیح تعلیم کہاں سے ملے؟ اسلام میں اتنے فرقے ہو گئے ہیں کہ اگر کوئی شخص تعلیم اسلام کی تلاش کرنے نکلے تو ڈر ہے کہ کہیں پہلا ہی قدم دلدل میں نہ پھنس جائے۔اب ہمیں جناب رسول خُدا ﷺ کا کہنا یاد آیا کہ جس نے صحیح امام زمانہ کی معرفت حاصل نہ کی وہ کافر مرا۔ (معارف اسلام نومبر دسمبر ۱۹۶۴ء صفحہ ۱۱)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سیدھی راہ پر چلائے۔فرقہ واریت جیسے منحوس عمل سے دور رکھے۔اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا اطاعت گزار بنائے۔

ہوا جب کفر ثابت ہے وہ تمغائے مسلمانی
نہ ٹوٹے شیخ سے زنّارِ تسبیح سلیمانی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان تم میں ایک کی گدی پر جب وہ سوتا ہے تین گرہیں دیتا ہے ہر گرہ مظبوطی سے لگاتا ہے (کہتا ہے) ابھی تیرے لیے بڑی رات ہے، سوئے رہو پھر اگر وہ جاگ پڑے اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور اگر وہ وضو کرے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے اور اگر نماز پڑھے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے پھر تو وہ صبح کو تازہ دم خوش مزاج ہوتا ہے ورنہ سست بدمزاج رہے گا۔(صحیح بخاری جلد ۲ کتاب التھجد باب ۱۲ صفحہ ۵۲۹)

شیر آئے، شیر آئے

شیر آئے شیر آئے دوڑنا۔۔۔آج کل ہر طرف شیر گھوم رہے ہیں۔۔۔دھاڑ رہے ہیں۔۔۔یہ شیر سندھ ہے۔۔۔یہ شیر سرحد ہے۔۔۔یہ شیر بلوچستان ہے۔۔۔یہ شیر پنجاب ہے۔۔۔لوگ بھیڑیں بنے ہوئے اپنے باڑوں میں دبکے پڑے ہیں۔۔۔بابا حفیظ جالندھری کے شعر پڑھ رہے ہیں۔۔۔شیروں کو آزادی ہے۔۔۔آزادی کے پابند رہیں۔۔۔جس کو چاہیں چیریں پھاڑیں۔۔۔کھائیں پیئں آنندر ہیں۔۔۔شیر یا تو جنگل میں ہوتے ہیں۔۔۔یا چڑیا گھر میں۔۔۔یہ ملک یا تو جنگل ہے۔۔۔یا چڑیا گھر ہے۔۔۔یا پھر کاغذ ہوگا۔۔۔کیونکہ ایک شیر کاغذی شیر ہوتا ہے۔۔۔یا پھر یہ جانور کچھ اور ہیں۔۔۔آگا شیر کا پیچھا بھیڑ کا۔۔۔ہمارے ملک میں یہ جانور عام پایا جاتا ہے۔۔۔شیر جنگل کا بادشاہ ہے۔۔۔لیکن اب بادشاہوں کا زمانہ نہیں رہا۔۔۔اس لیے شیروں کا زمانہ بھی نہیں رہا۔۔۔آج کل شیر اور بکریاں ایک گھاٹ پانی نہیں پیتیں۔۔۔بکریاں سینگوں سے کھدیڑ بھگاتی ہیں۔۔۔لوگ باگ ان کی دم میں نمدہ باندھتے ہیں۔۔۔شکاری شیروں کو مار لاتے ہیں۔۔۔ان کے سر دیواروں پر سجاتے ہیں۔۔۔ان کی کھال فرش پر بچھاتے ہیں۔۔۔ان پر جوتوں سمیت دندناتے ہیں۔۔۔لوگوں کو فخر سے دکھاتے ہیں۔۔۔میرے شیر تجھ پر بھی رحمت خدا کی۔۔۔تُو بھی وعظمت کہہ۔۔۔اپنی کھال میں رہ۔

ابن انشاء

اہم اعلان

دُکھی دُنیا کے دُکھی چہرے میں بھر دیں رونق   ایسی خُوشبُو کوئی اب پیار کی ایجاد کریں

ادارہ پیشوا (پرائیویٹ) ایک زیر رجسٹرڈ نمبر ۸۷۴۷۱۵۸ چیرٹی ہے جو معذور اور بے بس مریضوں کو وہیل چیئرز مہیا کرتی ہے۔اور غریب بچوں کو تعلیم جیسا بنیادی حق دلانے کی کوشش کرتی ہے۔سسکتی اور لڑکھڑاتی زندگیوں کی مدد کے لئے قدم بڑھانا نہایت ثواب کا کام ہے۔زمین پر گھسٹ گھسٹ کر ہر لمحہ مرنے والوں کی مدد کرنا تمام انسانوں کا فرض ہے۔اگر آپ غریبوں، بے بسوں، بے کسوں اور لاچاروں کی مدد کرنا چاہتے ہیں تو درج ذیل فون نمبرز پر رابطہ فرمائیں۔(نئی اور پرانی وہیل چیئرز بھی عطیہ کی جاسکتی ہیں)

E-mail. peshwaltd@gmail.com : Tel. 020.36747909 : Mob. 07792998973

PESHWA LTD.

2.London Road,Morden,Surrey,SM4 5BQ. UK

سہ ماہی پیشوا اپریل تا جون 2014ء

ہومیو پیتھی نسخہ جات

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ **انت الرفیق واللہ الطبیب**۔ تمہارا کام مریض کو اطمینان دلانا ہے۔ طبیب اللہ خود ہے۔ (مسند احمد)

گلٹیاں

☆عورتوں کے سینے کی گلٹیوں کے لیئے کلکیر یا فلور ۶ ایکس اور بڑی طاقتوں میں بھی مفید ہے۔ اس کے علاوہ ہر قسم کی گلٹیاں جن میں کینسر بننے کا رجحان ہو کے لیئے بھی یہ دوا مفید ہے۔

☆بعض دفعہ گھٹنوں کی پچھلی طرف خم میں گلٹیاں بن جاتی ہیں اور ایسے غدود جو پتھر کی طرح سخت ہو جائیں کے لیئے بھی کلکیر یا فلور مفید ہے۔

☆اگر پتھر کی طرح سخت گلٹیاں بن جائیں تو فائیٹو لاکا ۳۰ یا ۲۰۰ اور برائی اونیا ۳۰ یا ۲۰۰ نہایت مفید ہیں۔ حسب ضرورت بڑی طاقت میں بھی لے سکتے ہیں (یاد رکھنا چاہیے کہ برائی اونیا میں بغیر سُرخی کے غدود سخت ہو جاتے ہیں اور ذرا سی حرکت بھی ناقابلِ برداشت ہوتی ہے اور بیلاڈونا میں سختی کے ساتھ سُرخی بھی پائی جاتی ہے)

☆خواتین کے پستانوں میں گلٹیاں بننے کا رجحان ہو، مگر یہ کینسر نہ ہوں تو برائیٹا کارب ۲۰۰ یا بڑی طاقت (ایسی چربی یا دوسری وجوہات سے بننے والی گلٹیاں اگر لمبا عرصہ رہیں تو کینسر میں بھی تبدیل ہوسکتی ہیں)

☆اگر طاعون کی گلٹیاں بنیں تو آرسنک ۲۰۰ یا بڑی طاقت میں مفید ہے۔ (اس مرض میں بغلوں کے غدود سوج جاتے ہیں اور پیپ بنتی ہے) لیکن اگر غدودوں میں پیپ نہ بنے بلکہ صرف سختی ہو تو ڈلکامارا مفید ہے۔

☆عورتوں کی چھاتیوں میں چھوٹی چھوٹی گلٹیاں اور اُبھار سے بننے لگیں تو کونیم ۲۰۰ یا بڑی طاقت میں نہایت مفید ہے۔ اگر چربی کی گلٹیاں ہوں جو نہایت بدزیب دکھائی دیں ان کے لیئے برائٹا کارب مفید ہے۔ اور اگر گلٹیاں درد کریں اور کینسر بننے لگیں تو کونیم مفید ہے۔

ناخن

☆اگر ناخنوں میں لکیریں پڑ جائیں اور پاؤں کے نیچے کیل اور موکے بنیں تو انٹی مونیم کروڈ ۳۰ یا ۲۰۰ استعمال کرنا مفید ثابت ہوتا ہے۔۔

☆اگر ناخنوں کی جڑوں میں سوزش ہو جاتی ہو۔ نیٹرم سلف ۶ ایکس، ۳۰ یا ۲۰۰

☆ہاتھوں اور پاؤں کے ناخنوں پر چھوٹے چھوٹے اُبھار بن جاتے ہوں۔ ہوں تو لاروسیراسس ۳۰ یا ۲۰۰ طاقت میں فائدہ مند ہے۔

☆ناخونا کے مرض میں زنکم میٹیلیکم ۲۰۰ ہفتہ میں دو بار لینا مفید ہے۔

☆اگر ناخن خراب ہو جائیں۔ میگنیشیا کارب ۲۰۰

☆ناخنوں کی بیماریوں میں نیٹرم میور بھی اعلیٰ مقام رکھتی ہے۔ اس دوا کو ۲۰۰ طاقت میں استعمال کرنا چاہیے۔ نیٹرم میور بالوں کے لیئے بھی مفید دوا ہے۔

☆پاؤں کے ناخنوں میں مزمن سوزش ہو۔ سباڈیلا ۳۰

☆اگر ناخن بدنما ہو جائیں۔ کلکیر یا فلور ۶ ایکس یا ۳۰

☆ناخن اگر بدنما ہو جائیں، اُکھڑے اُکھڑے، تیزی سے بڑھیں، کنارے پُھٹ جائیں اور پچک کر بے جان ہو جائیں تو نٹرم میور ۲۰۰ اور فلورک ایسڈ ۳۰ یا ۲۰۰ نہایت مفید ہیں۔

☆اگر ناخنوں میں پیپ پڑ جائے اور پورا ناخن اُکھڑ جائے جو نیا بھی آجاتا ہو تو ہیپر سلف ۲۰۰ اور اگر ناخن میں سیاہی اور خطرناک گہرا رنگ نمایاں رہ جائے اور ناخن کی شکل بگڑنے لگے تو سب سے پہلے سورائینم ۲۰۰ یا ۱۰۰۰ دینا چاہیے بعد میں کوئی اور دوا۔

☆ناخن اگر ٹیڑھے میڑھے ہو جائیں اور ان میں سخت درد ہو۔ گریفائٹس ۲۰۰

☆جب ناخن خراب ہوں اور ٹوٹ رہے ہوں تو سلیشیا، کلکیر یا فلور اور نیٹرم میور ملا کر ۶ ایکس میں روزانہ دو تین بار لینا مفید ہے۔

دندل

☆بسا اوقات اندرونی کمزوریوں یا گرمی کی شدت کی وجہ سے عورتوں کو دندل پڑ جاتے ہیں۔ تشنج اور دندل پڑنے سے ہونٹ نیلے ہو جاتے ہیں ہونٹ ہی نہیں بلکہ زبان بھی نیلی ہو جاتی ہے۔ ان علامات میں کیمفر ۳۰ نہایت مفید ہے۔ (منہ اگر سختی سے بند ہو تو صرف ہونٹوں کو دوا سے گیلا کرنا کافی ہے)

☆جسم کو شدید جھٹکے لگیں اور دندل پڑنے کا رجحان ہو۔ پلمبم ۲۰۰

☆اگر بخار کی حالت میں دندل پڑ جاتے ہوں اور منہ خشک اور بدبودار ہو جاتا ہو تو ہائیوسمس دوا ہوگی۔

☆جذبات کے غلبہ کے نتیجہ میں ہسٹریا ہو جاتا ہو اور جذبات کی تحریک سے دندل (بتیسی بند ہو جانا) پڑ جاتے ہوں۔ (بعض نئی شادی شدہ خواتین کو بھی ایسے دورے پڑتے ہیں) ان علامات میں کافیا ۳۰ یا ۲۰۰ مفید ثابت ہوتی ہے۔

سہ ماہی پیشوا اپریل تا جون 2014ء

قبض

☆اگر پُرانی قبض ہو تو کلکیر یا کارب ۲۰۰ کے علاوہ سلیشیا ۱۶ ایکس اور وراٹیرم البم ۳۰ بھی قبض کے لیئے اچھی دوائیں ہیں۔ وریٹرم البم عموماً کھلے اسہال کی دوا ہے لیکن ضدی قسم کی قبض کے لیئے بھی بہت مفید ہے۔ کلکیر یا کارب کی قبض میں قبض کی عادت پرانی ہوتی ہے اس لیئے کچھ عرصہ کھانے سے آرام آتا ہے۔ (بچوں کی ضدی قسم کی قبض سلیشیا سے کھل جاتی ہے)

☆اگر قبض دائمی ہو چکی ہو اور کمزوری کا رجحان ہو اور ٹھنڈے پسینے بھی ساتھ آتے ہوں تو وریٹرم البم نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ یہ علامتیں نہ بھی ہوں مگر قبض غیر معمولی طور پر شدید ہو تب بھی یہ دوا مفید ثابت ہوتی ہے۔ ۳۰ طاقت میں روزانہ دو تین دفعہ دیتے رہنا چاہیے۔ یہ پیٹ کو آہستہ آہستہ نرم کرے گی اور انتڑیوں کی خشکی دور کر دے گی۔ (ایسے مریض کو دوا دینے سے پہلے اینما دینا چاہیے یا گلیسرین کی ٹیوبز استعمال کرانی چاہیے۔ کیونکہ فضلہ نہایت سخت اور مقدار میں بہت زیادہ اکٹھا ہو چکا ہوتا ہے جس کا اخراج طبعی طریق پر ناممکن ہوتا ہے)

☆سفر میں یا گھر سے دوری کی وجہ سے قبض ہو جائے۔ لائیکوپوڈیم ۲۰۰

☆نکس وامیکا قبض کے لئے نہایت قیمتی دوا ہے خاص طور پر بوڑھوں کی قبض کے لئے نہایت مفید ہے رات کو سوتے وقت ایک خوراک ۳۰ طاقت میں لینا مفید ثابت ہوتا ہے۔ بہت زیادہ استعمال کرنے سے پیٹ سخت ہو سکتا ہے۔ اس دوا کے ساتھ سلفر ۲۰۰ ہفتہ وار بھی لینا چاہیے۔

☆اگر شدید اور مسلسل قبض کی وجہ سے مریض بے چینی محسوس کرے، کروٹیں بدلے اور تکیے کے ساتھ سر رگڑے اس کے علاوہ بعض دفعہ انیما اور اسہال کی دواؤں سے بھی آفاقہ نہ ہو۔ ٹیرینٹولا ہسپانیہ ۳۰ یا ۲۰۰

☆نیٹرم میور کی قبض برائی اونیا سے بھی سخت ہوتی ہے۔ (نیٹرم میور اپیس کا مزمن اور تریاق بھی ہے)

☆قبض کے باوجود نرم اجابت ہو لیکن کھل کر نہ آئے اور باوجود بار بار حاجت کے فراغت کا احساس نہ ہو۔ پلسٹیلا (نکس وامیکا میں بھی یہی علامت ہے لیکن اجابت گٹلیوں کی صورت میں ہوتی ہے) قبض اگر آخری حد تک پہنچ جائے اور پلسٹیلا سے فائدہ نہ ہو تو سلیشیا دیں اگر یہ بھی فائدہ نہ دے تو وریٹرم البم مفید ہو سکتی ہے۔

☆اگر قبض بہت سخت، اجابت گول شکل میں ہو جس کا اخراج بہت مشکل سے ہو، زخم بن جاتے ہوں، انتڑیوں کے گرد لپٹی ہوئی باریک عضلات کی جھلیاں ماؤف ہو جائیں جس کی وجہ سے فضلہ دھکیلنے کی طاقت نہ رہے تو صبر سے کچھ عرصہ پلمبم ۲۰۰ استعمال کرنے سے شفا کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ (یہ مرض آہستہ آہستہ بڑھتی ہے اور مرض گہری اور پرانی ہوتی جاتی ہے) اگر پیٹ میں تشنج اور مروڑ ہوں تو پلمبم فوری فائدہ دیتی ہے)

☆اگر انتڑیوں کی کمزوری کی وجہ سے قبض ہو تو اوپیم ۲۰۰ مفید ہے۔

☆اگر گول اور سخت اجابت ہوتی ہو اور پیشاب گہرے رنگ کا کم مقدار میں سخت بدبودار ہو۔ میڈورائنم ۳۰ یا ۲۰۰۔ اور اگر قبض ہو تو جگر بھی متاثر ہوتا ہے اور اجابت مٹیالے رنگ کی ہوتی ہے یا بالکل ہلکی اور پھیکی رنگت کی ہوتی ہے اور بواسیر کے مسے بھی بنتے ہیں ان علامات میں کالی میور ۱۶ ایکس یا ۳۰ مفید ہے۔

☆حمل کے دوران شدید قبض کے لیئے جو عام حالات میں نہ ہو۔ اور مزمن قبض کے لیئے ایلومنا ۲۰۰ مفید دوا ہے۔ حاملہ خواتین کو ہونے والی قبض کے لئے سیپیا ۲۰۰ بھی مفید دوا ہے۔

ہومیوپیتھی اور قارئین

ایک بڑی تعداد میں پیشوا کے قارئین نے ادارہ پیشوا کے زیرنگرانی کام کرنے والے پیشوا کلینک سے رابطہ فرمایا اور بالکل مفت مشورہ جات، نسخہ جات اور ہومیوادویات حاصل کیں۔ اور بہت سے قارئین نے ہومیوادویات استعمال کرنے کے بعد حسبِ سابق اپنی صحت یابی کی اطلاع بھی دی ہے۔ کسی بھی مریض کا نام یا پتہ بتائے بغیر چند واقعات پیش ہیں۔

ایک مریضہ جس کی عمر ستّر برس سے زیادہ تھی نے رابطہ کیا اور بتایا کہ انہیں سخت قبض کی شکایت ہے اور اس وقت حالت یہ ہے کہ میں اسپتال جانے کے بارے میں سوچ رہی ہوں۔ اس خاتون کے لیے ہومیو پیتھک دوا نکس وامیکا ۳۰ پیشوا کلینک کی جانب سے تجویز کی گئی اور مریضہ کو ہدایت کی گئی کہ اس دوا کی دو خوراکیں تین گھنٹہ کے وقفہ سے لیں اور بعد میں چند دن روزانہ ایک خوراک سونے سے قبل لیں۔ اور ہفتہ میں دو بار سلفر ۲۰۰ لیں۔ دوسرے دن ہی اس خاتون نے اطلاع دی کہ صبح ہوتے ہی کھل کر اجابت ہوگئی اور وہ بہت بہتر محسوس کر رہی ہیں۔ اس خاتون نے جو دعائیں فرمائیں وہ ہمارے لیے سرمایہ افتخار ہیں۔

ایک خاتون نے رابطہ فرمایا اور بتایا کہ مجھے ہارمونز میں خرابی ہو جانے کی وجہ سے حمل نہیں ٹھہرتا۔ اس خاتون کو پلسٹیلا ۲۰۰ ہفتہ میں دو بار اور اس کے ساتھ Jonesia Asoca Q مدر ٹنکچر صبح وشام آدھے گلاس پانی

دس قطرے ملا کر کھانا کھانے کے بعد لیں۔ایک مہینے بعد اس خاتون نے خوشی سے چہکتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمادیا ہے۔

ایک نوجوان لڑکے کے والدین نے بتایا کہ ان کا لڑکا جب بھی دودھ پیتا ہے اس کا گلا خراب، پیٹ میں درد اور معدہ خراب ہو جاتا ہے۔اس بچے کو لیک ڈیف کی ایک لاکھ طاقت میں صرف ایک خوراک دی گئی۔اللہ کے فضل سے اس بچے کو مکمل شفا ہوگئی۔

ایک خاتون نے بتایا کہ کئی برس سے انہیں صحیح سنائی نہیں دیتا، بہت علاج کروایا مگر کوئی علاج کارگر نہ ہوا ہے۔اس خاتون کو پلسٹیلا ۳۰ اور بیلاڈونا ۳۰ ملا کر روزانہ تین بار لینے کو کہا گیا۔دس دن بعد ان کی طرف سے یہ خوشکن اطلاع موصول ہوئی کہ اب وہ دونوں کانوں سے بالکل صاف سن سکتی ہیں۔

ایک مریض کا نہایت پریشانی میں فون آیا کہ کچھ عرصہ پہلے میرے مسوڑھوں پر ایک نہایت تکلیف دہ پھنسی نکلی تھی، جس میں سے پیپ بہتی تھی۔جب میں ڈینٹسٹ کے پاس گیا تو اس نے معائنہ کرنے کے بعد بتایا کہ فوراً سرجری کی ضرورت ہے اور اس نے سرجری کر کے تمام مواد نکال دیا اور چند روز کے بعد بظاہر تکلیف ختم ہوگئی۔اب دوبارہ بڑی شدت سے وہی تکلیف ہوگئی ہے شدید درد ہوتا ہے اور پیپ بہنے کی وجہ سے کھانا پینا بھی دوبھر ہو گیا ہے۔ڈاکٹر نے پھر سرجری کے لیے کہا ہے۔اس مریض کو کہا گیا کہ سب سے پہلے آپ ہیپر سلف ۲۰۰ لیں اور پھر سلیشیا ۶ ایکس پندرہ پندرہ منٹ کے وقفہ سے دو خوراکیں لیں اور پھر روزانہ رات کو سوتے وقت ہیپر سلف ۲۰۰ اور دن میں روزانہ تین چار بار سلیشیا استعمال کریں۔اللہ کے فضل سے چند دن بعد مکمل صحت ہوگئی۔

ایک خاتون نے اپنا مسئلہ یوں بیان فرمایا کہ ان کا نظامِ حیض درست طور پر کام نہیں کر رہا اور بعض اوقات حیض کا رنگ بھی پھیکا ہوتا ہے۔بے قاعدہ حیض نے انہیں بے حد کمزور کر دیا ہے۔ان محترمہ کو پلسٹیلا ۲۰۰ تین دن روزانہ ایک بار بعد میں ہفتہ میں دو بار اور ساتھ کلکیریا کارب ۳۰، سبائنا ۳۰ اور میوریکس ۳۰ روزانہ تین بار لینے کے لیے کہا گیا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مریضہ کی کمزوری دور ہوگئی اور نظام حیض درست ہوگیا۔

ایک بچہ جس کی کھانسی کو کسی دوا سے آرام نہ آتا تھا اسے ہیپر سلف ۲۰۰ چند روز روزانہ رات کو سوتے وقت اور سلیشیا ۶ ایکس روزانہ تین بار لینے کا مشورہ دیا گیا۔حیرت انگیز طور پر اللہ کے فضل سے تین دن میں کھانسی کو آرام آ گیا۔

ایک صاحب جو خراٹوں کی وجہ سے پریشان تھے۔انہوں نے فرمایا کہ خراٹوں کی وجہ سے میرے قریب کوئی بھی سونا پسند نہیں کرتا۔یہ بھی بتایا کہ ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے کہ گلے کا آپریشن کروانے سے خراٹے رک سکتے ہیں۔انہیں پیشوا کلینک کی جانب سے برائٹا کارب ۲۰۰ طاقت چند دن روزانہ لینے کا مشورہ دیا گیا۔ایک ہفتہ کے بعد انہوں رپورٹ دی ہے کہ اس دوا کے استعمال کے بعد اللہ کے فضل سے نمایاں فائدہ ہوا ہے۔

معزز قارئین بھی اگر اپنے ہومیوپیتھی کے متعلق اپنے تجربات، نسخہ جات اور مشورہ جات شائع کروانے کے متمنی ہیں تو ادارہ پیشوا بخوشی انہیں شائع کرے گا۔انشاءاللہ۔

پیشوا میں ہومیو پیتھک نسخہ جات شائع کرنے کا مقصد خدمت خلق اور قارئین کو علاج بالمثل کے فوائد سے آگاہ کرنا ہے۔کسی بھی ہومیو پیتھک نسخہ کو استعمال کرنے سے پہلے کسی مستند ہومیوفزیشن سے مشورہ کرنا ضروری ہے۔بغیر مشورہ کے نسخہ استعمال کرنا نقصان کا باعث بھی ہوسکتا ہے جس کا ادارہ پیشوا ذمہ دار نہیں ہوگا۔

پیشوا ھومیو کلینک

ادارہ پیشوا کی زیرنگرانی کام کرنے والا پیشوا ہومیو کلینک اپنے قارئین کی صحت کے متعلق مسائل کے حل کے لئے مقررہ اوقات میں مفت مشورہ کی سہولت پیش کر رہا ہے۔آج ہی فون کر کے مفت مشورہ حاصل کریں، یا خط لکھیں، براہ راست جواب کے لئے جوابی لفافہ بھیجئے۔اگر قارئین پیشوا ملاقات کے متمنی ہوں تو وقت طے کرنا ضروری ہے۔(ہومیو ادویات تمام دُنیا میں بھیجنے کا انتظام موجود ہے)

اوقات کلینک: روزانہ 13.00 PM تا 17.30 PM بروز جمعہ 15.30 PM تا 17.30 PM ...2. London road , Morden Surrey , SM4 5BQ

E-mail. peshwaltd@gmail.com Tel.020.36747909

طب نبویؐ

☆رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے نہار منہ مدینے کی سات کھجوریں استعمال کر لیں، اس دن نہ تو اسے زہر سے نقصان ہوگا اور نہ جادو کا اثر ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

☆حضرت سعدؓ جنہیں دل کی تکلیف تھی، سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سات عجوہ کھجوریں مدینے کی لے لو اور ان کی گھٹلی سمیت اکلا (پیس کر) استعمال کرو۔ (سنن ابوداؤد)

☆نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم اثمد (سیاہ سرمے کا ایک پتھر ہوتا ہے جو اصفہان کچھ مغرب کے ممالک میں پیدا ہوتا ہے۔ اثمد کی اعلیٰ قسم وہ ہے جو بہت جلد ریزہ ریزہ ہو جائے اور اس کے ریزوں میں چمک ہو) بطور سرمہ استعمال کیا کرو، اس لیے کہ یہ آنکھوں کو جلا بخشتا ہے اور پلک کے بالوں کو اگاتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ) ایک دوسری جگہ فرمایا کہ آلائشوں کو ختم کر کے آنکھوں کو نور بخشتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک سرمہ دانی تھی، جس سے آپ ﷺ تین تین بار ہر آنکھ میں سرمہ لگاتے تھے۔ (سنن ابوداؤد)

☆حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں میں سے کسی کو بخار آتا تو آپ ﷺ جو کا حریرہ استعمال کرنے کا حکم دیتے، چنانچہ حریرہ تیار کیا جاتا پھر آپ ﷺ ان کو حریرہ پینے کا حکم دیتے اور فرماتے کہ یہ رنجیدہ دل کو قوی کرتا ہے اور بیمار کے دل کو دھوتا ہے، جیسا کہ تم میں سے کوئی اپنے چہرے کے گرد و غبار کو دھوتی ہے۔ (ابن ماجہ)

دیسی ٹوٹکے

☆آٹے کو نیم گرم پانی سے گوندھنے سے روٹیاں نرم پکتی ہیں۔

☆پیاز کا رس سر میں لگانے سے جوئیں مر جاتی ہیں

☆مٹاپے میں ترش پھلوں کا استعمال زیادہ کرنا چاہیے۔

☆جلی ہوئی جگہ پر شہد لگانے سے زخم جلد ٹھیک ہو جاتا ہے۔

☆جلے ہوئے حصے پر سرسوں کا تیل اور نمک لگانے سے آبلے نہیں پڑتے۔

☆سفید شکر پانی میں گھول کر جلی ہوئی جگہ پر لگانے سے آرام ملتا ہے۔

☆جسم کے جلے ہوئے حصے پر پیاز کے عرق میں نمک ملا کر لگانے سے جلن دور ہو جاتی ہے۔ اور آبلے بھی نہیں پڑتے۔

☆جسم کا کوئی حصہ جل جائے تو برف کے ٹکڑے سے مالش کرنا مفید ثابت ہوتا ہے۔

☆جلی ہوئی جگہ پر فوراً گلیسرین لگانے سے ٹھنڈک پڑتی ہے اور چھالے بھی نہیں بنتے۔

☆جلی ہوئی جگہ پر نیل کا لیپ کرنے سے جلن ختم ہو جاتی ہے۔

☆جلے ہوئے حصے پر ناریل کا تیل ملنے سے بھی جلے ہوئے حصے کو آرام آ جاتا ہے۔

گاجر اور مولی کے فوائد

مولی کھانے سے بھوک میں اضافہ ہوتا ہے۔ بوسٹن میڈیکل ریسرچ سینٹر میں ہونے والی تحقیق کے مطابق ایسے افراد جو کم خورا کی کا شکار ہوں یا جن کو بھوک نہ لگتی ہو اگر کھانے سے پہلے ایک ٹکڑا مولی کا کھا لیا کریں اس سے ان کی بھوک میں اضافہ ہوگا۔ مولی کا استعمال کرنے سے دانت اور مسوڑھوں کی تکالیف سے نجات ملتی ہے۔ مولی کے استعمال سے ناخن اور بال بھی مضبوط ہوتے ہیں اور وزن میں بھی کمی ہوتی ہے۔

گاجر کھانے سے دل کے دورے کا خطرہ تین گنا کم ہو جاتا ہے۔ گاجر میں موجود بیٹا کیروٹین کی بڑی مقدار دل کے دورے سے نا صرف بچاتی ہے بلکہ دل کی شریانوں تک خون کی فراہمی میں مددگار بھی ثابت ہوتی ہے۔ گاجر ہائی کولیسٹرول کو بھی کنٹرول کرتی ہے۔ گاجر میں موجود فائبر کولن کینسر سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔

بلا کی ذہانت بے حد خطرناک چیز ہوتی ہے ذہانت کے منہ پر اگر عقل سلیم کی خاردار لگام نہ لگائی جائے تو وہ اپنے سوار کو زمین پر گرا کر ٹاپوں سے کچل دیتی ہے

میڈیکل نیوز

☆ عالمی ادارہ صحت کے مطابق دنیا میں ایک ارب آبادی اعصابی بیماریوں میں مبتلا ہے۔ اعصابی امراض میں مرگی، فالج، ٹیٹنس، ایڈز، ڈائی مینشیا، مینن جائٹس، رعشہ اور میگرین وغیرہ شامل ہیں۔ طبی ماہرین کے مطابق پاکستان میں اعصابی امراض تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ ڈاکٹر محمد واسع شاکر نے انکشاف کیا ہے کہ پاکستان میں روزانہ ۴۰۰ افراد فالج کے باعث موت کا شکار ہورہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ بلڈ پریشر، کولیسٹرول کی زیادتی اور سگریٹ نوشی عام طور پر فالج ہونے کے اہم اسباب ہیں۔

☆ ٹیلی گراف میں شائع ہونے والی ایک خبر کے مطابق یونیورسٹی کالج لندن نے اپنی تحقیق کے بعد دعویٰ کیا ہے کہ بڑی مقدار میں سبزیاں اور پھل کھا کر قبل از وقت موت کے خدشے سے بچا جاسکتا ہے، ماہرین کے مطابق اگر کھانے میں پھلوں اور سبزیوں کا حصہ سات گنا کر دیا جائے تو کسی بھی وجہ سے موت کے خطرات میں بیالیس فیصد تک کمی ہوسکتی ہے۔ تحقیق کرنے والوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ ڈبوں میں بند اور فروزن پھلوں کے استعمال سے مرنے کے خطرات میں ۱۷ فیصد تک اضافہ ہوجاتا ہے۔ سگریٹ پینے کی عادت اور شراب نوشی سے پرہیز کرنے سے بھی اموات میں کمی ہوسکتی ہے۔

☆ موٹاپے کی روک تھام کے لیے حکومت نے ہوٹلوں کے لیے ہدایت نامہ جاری کیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ہوٹل مالکان کس طرح موٹاپا کو دور کرنے کے لیے تعاون کرسکتے ہیں۔ انہیں بتایا گیا ہے کہ پیزا اور برگر چھوٹا بنائیں، ٹاپنگ کم کریں، سالن کے ساتھ مفت مصالحہ دار روٹی نہ دیں، کھانے کے پیکٹ چھوٹے بنائے جائیں، کھانے کے پیکٹ کو ٹھونس کر نہ بھرا جائے، پیزا کی بنیاد پتلی بنائی جائے اور کھانوں میں سبزیوں اور دالوں کا استعمال زیادہ کریں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ کھانا کم دینے سے بچت ہوگی۔ ہوٹل مالکان کا کہنا ہے کہ یہ بداخلاقی ہوگی اگر گاہک سے کھانے کے پورے پیسے لیے جائیں اور کھانا کم دیا جائے۔

☆ وزیر صحت کے بیان کردہ اعداد و شمار کے مطابق ۵۰ برس سے زائد عمر کی خواتین ہر ہفتے ۳ بچوں کو جنم دیتی ہیں۔ ۲۰۰۸ء میں ایسی خواتین نے ۶۹ بچے پیدا کیے تھے۔ طبی ماہرین کے مطابق ۵۰ سے زائد عمر میں بچے کی ولادت کے نتیجے میں بہت سی پیچیدگیاں پیدا ہوسکتی ہیں۔

☆ کراچی میں عالمی یوم صحت کے موقع پر آگاہی سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے ماہرین نے بتایا ہے کہ سو ممالک میں اڑھائی ارب افراد ڈینگی وائرس کے خطرے سے دوچار ہیں۔ ہر سال ۱۰ لاکھ سے زائد افراد مچھروں کی وجہ سے ہونے والی بیماریوں سے مرجاتے ہیں۔

☆ ایک ریسرچ کے مطابق روزانہ ایک گلاس دودھ کے استعمال سے ہڈیوں کے آسٹیو آرتھرائٹس خاص طور پر خواتین میں اس مرض میں جس سے عام طور پر گھٹنے متاثر ہوتے ہیں، کمی ہوسکتی ہے۔ ریسرچ کے مطابق چکنائی کے بغیر بڑی مقدار میں دودھ کے استعمال سے ہڈیوں کی شکست وریخت جس سے گھٹنے ناکارہ ہوجاتے ہیں کی رفتار کم ہوجاتی ہے۔ ریسرچ سے پتہ چلا ہے کہ دودھ استعمال نہ کرنے والی خواتین کے گھٹنوں کے درمیان خلا اوسطاً 0.38 ملی میٹر رہا جبکہ زیادہ دودھ پینے والی خواتین کے گھٹنوں کے درمیان یہ خلا 0.26 ملی میٹر ریکارڈ کیا گیا اور جن خواتین نے ہفتہ میں تین گلاس دودھ استعمال کیا ان کے گھٹنوں کا خلا دودھ نہ پینے والی خواتین کے مقابلے میں کم یعنی 0.29 ملی میٹر رہا۔

☆ تربوز ہائی بلڈ پریشر کم کرتا ہے اور ہارٹ اٹیک سے روکتا ہے۔ امریکن جنرل آف ہائپرٹینشن کی شائع کردہ سٹڈی میں کہا گیا ہے کہ وہ لوگ جو ہائی بلڈ پریشر میں اضافے پر ہارٹ اٹیک سے مرجاتے ہیں ان کی موت کو تربوز کھانے سے روکا جاسکتا ہے۔

مینٹل ہیلتھ فاؤنڈیشن آسٹریلیا کے ماہرین نے بتایا ہے کہ ورزش سے بلڈ پریشر اور ڈپریشن پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ ورزش کرنے سے انسانی دماغ ایسا کیمیائی مواد خارج کرتا ہے جو ذہنی صحت کے لیے مفید ہوتا ہے۔

☆ گلاسکو یونیورسٹی کے ڈاکٹر ڈیوڈ کونوئے نے بتایا ہے کہ ماؤتھ واش زیادہ استعمال کرنے والے عام طور پر سگریٹ نوش یا شراب پینے والے ہوتے ہیں جو بدبو کو دبانے کے لیے ماؤتھ واش کا سہارا لیتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ایک سٹڈی کے مطابق وہ لوگ جو روزانہ تین مرتبہ سے زیادہ ماؤتھ واش کا استعمال کرتے ہیں ان کے منہ کے کینسر زدہ ہونے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

ذیابیطس (شوگر) مرسلہ شگفتہ شاہین صاحبہ لندن

ذیابیطس کو زیرِ کنٹرول رکھنے سے طویل اور تندرست زندگی گزارنا ممکن ہے۔ ذیابیطس ایک پیچیدہ مرض ہے، اس مرض کے اثرات تمام بدن پر ظاہر ہوتے ہیں۔ اگر مناسب طور پر پرہیز اور علاج پر توجہ دی جائے تو ذیابیطس کو قابو میں رکھا جاسکتا ہے۔ ذیابیطس کی دو اقسام ہیں۔ قسم ایک ذیابیطس میں جسم میں انسولین بننا رک جاتی ہے۔ انسولین کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ غذا سے گلوکوز اور اس سے توانائی کے حصول میں جسم کی مدد کرتی ہے۔ ذیابیطس قسم ایک میں مبتلا مریضوں کو روزانہ انسولین لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور ذیابیطس قسم دوم سب سے عام قسم ہے اس میں جسم انسولین اچھی طرح بنا یا استعمال نہیں کر پاتا۔ اس قسم میں مبتلا مریض کو اکثر گولیاں یا انسولین لینے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اسی طرح زچگی کے دوران ذیابیطس (JES.Tay.Shon.Al) یا ڈائیبیٹیز میلیٹس (GDM) اس وقت واقع ہوتی ہے جب کوئی خاتون حمل سے ہو۔ اس کے باعث ایسی خاتون کے دیگر قسم کی ذیابیطس خاص طور پر قسم دوم میں مبتلا ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں اور ایسی خواتین کے بچے کے زیادہ فربہ ہونے اور ذیابیطس میں مبتلا ہونے کے امکانات بھی بڑھ جاتے ہیں۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ انہیں معمولی سی ذیابیطس ہے۔ حالانکہ یہ مرض شدید قسم کے خطرات کا باعث بن کر مریض کی زندگی کو خطرے میں ڈال سکتا ہے۔ چند ایسے امراض جو ذیابیطس کی وجہ سے سر اٹھا سکتے ہیں یہ ہیں: دل کا دورہ اور فالج، آنکھوں کے مسائل جو بینائی میں خرابی یا بینائی سے محرومی کا باعث بن سکتے ہیں، اعصابی بگاڑ کے باعث ہاتھوں اور پاؤں میں سنسناہٹ ہوسکتی ہے یا سن ہوسکتے ہیں، بعض مریض مرض میں شدت آنے پر اپنے پیر یا ٹانگ سے محروم بھی ہوسکتے ہیں، گردے کے افعال ذیابیطس کی وجہ سے بند ہوسکتے ہیں، مسوڑھوں کی بیماریاں ہوتی ہیں اور دانت گرسکتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ذیابیطس میں مبتلا افراد کا صحت مند غذائی ترجیحات اپنانے، اپنے وزن کو مناسب رکھنے، تمباکو نوشی سے پرہیز، کچرا خوراکوں (فاسٹ فوڈ سے بچوں کو بچانا بھی ضروری ہے) سے بچنے، باقاعدہ ورزش کرنے اور صحتمندانہ امور انجام دینے سے ذیابیطس سے بچا جاسکتا ہے یا اس مرض کی تباہ کاریوں کو قابو میں کیا جاسکتا ہے۔

اس مرض کی علامات میں شدید کمزوری محسوس ہونا، تکان اور پیاس کا بڑھ جانا، پیشاب کی بار بار حاجت ہونا جلد یا مثانے میں انفیکشن ہونا۔ بینائی، جلد، پیروں اور مسوڑھوں اور دانتوں کے امراض میں مبتلا ہونا شامل ہیں۔ اگر بیان کردہ ہدایات پر عمل کیا جائے تو بہت سی پیچیدگیوں سے بچا جاسکتا ہے ان ہدایات میں باقاعدگی سے ڈاکٹر سے مشورہ کرنا اور ہر تین مہینے بعد A1C کروانا (خون میں شوگر کی کمی یا زیادتی شدید نقصان دہ ہوسکتی ہے خون میں گلوکوز کی زیادہ مقدار مریض کے دل اور خون کی نسوں، گردوں، پیر اور آنکھوں کے لیے نقصان کا باعث بن سکتی ہے) باقاعدگی سے بلڈ پریشر چیک کرنا (خون کا زیادہ دباؤ دل کے دورے، فالج یا گردے کی بیماری کا باعث بن سکتا

ہے) کولیسٹرول کو قابو میں رکھنا بھی ضروری ہے ،شامل ہیں۔ذیابیطس میں مبتلا لوگوں کے لیے LDL ہدف ۱۰۰ سے نیچے ہے، مردوں کے لیے چالیس سے زائد ہے اور عورتوں کے لیے HDL ہدف ۵۰ سے زائد ہے۔(LDL) مریض کے خون کی نسوں کو بند کر سکتا ہے یا دل کے دورے یا فالج کا باعث بن سکتا ہے اور HDL آپ کے خون کی نسوں سے کولیسٹرول زائل کرنے میں معاون ہوتا ہے)

ذیابیطس کے مریض اپنی اچھی نگہداشت کر کے طویل مدتی مسائل سے بچ سکتے ہیں۔ذیابیطس کے مریضوں کو اپنی خوراک کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔ذیابیطس کے مریضوں کو چاہیے کہ صحت مند غذا کھائیں جیسے کہ پھل اور سبزیاں، مچھلی، بغیر چربی والا گوشت، مرغ یا ٹرکی بغیر جلد کے (مچھلی اور بغیر چربی والے گوشت اور پولٹری کا تقریباً تین اونس استعمال کیجیے)، خشک مٹر یا پھلی، ثابت اناج، اور کم روغنی یا ملائی اتارا ہوا دودھ یا پنیر۔اسی طرح ایسی غذا استعمال کرنی چاہیے جس میں چربی اور نمک کم ہو۔زیادہ ریشہ والی غذا جیسے ثابت اناج والا سیریل، بریڈ، خستہ بسکٹ، چاول یا پاستا کا استعمال نہایت مفید ہے۔نئی تحقیق کے مطابق زیادہ دہی کھانا بھی ذیابیطس کے لیے مفید ہے۔ایک اہم بات ذیابیطس کے مریضوں کے لیے ضروری ہے کہ روزانہ تیس منٹ کم از کم ورزش کریں، ایک گھنٹہ کریں تو بہتر ہے اور تیز چلنا عمدہ ورزش ہے۔ذہنی تناؤ سے بچیں کہ اس سے خون میں گلوکوز کی مقدار بڑھ سکتی ہے۔ذیابیطس کے مریضوں کو تمباکو نوشی سے کوسوں دور رہنا چاہیے۔روزانہ اپنے پیروں کا معائنہ کرتے رہنا چاہیے کہ اس میں کٹ، زخم، چھالہ یا سوجن تو نہیں ہے۔دانتوں کو روزانہ صاف کریں اور ریشمی دھاگے سے خلال بھی کریں تا کہ انفیکشن سے بچا جا سکے۔وزن بھی بڑھنے نہ دیں۔کسی بھی تبدیلی کی اطلاع فوراً ڈاکٹر کو دیں۔وہ حضرات جو ذیابیطس کے مریض نہیں ہیں انہیں بھی مناسب خوراک اور ورزش کے عادی بننا چاہیے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور توفیق دے کہ ہم پاک وطیب خوراک لیں اور صحتمند زندگی شکر کے ساتھ گزاریں۔آمین۔

اداریتی صفحہ

ساون مسیح

نہ کسی پہ زخم عیاں کوئی ،نہ کسی کو فکر رفو کی ہے		نہ کرم ہے ہم پہ حبیب کا، نہ نگاہ ہم پر عدو کی ہے

۹ مارچ ۲۰۱۴ء کو لاہور بادامی باغ سے ساون مسیح کو گرفتار کیا گیا، اس پر الزام تھا کہ وہ توہین رسالت کا مرتکب ہوا ہے۔یہ سنتے ہی کہ ساون مسیح توہین رسالت کا مرتکب ہوا ہے، مسلمان کہلانے والے وحشی درندوں نے بغیر تحقیق کیے قریب ہی واقعہ جوزف کالونی پر حملہ کر دیا، دو گرجا گھروں کو جلا دیا، سینکڑوں بائیبلز کی بے حرمتی کی اور ۱۲۵ گھروں کو جلانے کے علاوہ متعدد موٹر سائیکلیں اور رکشہ بھی جلا دیں۔اور ان سب جرائم کے مرتکب افراد آزاد ہیں۔کیا ان بائیبل کی بے حرمتی اور معصوموں کی املاک کو برباد کرنے والوں کے لیے کوئی سزا نہیں؟ ملزم نے عدالت کو بار بار بتایا کہ اس کے دوست نے جائیداد کے تنازعے پر اس کے خلاف مقدمہ درج کروایا ہے۔مگر اسے توہین رسالت کا مرتکب قرار دے دیا گیا۔ساون مسیح کو سنائی جانے والی سزائے موت کے بعد جوزف کالونی میں بسنے والے عیسائی اس تشویش میں مبتلا ہیں کہ انہیں ناکردہ گناہ کی سزا دینے کے لیے ان کے گھروں اور املاک کو نقصان پہنچا جا سکتا ہے۔ساون مسیح کے وکیل نعیم شاکر نے کہا ہے کہ انہیں اپنے موکل کی رہائی کی امید نہیں ہے کیونکہ اس طرح کے حساس معاملات کو اکثر طول دیا جاتا ہے جیسا کہ آسیہ بی بی کے کیس میں ہوا ہے۔انہوں نے کہا ہے کہ ساون مسیح کی جان کو جیل میں بھی خطرہ ہے، میرے دو موکلوں کو پہلے بھی جیل میں ہلاک کیا جا چکا ہے۔نعیم شاکر نے کہا ہے کہ انتہائی ظلم کی بات ہے کہ

جب ۱۳ مارچ ۲۰۱۴ء کو سپریم کورٹ نے اس کیس کا از خود نوٹس لیا تو چیف جسٹس نے جب ایف آئی آر کی کاپی دیکھی تو پولیس افسران کو ڈانٹتے ہوئے کہا کہ ایف آئی آر میں درج الزامات میں تو توہین رسالت کے الزام کا ذکر تک نہیں ہے تو پھر کس بنیاد پر ساون مسیح کو گرفتار کیا گیا؟ نعیم شاکر کے مطابق اس کے بعد ایک سپلیمنٹری ایف آئی آر تیار کی گئی جو اصل سے مختلف تھی۔ اس کے باوجود سزائے موت سنانا سمجھ سے بالاتر ہے۔

> ۱۶ مئی ۲۰۱۴ء کو جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے ایک ۶۵ سالہ احمدی بزرگ خالد احمد کو شیخوپورہ جیل میں ایک ہائی اسکول کے ۱۶ سالہ طالب علم نے چہرے پر گولیاں ماریں جس سے خالد احمد موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے۔ ایک دوسرے احمدی کی بھی مجرم جان لینا چاہتا تھا مگر پستول میں گولی اٹک گئی۔ واقعات کے مطابق ۱۲ مئی کو چار احمدی حضرات نے دیوار پر چسپاں نفرت انگیز اشتہار کو ہٹانے کے لیے کہا تھا جس پر ان کے خلاف توہین رسالت کے قانون کے تحت مقدمہ درج کر کے دو احمدیوں کو گرفتار کر لیا گیا جبکہ دو احمدیوں نے ضمانت قبل از گرفتاری کروالی تھی۔ وقوعہ کے روز ایک نوجوان نے پولیس سے گرفتار احمدیوں سے ملنے کی اجازت طلب کی، جس پر بغیر کسی تحقیق و تلاشی کے اسے گرفتار احمدیوں سے ملنے کی اجازت دے دی گئی۔ یوں دکھائی دیتا ہے کہ پولیس والے بھی اس ظالمانہ کاروائی میں شریک تھے۔

ابھی ساون مسیح کو سنائی جانے والی سزائے موت پر عیسائی برادری اور اہل درد حضرات صدائے احتجاج بلند کر رہے تھے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ایڈیشنل سیشن جج میاں عامر حبیب نے گوجرہ کے رہنے والے شفقت عمانوایل اور اس کی بیوی شگفتہ کوثر کو جنہیں گوجرہ ڈسٹرکٹ سے ۲۱ جولائی ۲۰۱۳ء کو توہین رسالت کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا، ۲۹۵ سی اور اور ۲۹۵ بی کے تحت ۴ اپریل ۲۰۱۴ء کو سزائے موت سنادی۔ ان کے خلاف تحصیل بار ایسوسی ایشن کے صدر انور منظور اور محمد حسین نامی شخص نے ایف آئی آر درج کروائی تھی کہ شگفتہ کوثر لوگوں کو اپنے موبائل سے گستاخ رسول کے پیغامات بھیجتی تھی۔ اور یہ ٹیلی فون شگفتہ کوثر کے نام رجسٹرڈ ہے۔ ان میاں بیوی کے بیان کے مطابق ان کا فون اس ایف آئی آر سے پہلے چوری ہو چکا تھا۔ اور اہم بات یہ ہے کہ دونوں ملزمان ان پڑھ ہیں، انگلش، اردو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے۔ ان کے وکیل کے مطابق استغاثہ نے عدالت میں نہ سم پیش کی اور نہ پیغامات کا ریکارڈ دیا۔ بغیر کسی ثبوت کے عدالت کا سزائے موت سنانا سمجھ سے بالاتر ہے۔

وطن عزیز میں اقلیتوں کو ناکردہ جرائم کی بنا پر ظلم و ستم کی بھٹی میں جھونک کر ہاتھ تاپنے والوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ ناانصافی کسی بھی نوع کی ہو وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو آواز دینا ہے اور اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ ناانصافی کرنے والوں کو نا صرف اس دنیا میں سزا دے بلکہ جہنم کی آگ میں بھی جھلسا دے۔ ہمیں ہمارا اسلام بتاتا ہے کہ نا صرف مسلمانوں سے ناانصافی اور زیادتی نہیں کرنی بلکہ غیروں اور دشمنوں سے بھی ناانصافی نہیں کرنی۔ متذکرہ دونوں واقعات میں ایف آئی آر درج کروانے والوں اور عدالتوں کی ناانصافی صاف دکھائی دے رہی ہے۔ اس کے علاوہ وہ جنونی بھی قابل مذمت ہیں جو اصلیت جانے بغیر مار دو جلا دو کا نعرہ بلند کرتے ہوئے بے گناہ معصوموں کی املاک اور گھروں کو جلانے کے لیے نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ توہین رسالت، توہین قرآن اور توہین اہل بیت کا الزام وطن عزیز میں بدلے چکانے کا ذریعہ بن چکا ہے۔ ۴ اپریل ۲۰۱۴ء کو کنزرویٹو رکن پارلیمنٹ رحمان چشتی (سابق مشیر محترمہ بےنظیر بھٹو) نے کہا ہے کہ پاکستان کے لیے ہماری (برطانوی) خارجہ پالیسی میں انسانی حقوق، مذہبی اور عقائد کی آزادی کا احترام ایک لازمی جزو ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے لیے ضروری ہے کہ وہ توہین رسالت کے قانون

میں اصلاحات کرے جو اپنا نام دھندلا اور اپنے لوگوں سے انسانی حقوق سلب کر لیتا ہے۔ انہوں مزید کہا کہ گزشتہ پندرہ سال کے دوران ایک محتاط اندازے کے مطابق توہین رسالت کے قانون کے تحت ایک ہزار دو سو چوہتر افراد کے خلاف مقدمات درج کیے گئے جبکہ ۱۹۲۹ء سے ۱۹۸۲ء کے دوران صرف نو کیس رپورٹ ہوئے۔ رحمان چشتی نے اس مجلس میں یورپی وزیر ڈیوڈ لڈنگٹن سے پوچھا کہ آپ ایسے افراد کو مشکلات سے نکالنے کے لیے دوسرے ممالک کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لیے تیار ہونگے، جنھیں اپنے ضمیر و عقائد اور رائے کی آزادی کے لیے مقدمہ بازی یا سزائے موت کا سامنا ہے۔ جواب میں ڈیوڈ نے کہا کہ پاکستان میں توہین رسالت قانون کو تجارتی تنازعات میں ذاتی مقاصد کے حصول کے لیے غلط استعمال کیا جاتا ہے اور انہوں نے قدیم قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو مشکلات سے نکالنے کے لیے اتحادی اقوام کے ہمراہ کام کرنے پر غور کرنے کا مطالبہ بھی کیا۔

۲۵ مئی ۲۰۱۴ء کو چناب نگر (ربوہ) میں ایک ۵۰ سالہ احمدی ماہرِ امراضِ قلب ڈاکٹر مہدی علی قمر کو بہشتی مقبرہ نامی قبرستان کے سامنے صبح ۵ بجے جب وہ قبرستان سے بزرگوں کے لیے دعا کرنے کے بعد باہر آرہے تھے تو دو موٹر سائیکل سواروں نے انہیں گیارہ گولیاں ماریں جس سے وہ موقع پر جاں بحق ہو گئے۔ اس وقت ان کے ساتھ ان کے تین کمسن بیٹے اور رفیقہ حیات بھی تھیں۔ ڈاکٹر مہدی علی قمر امریکہ سے چند روز قبل ہی خدمت خلق کے لیے پاکستان آئے تھے۔ ان کے مختصر دورے کا مقصد ربوہ میں واقع طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں مریضوں کا مفت علاج کرنا تھا۔

اس واقع سے چند روز قبل شبان ختم نبوت سرگودھا نے درج ذیل اشتہار شائع کیا تھا۔

چناب نگر میں قادیانیوں کا ایک مشہور ہسپتال (اسپتال) (طاہر ہارٹ سنٹر) ہے اس ہسپتال میں کسی بھی ڈاکٹر سے چیک اپ اور ہسپتال میں علاج کروانا حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ شبان ختم نبوت سرگودھا پاکستان

یاد رہے احمدیوں کو ۱۹۷۴ء میں بھٹو حکومت نے غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔ باوجود احمدیوں کے خود کو مسلمان سمجھنے کے یہ فیصلہ سنایا گیا تھا اور اس کی مثال اسلامی تاریخ میں کہیں نہیں ملتی کہ کسی اسلامی حکومت نے کسی مسلمان کہلانے والے کے مذہب کا فیصلہ کیا ہو۔ باوجود اس فیصلے کے ایک بھی احمدی ایسا نہیں ہے جو خود کو مسلمان نہ سمجھتا ہو، احمدی قرآن پڑھتے ہیں اور اس پر عمل کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں، رسول خدا ﷺ کے باغِ سیرت سے پھول چنتے ہیں اور خود کو ان کی خوشبو سے معطر کرنے کی ہر لمحہ کوشش کرتے ہیں۔ اور پاکستانی آئین کے مطابق احمدی حضرات کے لیے قرآن پڑھنا، لکھنا اور سننا، رسول اللہ ﷺ سے عقیدت و احترام رکھنا بھی جرم کے زمرے میں آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے خلاف کچھ اس طرح کے مقدمات درج ہوتے ہیں۔ شادی کے کارڈ پر بسم اللہ لکھ کر دل آزاری کی گئی، شادی کے کارڈ پر انشاء اللہ لکھ کر دل آزاری کی گئی، اذان دے کر، کلمہ طیبہ کو سینے پر لگا کر، خود کو مسلمان کہہ کر، قرآن پڑھکر، ڈش انٹینا پر ایم ٹی اے دیکھ کر، نماز پڑھ کر، عید قربان پر قربانی دے کر اور دوسرے اسلامی شعائر کو اپنا کر احمدی ہماری دل آزاری کا باعث بنے۔

ان کو اسلام کے لٹ جانے کا ڈر اتنا ہے اب وہ کافر کو مسلماں نہیں کرنے دیتے

نہیں کہا جا سکتا کہ میڈیا کی طرف سے ہونے والی توہین قرآن اور توہین رسالت کے علاوہ توہین اہل بیت کے مرتکب افراد کا کیا انجام ہوگا۔ یہی میڈیا ہے جو بے گناہ افراد کو مجرم ثابت کرنے میں پیش پیش ہوتا ہے۔ اب خود پر بن آئی ہے تو متعدد قرآنی آیات اور مقدس احادیث یاد آ گئی ہیں جن میں توبہ کرنے اور توبہ قبول ہونے کا ذکر ہے۔ جب یہی آیات عام عوام اور اقلیتیں پیش کرتی ہیں تو کہہ دیا جاتا ہے کہ اللہ اور رسول کو معاف کرنے کا اختیار ہے مگر ہمیں یہ اختیار نہیں ہے۔ اس قسم کی معافی نعیم بنوری، کوکب نورانی اوکاڑوی اور طاہر اشرفی جیسے مولانا کہلانے والے حضرات کے نزدیک جیو کے ملازمین کو دی جا سکتی ہے۔ ان حضرات کو چاہیے ساون مسیح، آسیہ بی بی، شگفتہ کوثر اور اس کے شوہر کو جوان پڑھ ہونے کے باوجود موبائل کے ذریعے توہین رسالت کے مرتکب ہونے کے جرم میں سزائے موت کے حقدار ٹھہرائے جا چکے ہیں، کی معافی قبول کرنے کا اعلان کریں۔ دوسری طرف مذہبی راہنماؤں کی اکثریت جیو کے ملازمین اور جیو انتظامیہ کے خلاف قانون توہین رسالت اور توہین قرآن کا مقدمہ درج کرنے کے حق میں ہیں۔ یہ سوچ رکھنے والے مذہبی راہنماؤں کو چاہیے کہ ایسا ضرور کریں کیونکہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو ان ملزمان کے ساتھ دوہری زیادتی ہوگی جو نا کردہ گناہ کی پاداش میں سزائیں بھگت رہے ہیں۔

جو پیرہن میں کوئی تار محتسب سے بچا دراز دستیء پیر مغاں کی نظر ہوا

جیو کے خلاف درج ہونے والے مقدمات کا فیصلہ بھی فوراً آنا چاہیے کہ جیو کی طرف سے ہونے والی توہینوں کو کروڑوں افراد نے نا صرف دیکھا ہے بلکہ عوام کی ملزمان سے نفرت کا اظہار ابھی تک جاری ہے۔ ہم یہ مطالبہ بھی کرتے ہیں کہ ان تمام متاثرین کو رہا کیا جائے جنہیں ناجائز طور پر مقدمات کا سامنا ہے، اور ان تمام افراد کو بغیر کسی تردد کے پھانسی دے دی جائے جنہوں نے معصوم افراد کو جھوٹے مقدمات میں پھنسانے جیسا بھیانک جرم کیا ہے۔ لیکن کیا کریں نہ ہمارے حکمران کسی قابل ہیں اور نہ عدالتیں انصاف جیسے مقدس لفظ سے آشنا ہیں۔ اس لیے ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ایسے ناخلف حکمرانوں کو عقل دے دے یا ان کی صف لپیٹ دے اور اسی طرح قاضیوں کو انصاف کرنے کی توفیق دے، اگر ایسا ممکن نہیں تو ناانصاف قاضیوں کو ذلت اور رسوائی کی ایسی مار مار کہ قیامت تک وہ عبرت کا نشان بن جائیں۔ آمین۔ ایک اور اہم یہ دعا بھی ہم اللہ تعالیٰ کے حضور کرتے ہیں کہ وہ نام نہاد مذہبی راہنما جو خیر کی بجائے شر کے مبلغ بن چکے ہیں انہیں سیدھے رستہ پر چلنے کی توفیق دے، اگر ان کی خباثتیں تیرے نزدیک ختم ہونے والی نہیں ہیں تو انہیں پارہ پارہ کر دے اور ان کی خاک اڑا دے۔ آمین یا ربّ العالمین۔

جن کا دیں پیروی کذب و ریا ہے ان کو ہمت کفر ملے، جرأت تحقیق ملے

خوشخبری

ہومیو فزیشن محترم رانا محمد حسن صاحب کی کتاب ''**خزینۃ الشفاء**'' کا دوسرا ایڈیشن شائع ہو چکا ہے۔ اس کتاب کے تین سو ستّر صفحات میں تقریباً تمام بیماریوں کا ہومیو پیتھک علاج بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح خواتین کیلئے ایک سو باون صفحات پر مشتمل کتاب '**امراض خواتین**' بھی شائع ہو چکی ہے۔ اس کتاب میں خواتین کے مخصوص امراض اور اُن کا ہومیو پیتھک علاج تجویز کیا گیا ہے۔ کتب کے حصول کیلئے فون کریں۔ رانا صاحب کی دیگر تصنیفات **علماءِ سُو**، **وارثانِ ابوجھل** اور **سائبان** بھی دستیاب ہیں۔

Mob.07792998973:Tel.020.36747909:E-mail.peshwaltd@gmail.com

تحریک الخرمیہ اور تحریک قرامطہ کی تباہ کاریاں

مامون کے عہد میں بابک خرمی جو کہ الخرمیہ تحریک کا بانی تھا نے خروج کیا۔اس شخص نے بھی المقنع جس کا نام عطاء بھی بتایا جاتا ہے کی طرح الوہیت کا دعویٰ کیا تھا۔المقنع نے جادو اور طلسمات میں مہارت حاصل کر کے خدائی کا دعویٰ کر دیا تھا۔اس کا عقیدہ تھا کہ سب سے پہلے خدا نے آدم میں حلول کیا، یہی وجہ ہے کہ فرشتوں نے اسے سجدہ کیا۔الغرض خدا اسی طرح تمام انبیاء میں حلول کرتا کرتا ابو مسلم خراسانی کے جسم میں داخل ہوا اور اس کی وفات کے بعد اب خدا نے میرے اندر حلول کیا ہے۔عطاء نہایت کریہہ المنظر، کانا، ہکلا اور بدنما چہرے کا مالک تھا اسی لیے ہر وقت چہرے پر سنہرا نقاب ڈالے رہتا تھا۔ اسی سنہرے نقاب کی وجہ سے اسے المقنع کہا جاتا تھا۔المقنع اور بابک نے خدائی کا دعویٰ کر کے ہزاروں نہیں لاکھوں مسلمانوں کو گمراہ کیا اور بقول مسعودی (کتاب التنبیہ) بابک نے پانچ لاکھ کے قریب مسلمانوں کو قتل کیا۔بقول طبری بابک نے بیس سال تک ایران میں شدید ہنگامہ برپا رکھا۔آخر کار عباسی خلیفہ المعتصم کے زمانہ میں افشین نے ۲۲۳ ہجری میں اسے قتل کر دیا۔ہسٹری آف سیریا کے مطابق الخرمیہ تحریک کے ماننے والے بہنوں اور پوتیوں سے نکاح جائز سمجھتے تھے۔(قدیم مصری اور سیریانز بابل اور ایرانی تہذیب تحفظ وخاندان کی خاطر بہن بھائی کی شادی کو عیب نہیں سمجھا جاتا تھا۔ (ہسٹری آف سیریا صفحہ ۳۰۳) ان دونوں کا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن میمون القداح کی تخریبی سرگرمیوں کے لیے زمین ہموار کی۔اس شخص کی تحریک نے مسلمانوں کو سو سال سے زیادہ عرصہ تک مصیبتوں میں مبتلا کیے رکھا۔اس کے بعد قرمطہ اور پھر ابو طاہر عباسی حکومت کے لیے درد سر بنے رہے۔

عبداللہ بن میمون الاسماعیلی نے اپنے عارضی مرکز اہواز سے اپنے ایک داعی الحسین الاہوازی کو دعوت اسماعیلیہ کی اشاعت کے سلسلہ میں سواد کوفہ کی طرف بھیجا جہاں وہ حمدان بن الاشعث قرمط (بہت چھوٹی ٹانگیں ہونے کی وجہ سے اسے قرمطہ کہا جاتا تھا) جو عراقی کاشتکار تھا سے ملا جس نے اسماعیلی تحریک میں شمولیت اختیار کر لی، بعد میں انچارج داعی بن گیا۔یہی شخص قرامطہ تحریک کا بانی کہلایا۔اس تحریک کو سبعی، باطنی، فاطمی، قرمطی اور حشیشی بھی کہا جاتا تھا، لیکن مورخوں نے اس تحریک کو ملاحدہ کے لقب سے یاد کیا ہے۔اس تحریک کے بانیوں نے اس تحریک کی پرورش کے لیے اگلے سال لوٹ مار کو پیشہ بنایا، لوگوں کو ہتھیار بند کیا، الفطرہ کے نام سے چندہ لینا شروع کر دیا۔بالآخر ابو سعید الحسن بہرام القرمطی بحرین میں قرامطہ کی حکومت کا بانی بنا۔بعد میں دمشق پر بھی قابض ہو گیا اور فاطمی والی کو قتل کر دیا۔قرامطہ ابن القاسم اور ابو طاہر کی قیادت میں حاجیوں کے قافلوں پر حملے کرتے، اُن کے اموال لوٹتے اور قتل وغارت کرتے ۳۱۷ ہجری میں ابو طاہر قرمطی نے حج کے ایام میں مکّہ پر حملہ کیا اور حاجیوں کو بکثرت قتل کیا، سینکڑوں لاشیں چاہ زم زم میں پھینکوا دیں، اموال لوٹ لیے اور حجر اسود کو اکھیڑ کر اپنے ساتھ لے گیا۔اور عبداللہ بن سباء نے حجر اسود کو اپنے پیشوا کے مکان کی دہلیز میں دفن کر دیا تاکہ ہر آنے اور جانے والا اس کا تقدس پامال کرتا رہے۔اس وجہ سے سارا عالم اسلام ہل کر رہ گیا، سخت شور پڑا۔فاطمی خلیفہ نے پچاس ہزار دینار کی پیشکش کی جسے ٹھکرا دیا گیا۔ہر طرف سے زور ڈالنے پر تقریباً بائیس سال کے بعد ۳۳۹ ہجری میں حجر اسود واپس کرنے پر قرامطہ مجبور ہو گئے۔تقریباً ایک سو سال اُمت مُسلمہ کو نقصان پہنچانے کے بعد باہمی نزاعوں اور حربی دھچکوں کے ہاتھوں کمزور ہو کر آخر عباسی فوجوں سے جنگوں میں نابود ہو گئے۔

(الجمعیات السریہ صفحہ ۳۶، ۳۷۔الفرق بین الفرق صفحہ ۲۱۹)

سلیم یوسف چشتی مرحوم اپنی کتاب تصوف میں غیر اسلامی نظریات میں لکھتے ہیں کہ جس زمانے میں قرامطہ نے اپنی تبلیغی سرگرمیاں شروع

مضمون نگار حضرات کے افکار وخیالات سے ادارہ پیشوا کا اتفاق ضروری نہیں ہے

کیں مسلمانوں میں تصوف کا آغاز ہو چکا تھا اور مختلف سلسلے قائم ہو چکے تھے۔قرامطہ نے صوفیوں کے حلقوں میں مقبولیت حاصل کرنے کے لیے اپنے آپ کو صوفی ظاہر کیا۔یعنی تصوف کے لباس میں صوفیوں کو گمراہ کرنا شروع کیا اور اسلامی تصوف میں غیر اسلامی عقائد کی آمیزش کر کے ایران میں اس غیر اسلامی تصوف کی بنیاد رکھ دی، جو رفتہ رفتہ تمام مسلمانوں میں شائع ہو گیا اور اسلامی تصوف کے ساتھ اس طرح مخلوط ہو گیا کہ اسلامی اور غیر اسلامی تصوف

میں امتیاز کرنا عوام کے لیے ناممکن ہو گیا، کیونکہ جاہل عوام ہر زمانے میں اور ہر ملک میں دین اسلام کی حقیقت سے بیگانہ رہے ہیں، یعنی غیر اللہ کو دستگیر، مشکل کشا اور حاجت روا مانتے رہے ہیں اور آج بھی مانتے ہیں۔ قرامطہ نے غیر اسلامی عقائد تصوف کے لباس میں ایرانیوں کے سامنے پیش کیے، مثلاً حلول، اتحاد، تجسم، تناسخ وغیرہ وہ سب ایسے تھے جو قبل اسلام ایران کے مختلف طبقوں میں مروج تھے، اس لیے ان لوگوں نے ان عقائد کو بخوشی قبول کر لیا۔ (صفحہ ۲۷) (ہندوستان میں) عوام میں ہر دلعزیزی حاصل کرنے کے لیے انہوں نے اپنے ناموں سے پہلے ''پیر'' کے لفظ کا اضافہ کیا۔ قرامطہ کا یہی طریق کار تھا کہ جس طرح ہو سکے تصوف کے پردے میں مسلمانوں کے اندر الحاد اور بے دینی کی اشاعت کی جائے، اور اس مقصد میں وہ کامیاب ہو گئے، یعنی انہوں نے تصوف کے پردے میں مسلمانوں کے دلوں میں غیر اسلامی عقائد جاگزیں کر دیے۔ (صفحہ ۳۱) قرامطہ نے فصوص الحکم، فتوحات مکیہ، مثنوی مولانا روم، دیوان شمس تبریز احیاء العلوم اور دوسری بہت سی کتابوں میں اپنی طرف سے اشعار اور عبارتیں شامل کر دی ہیں۔ (صفحہ ۳۸)

مشہور محقق پروفیسر سعید نفیسی قرامطہ تحریک کے متعلق لکھتے ہیں کہ قرامطہ نے صوفی بن کر اپنے عقائد باطلہ کو اسلامی تصوف کے ساتھ اس طرح مختلط کر دیا کہ عوام کے لئے امتیاز بین الحق والباطل ناممکن ہو گیا۔ تصوف کے نام سے عامۃ المسلمین میں اپنے عقائد شائع کر دیے اور شیخ طریقت بن کر ان عقائد کو دن رات اپنی مجلسوں میں بیان کر کے جاہل اور سادہ لوح اہل سنّت کے دل و دماغ میں اس طرح پیوست کر دیا کہ وہ ان کی جذباتی، اخلاقی اور روحانی زندگی کا جزو لاینفک بن کر رہ گئے۔ چنانچہ وہ ہر مصیبت کے وقت اللہ کے بجائے کسی غیر اللہ ہی کو پکارتے ہیں۔ ان کی زبان پر بے ساختہ کسی اپنے ہی جیسے عاجز اور فانی انسان کا نام آ جاتا ہے۔ حالانکہ تصوف نام ہی ہے نقش غیر کو لوحِ دل سے مٹا دینے کا۔ اسلام کے ان دشمنوں نے تصوف کی مشہور کتابوں میں اپنے عقائد شامل کر دیے اور جہاں موقع ملا اسلامی عقائد کو حذف کر دیا۔ تقیہ کی بدولت عوام اور خواص دونوں کو مغالطے میں رکھا۔ مشہور صوفیوں کے ناموں کا ناجائز استعمال کرتے ہوئے اپنی لکھی ہوئی کتب کو اہل سنّت کے مستند مشائخ روحانی سے منسوب کر دیا۔ تصوف کی دنیا میں رفتہ رفتہ ایک غلطی یہ عام ہو گئی کہ بعض جاہل مریدوں نے سمجھ لیا کہ اس راہ میں مرید مسلوب الارادہ ہو جانے کے ساتھ ساتھ مسلوب العقل بھی ہو جانا چاہیے۔ اسی عقل و فہم سے بے گانہ ہو جانے کا یہ نتیجہ نکلا کہ تصوف کی کتابوں میں جو خلافِ شرع اور خلافِ عقل باتیں دشمنانِ اسلام کی تدسیس و تحریف و تدلیس سے داخل ہو گئی ہیں، کوئی شخص نہ ان کی تغلیط و تکذیب کی جرات کرتا ہے نہ انہیں ان کتابوں سے خارج کرنے کا خیال دل میں لا سکتا ہے۔ یہ ہے وہ تقلید کور یا اندھی عقیدت جس نے تصوف کو بھی بدنام کیا اور مسلمانوں کی عقلی زندگی کو بھی مفلوج کر دیا۔ گزشتہ بیس سال میں تصوف کی جس قدر کتابیں نظر سے گزریں اکثر و بیشتر کتابوں میں ایسی روایات موجود پائیں جو نہ عقلاً صحیح ہیں نہ نقلاً، بلکہ ان کی لغویت اظہر من الشّمس ہے۔

سید سلمان ندوی سیرت حضرت عائشہؓ میں لکھتے ہیں کہ میں بھی اسلامی ادب کا پچاس سال سے زائد عرصے تک مطالعہ کرنے کے بعد اسی نتیجے پر پہنچا ہوں کہ قرآن کریم کو چھوڑ کر دشمنانِ اسلام نے ہر علم و فن کی کتابوں میں خصوصاً تاریخ، حدیث اور تصوف کی کتابوں میں حذف و اضافہ کر دیا ہے۔ سلیم یوسف چشتی اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مسلمان مسلمانوں کی مجلس میں ان جھوٹی روایات کو جھوٹا کہہ دے تو تمام سنّی مسلمان اس کو سنگسار کر دیں گے۔ (۵۶)

قرامطہ نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لیے جہاں اور بہت سے حربے اختیار کیے وہیں وہاں یہ ہتھکنڈہ بھی استعمال کیا کہ اپنی مجلسوں میں مسلسل اس گمراہ کن عقیدے کی تبلیغ کی کہ ''شریعت اور طریقت دو جداگانہ چیزیں ہیں، اور جب ایک شخص طریقت کے دائرے میں قدم رکھتا ہے تو اس کے لیے شریعت کی پابندی لازمی نہیں رہتی۔ جی چاہے پابندی کرے، جی چاہے نہ کرے۔'' جہاں ملوکیت نے دین اور دنیا میں تفریق قائم کر دی تھی اور اس غیر اسلامی تعلیم نے مسلمانوں کی اجتماعی، اخلاقی اور دینی زندگی کو تباہ کر دیا تھا رہی سہی کسر اس غیر اسلامی تصوف نے پوری کر دی، کیونکہ طریقت اور شریعت کی تفریق سے اباحتِ مطلقہ کا دروازہ کھل گیا اور مسلمانوں کی روحانی زندگی ختم ہو کر رہ گئی۔ قرامطہ تحریک کے جعلی صوفیوں کے حاشیہ نشینوں نے عوام کو یہ کہہ کر گمراہ کیا کہ نماز پنجگانہ تو عوام کے لیے ہے، یہ حضرات (جعلی صوفی) تو ہر وقت نماز میں مشغول رہتے ہیں۔ اس تعلیم کا نتیجہ یہ نکلا کہ رفتہ رفتہ مسلمانوں میں

قلندری اور ملامتی درویشوں کی جماعتیں پیدا ہوگئیں۔ان دونوں جماعتوں کے افراد پابندیء شریعت سے آزاد رہتے تھے بلکہ اس آزادی میں فخر محسوس کرتے تھے اور تحقیر شریعت کو اپنے لیے طغرائے امتیاز بناتے تھے۔قلندروں نے سیاحت اور صحرانوردی کو اپنا شعار بنالیا، کیونکہ اس طرح سیر و تفریح کے مواقع با آسانی میسر آتے اور جدوجہد کے بغیر زندگی بسر ہوسکتی تھی یعنی جس شہر میں پہنچے وہاں کے مسلمانوں پر اپنے تقدس (ترکِ دنیا) کا سکہ جما کر اعلیٰ درجہ کی ضیافت کا انتظام کرلیا۔رفتہ رفتہ ان کے اخلاق بالکل تباہ ہوگئے۔اور ملامتی فرقے کے لوگوں نے اسلام کو شدید ضعف کا شکار کیا اور دین کی بنیاد ہی منہدم کردی۔انہوں نے ہر اس فعل کا ارتکاب کیا جس کی شریعت نے ممانعت فرمائی ہے۔قرامطہ کی ابلیسی ذہانت نے انہیں بتایا کہ تصوف کا مقصود نفس امارہ کو مغلوب کرنا ہے اسے مغلوب کرنے کا ایک طریقہ اس کی تذلیل بھی ہے۔اس لیے ایسے کام کرو جن کی وجہ سے لوگ تمہیں برا کہیں۔جب لوگ تمہیں برا سمجھیں گے، گالیاں دیں گے، دین اسلام سے خارج کردیں گے، تمہارا سوشل بائیکاٹ کریں گے تو یقیناً نفس امارہ، نفس مطمئنہ میں تبدیل ہوجائے گا۔یہ ملامتی طریقہ بہت جلد مقبول ہوگیا اور آج بھی ہندو پاکستان کے مختلف شہروں میں آپ کو ایسے لوگ مل سکتے ہیں جو علانیہ شریعت اور طریقت میں تفریق کرتے ہیں اور پیر ہونے کے باوجود نہ نماز پڑھتے ہیں، نہ روزہ رکھتے ہیں، نہ اتباع شریعت کرتے ہیں۔وجہ کیا ہے؟ صرف یہ کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم اب روحانیت کے اس مقام پر فائز ہیں جہاں یہ رسوم ظاہری بیکار ہوجاتی ہیں اور اپنے زعم باطل میں یہ آیت پیش کرتے ہیں: ترجمہ: اپنے ربّ کی اس وقت تک عبادت کر جب تک تجھ میں یقین کی کیفیت پیدا نہ ہو'' اس کے بعد وہ کہتے ہیں کہ چونکہ ہمارے اندر یقین پیدا ہوچکا ہے اس لیے اب ہمیں عبادت کی ضرورت نہیں ہے۔(یاد رہے ہمارے حبیب آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ آخر وقت تک نماز پڑھتے رہے) درویشی کے پردے میں ایسے لوگ بدترین گناہ کرتے ہیں، شراب پیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سب حرامکاریاں اس لیے کرتے ہیں کہ لوگ ہمیں برا کہیں، اس طرح ہمارا نفس مردہ ہوجائے گا جو مقصود اسلام ہے۔اس سلسلے میں مخدوم جہاں اپنی کتاب معدن المعانی کے صفحہ ۲۶۸ میں لکھتے ہیں کہ سالک کو راہ سلوک میں ایک ایسا مقام آتا ہے کہ روزہ، نماز اور نوافل چھوٹ جاتے ہیں۔یہ طالبان کے حق میں جائز ہے کیونکہ روزہ اور نماز مقصود کے حصول کے لیے ہیں اور یہ طالبان صادق ہی جانتے ہیں کہ میرا مقصود خرابات میں جانے سے حاصل ہوگا تو ایسی حالت میں ان لوگوں کے لیے ترک صوم وصلوٰۃ فرض ہوجاتا ہے لیکن یہ فرض حالی ہے فرض شرعی نہیں۔اسی کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ شیخ علاؤالدین نے ایک قلندر کے مصافحے کے لیے بڑھے ہاتھ کو تھامنے سے انکار کردیا۔مخدوم جہاں نے ایک مرید سے اس کی وجہ پوچھنے پر بتایا کہ اہل طریقت کے لیے ان کے حال کے اعتبار سے یہ جائز ہے کہ اگر کسی عمل کے بجالانے میں یہ دیکھیں کہ نفس کو رعونت حاصل ہوتی ہے تو اسے ترک کردیں۔اس پر یہ سوال کیا گیا کہ متاثرہ شخص کی جو دل شکنی ہوتی ہے اس کا کیا جواب دیں گے۔وہ مصافحہ کرنا چاہتا ہے، ہاتھ چومنا چاہتا ہے۔مخدوم جہاں نے جواب دیا ہے کہ مومن کا دل توڑنے کا ارادہ نہیں ہے اس کی نیت اپنی انکساری سے اپنے دین کی تکمیل مراد ہے اگر اس ضمنی طور پر کسی کی شکستگی خاطر ہو تو کوئی خوف نہیں اور اس پر مواخذہ نہ ہوگا۔اسی ضمن میں مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی فرماتے ہیں کہ بحمد اللہ تعالیٰ میں اپنی حالت وہ پاتا ہوں جس میں فقہاء نے لکھا ہے کہ ''سُنّتیں'' بھی ایسے شخص کو معاف ہیں، لیکن الحمد للہ کبھی نہ چھوڑیں، نفل البتہ اس روز سے چھوڑ دیئے ہیں۔(ملفوظات اعلیٰ حضرت جلد ۴ صفحہ ۵۰ بحوالہ اعلیٰ حضرت کی چند خطرناک غلطیاں) شیخ ضیاء الدین سہروردی اپنی کتاب آدابِ مریدین میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ حلال کا طلب کرنا ہر مسلمان کے لیے فرض نماز کے ایک فریضہ ہے اور بعض صوفیہ نے بیان کیا ہے کہ حلال کا طلب کرنا ہر شخص پر فرض ہے، اور حلال کا ترک اس طائفہ صوفیہ پر فرض ہے، مگر یہ کہ بقدر ضرورت ہو۔ (صفحہ ۴۳)

مولانا عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ جو صوفی شریعت اور طریقت میں فرق کرتا ہے، وہ صوفی نہیں ہے بلکہ فرقہ باطنیہ سے تعلق رکھتا ہے۔یقیناً اس غیر اسلامی تصوف کا بیج قرامطہ نے بویا انہوں نے اپنے عقائد مذمومہ کی تبلیغ کے لیے تصوف کو آلہ کار بنایا اور صوفیوں کے لباس میں بے شمار مسلمانوں کو گمراہ کیا۔

قارئین! مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تصوف بارے چند دانشور کہلانے والوں کی رائے بھی بیان کردی جائے۔

جناب غلام پرویز صاحب اپنی کتاب تصوف کی حقیقت کے صفحہ ۹۰ میں لکھتے ہیں کہ کس طرح وحدت الوجودان شاعروں کے رگ رگ میں سمو گیا۔ بُلھے شاہ، شاہ حسین، خواجہ غلام فرید، سُلطان باہو، علی حیدر شاہ، وغیرہ پنجابی شاعروں اور شاہ عبدالطیف بھٹائی، سچل سرمست، شہباز قلندر، سندھی صوفیاء وغیرہ نے وہ دھمال رچائی کہ اسلام کا نام ونشان تک اس غبار میں گُم ہو کر رہ گیا۔ اسلام کا نام ہی نہیں جب بات ملائیہ یا قلندریہ تک پہنچی تو ہر قسم کی شرعی پابندیاں اُٹھ گئیں اور جس قدر کوئی بزرگ فواحش ومُنکرات کا مُرتکب ہو، وہ اُتنا ہی پہنچا ہوا قرار پا گیا۔ مُلتان کے جلالیہ، شاہ مدار کے مداری، لال شہباز قلندر کے ملنگ، گوگا پیر کے الف شاہی، شاہ بوعلی قلندر کے مست ملنگ، مولانا روم کے رقاص درویش، غرض کس کس کا نام لیجیے اور کس کس کا رونا روئیے یہ سب مقربین بارگاہِ خُداوندی قرار پا گئے۔

اور ڈاکٹر محمد اقبالؔ تصوف کی عمارت پر الفاظ کی بمباری کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں یہ بات مسلمانوں پر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ عجمی تصوف جزوِ اسلام نہیں۔ یہ ایک قسم کی رہبانیت ہے جس سے اسلام کو قطعاً تعلق نہیں اور جس کے اثر سے اسلامی اقوام میں قوّتِ عمل مفقود ہو گئی ہے۔ تصّوف کا تو لفظ بھی رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں موجود نہ تھا۔ ۱۵۰ ہجری میں یہ لفظ پہلے پہل استعمال میں آیا۔ (اخبار وکیل امرتسر ۹ فروری ۱۹۱۶ء بحوالہ مذہبی وسیاسی فرقہ بندیاں) تصوّف کے بارے میں اقبالؔ، سیّد سلمان ندوی کو لکھے گئے خط میں فرماتے ہیں کہ اسمیں ذرہ شک نہیں کہ تصوّف کا وجود ہی سرزمین اسلام میں ایک اجنبی پودا ہے، جس نے عجمیوں کی دماغی آب وہوا میں پرورش پائی ہے۔ (بحوالہ اہل بدعت کے شُبہات کا رَد) اقبالؔ نے اپنے ایک خط جو سیّد فصیح الدین کاظمی کے نام ۱۰ جولائی ۱۹۱۶ء میں لکھا تھا میں فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک تصوّف وجودی مذہب ''اسلام'' کا کوئی جُز ونہیں بلکہ مذہب اسلام کے خلاف ہے اور یہ تعلیم غیر مُسلم اقوام سے مُسلمانوں میں آئی ہے۔ (خطوط اقبال، مرتبہ رفیع الدین ہاشمی شائع کردہ مکتبہ خیابان ادب لاہور صفحہ ۱۲۷ بحوالہ مذہبی وسیاسی فرقہ بندیاں) تصوّف کے علم بردار شیخ اکبر حضرت محی الدینؒ کی تصنیف فصوص الحکم کے بارے میں اقبالؔ فرماتے ہیں کہ جہاں تک مجھے علم ہے فصوص الحکم میں سوائے الحاد اور کفر کے کچھ نہیں۔ (اقبال نامہ صفحہ ۱۴۴، بحوالہ اہل بدعت کے شُبہات کا رَد) اقبالؔ نے یہ بھی کہا ہے کہ میرے نزدیک حافظ شیرازی کی شاعری نے بالخصوص اور عجمی شاعری نے بالعموم مسلمانوں کی سیرت اور عام زندگی پر نہایت مذموم اثر کیا ہے اس واسطے میں نے ان کے خلاف لکھا ہے مجھے امید تھی کہ لوگ مخالفت کریں گے اور گالیاں دیں گے لیکن میرا ایمان گوارہ نہیں کرتا کہ حق بات نہ کہوں۔ شاعری میرے لیے ذریعہ معاش نہیں کہ مَیں لوگوں کے اعتراضات سے ڈروں۔ (بحوالہ خطبات اقبال صفحہ ۱۲۸ خط بنام رفیع الدین ہاشمی ۱۴ جولائی ۱۹۱۶ء)

اور مولانا مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ اسلام کی صورت کو تصوف کے ماننے والوں نے مسخ کر دیا ہے، اس تصوف کو مٹانا اتنا ہی ضروری ہے جیسا مغربی تہذیب جاہلیت جدیدہ کو مٹانا، تصوف کو بے مٹائے خُدا کا دین قائم ہی نہیں ہوسکتا جو پیروں ولیوں کو مانتے ہیں سب کی دماغی حالت گھٹیا قسم کی ہوتی ہے۔ صوفیوں کے احزاب اعمال اور اوراد وظائف اسلام کے مخالف اور جاہلیت ہیں۔ خانقاہی اسلام دین اسلام نہیں، سراسر جاہلیت راہبہ ومشرکانہ۔

(تنقیہات از مودودی صفحہ ۱۴۳)

قرامطہ تحریک کے غیر اسلامی عقائد کی جھلک عصر حاضر میں بھی مسلمانوں کے غیر اسلامی افعال وعقائد کی صورت میں دیکھی جا سکتی ہے۔ نام نہاد پیروں، صوفیوں، مجاوروں، مجذوبوں، ملنگوں، قلندروں، جبہ پوشوں، خلیفوں، مداریوں اور رقاص درویشوں وغیرہ نے مسلمان عوام کا جینا حرام کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل سلیم عطا کرے اور قرامطہ جیسی خلاف اسلام تحریکوں کے اثرات سے محفوظ ومامون رکھے۔ آمین۔

انسانیت کے دشمن

نسل، قومیت، کلیسا، سلطنت، تہذیب، رنگ   خواجگی نے خوب چُن چُن کے بنائے مُسکرات

اس دنیا میں آنے والا ہر انسان ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے، اس کا وجود گوشت اور ہڈیوں پر مشتمل ہوتا ہے، اس کی رگوں میں خون

دوڑتا ہے جس سے زندگی کا سفر رواں دواں رہتا ہے۔یہی انسان جب بڑا ہوتا ہے تو اپنے جیسے دوسرے انسانوں کا دشمن بن جاتا ہے۔اس کی دوسرے انسانوں سے دشمنی اور نفرت، مذہب، قومیت، رنگ اور حسد وغیرہ کی سیڑھی چڑھ کر درندگی اختیار کر لیتی ہے۔جب انسان درندہ بن جاتا ہے تو اس کی نگاہ میں اتحاد و اتفاق، انصاف، اخلاق اور دین کی خوبصورت تعلیمات کوئی حقیقت اور معنی نہیں رکھتیں، اسے دوسرا انسان صرف ایک ایسا ذلیل و حقیر دشمن دکھائی دیتا ہے جسے چیرنا پھاڑنا وہ اپنا مذہبی اور قومی فرض سمجھتا ہے۔عصر حاضر میں جب ہم مغرب، مشرق، شمال اور جنوب میں واقع ممالک کی طرف نظر دوڑاتے ہیں تو ہمیں دکھائی دیتا ہے کہ ان ممالک کے حکمران اور عوام شدید کرب میں مبتلا ہونے اور درد و الم کی سنگینی سے آشنا ہونے کے باوجود دوسرے ممالک کے باشندوں کو زیرنگیں کر کے مظالم ڈھانے کے لیے خود کو تیار پاتے ہیں۔امریکہ میں بسنے والے افراد سمجھتے ہیں کہ وہ تبھی امن سے رہ سکتے ہیں جب دنیا کے تمام ممالک ان کی ظالمانہ غلامی اختیار کر لیں اسی طرح کی خواہش یورپ، آسٹریلیا، ایشیا اور مشرق وسطیٰ کے ممالک اور افراد کو بھی ہے۔یہی وجہ ہے کہ تمام ممالک ایٹمی ہتھیار حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ بوقت ضرورت انسان کہلانے والے، انسان نما دشمنوں کی آنے والی نسلوں کو بھی عبرت کا نشان بنا دیں۔اور اس قسم کی ناپاک خواہشات رکھنے والے ممالک کی اندرونی حالت بھی نہایت دردناک ہے۔ان ممالک میں بسنے والے اربوں انسانوں کی قسمت کے فیصلے مٹھی بھر امراء کرتے ہیں۔ اس طرح کی صورتحال صرف امیر ممالک تک محدود نہیں ہے۔افریقہ جیسے غریب اور محتاج ممالک میں بھی چند دولت مند افراد اپنی درندگی اور حکمرانی قائم رکھنے کے لیے اپنی عوام کو کسمپرسی میں مبتلا کیے ہوئے ہیں۔سب سے زیادہ بری حالت ہمیں مسلمان ممالک میں دکھائی دیتی ہے، جہاں دینی اور دنیاوی جہالت کے مہیب سائے چھا چکے ہیں۔عرب ممالک اس طرح ایک دوسرے کے دشمن بن گئے ہیں کہ ہمسایہ مسلمان ممالک میں بسنے والے عربی بھائیوں کے جلے، کٹے اور پھٹے لاشے دیکھ کر خوشی کے شادیانے بجاتے ہیں۔عراق اور لیبیا جو ترقی کی طرف گامزن ممالک تھے، تباہ و برباد ہو چکے ہیں، ان دنوں ان ممالک کے عوام علاقوں اور فرقوں کو بنیاد بنا کر ایک دوسرے کے گلے کاٹ رہے ہیں۔ملک شام کھنڈر بن چکا ہے، ہزاروں لوگ مارے جا چکے ہیں اور لاکھوں افراد مہاجر بن چکے ہیں۔اس عظیم قتل عام کی وجہ شیعہ اور سنّی فساد بھی ہے۔ سعودی عرب اور چند دوسرے عرب ممالک کے علاوہ چند مغربی ممالک سنّی باغیوں کی مدد کر رہے ہیں۔یہ مدد اس لیے ہے کہ حکمران شیعہ مسلک سے تعلق رکھتے ہیں۔اس جنگ کے نتیجہ میں مسلمان کہلانے والے شیعہ اور سنّی عوام کٹ مر رہے ہیں۔پاکستان اور افغانستان بھی مٹھی بھر اشرافیہ کی ظالمانہ کاروائیوں کی زد میں ہیں۔ان دونوں ممالک میں بسنے والے افراد بے بسی کی تصویر بنے اپنے پیاروں کے لاشے دن رات اٹھا رہے ہیں۔جنگلی درندے ناحق بدنام ہیں ان سے زیادہ خونخوار درندے گھروں، گلیوں، قصبوں، شہروں اور ملکوں میں انسانی شکل و صورت میں دندناتے پھرتے ہیں۔کاش عصر حاضر کے انسان چیونٹی کی زندگی کا مشاہدہ ہی کر لیں، ان کے اتحاد و اتفاق، ایثار، محبت اور یگانت، خلوص و وفا، محنت و ایمانداری، دفاع، آدابِ حکمرانی اور عوام کی ذمہ داریوں جیسے اوصاف سے سبق سیکھ لیں۔جوشؔ ملیح آبادی نے کہا تھا:

ہر چند مستقبل انسانی بے حد روشن ہے۔اور مجھ کو یقین کامل ہے کہ یہ دوزخ زمین ایک دن جنّت بن جائے گی۔یہ درندہ آدمی انسان کے مرتبے پر فائز ہو کر دم لے گا، نہ عدالتیں ہی رہیں گی، نہ فوجیں، نہ پولیس نہ اسلحہ سازی کے کارخانے، پیری، مستقل جوانی بن جائے گی اور موت کا گلا گھونٹ دیا جائے گا، زندگی کی پیشانی پر حیات ابدی کا تاج رکھ دیا جائے گا، شمس و قمر ہمارے پاؤں چومیں گے۔ہم مشتری میں اگر ناشتہ کریں گے تو زہرا میں رات کا کھانا کھائیں گے۔اور قوائے کائنات خدمت کاروں کے مانند ہمارے برآمدوں میں کھڑے رہا کریں گے لیکن اس میں لگیں گے بھی لاکھوں برس جب کہ میری ہڈیاں تک بھی باقی نہیں رہیں گی۔اس تصور سے جو ایک دن ایک ٹھوس حقیقت بننے والا ہے، ہر

چند میرے دل کو بڑی تسکین ہوتی ہے پھر بھی یہ خلش رہ جاتی ہے کہ

مَیں نے مانا کہ کل وہ آئیں گے عقل حیراں ہے ،آج کیا کیجیے

آج تو انسان اس قدر آفات میں گھرا ہوا ہے کہ دل چٹکیوں میں مَلا کرتا ہے۔ جب کسی مفلس کے گھر کے چولہے میں آگ روشن نہیں ہوتی میرے سینے سے دھواں اٹھنے لگتا ہے۔ جب کسی یتیم کی پسلیاں نکلی نظر آتی ہیں، میرے بدن میں خود اپنی ہڈیاں چبھنے لگتی ہیں، جب کسی گوشے سے رونے کی آواز آتی ہے میری کمبخت آنکھیں آنسو بہانے لگتی ہیں، اور جب کسی گھر سے بھی جنازہ نکلتا ہے تو ایسا محسوس ہونے لگتا ہے کہ وہ جنازہ خود میرے ہی گھر سے نکل رہا ہے۔ ہر چند امریکہ ظالم ہے اور ویت نام مظلوم لیکن ویت نام کے مظلوم شہیدوں پر ہی نہیں امریکہ کے ظالم مقتولوں پر بھی ماتم کرنے پر مجبور ہو جاتا ہوں۔ اللہ نہ کرے کہ کسی بد بخت کے سینے میں ابوالانسان کا دل دھڑکنے لگے۔

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیرؔ سارے جہاں کا درد ، ہمارے جگر میں ہے

یہ ایک ناقابل ابطال حقیقت ہے کہ انفس و انفاق یعنی تمام ذی حیات و غیر ذی حیات واحد العناصر، واحد الخمیر ، واحد القوام، واحد العلت، واحد النسل اور واحد الاصل ہیں۔ اور اس طرح واحد النسل ہیں جس طرح پلاسٹک کے کھلونے اور پلاسٹک کے پھول ہر چند اسماء اشکال اور اجسام کے اعتبار سے تمام کھلونے اور پھول، ایک دوسرے سے قطعی طور پر مختلف و متضاد نظر آتے ہیں لیکن اگر انہیں پگھلا دیں گے تو پلاسٹک کے سوا اور کچھ باقی ہی نہیں رہ جائے گا۔ اور سب سے بڑی قیامت تو یہ ہے کہ جاہل ہوس پرور اور لئیم سیاست نے اپنے شیطانی جذبات کی

پیشوا میں اشتہارات شائع کروانے کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ فرمائیں

مارکیٹنگ مینیجر: رانا عبدالصمد خاں: ٹیلی فون نمبر: 07792998973

آسودگی کی خاطر انفس و آفاق کی اس وحدت کو ایک دوسرے سے نفرت کرنے والی کثرت میں تبدیل کر کے رکھ دیا ہے۔ ارباب سیاست کا یہ خیال ہے کہ دانائی اسی میں ہے کہ نادانوں کو ثقافت، لسان، اوطان اور ادیان میں الجھا کر چھوٹی چھوٹی بر سر جنگ ٹولیوں میں تقسیم کر دیا جائے اور پھر بڑے اطمینان کے ساتھ ان پر فرمانروائی کی جائے۔

انہوں نے انتہائی بدیانتی کے ساتھ بین الاقوام کی ترکیب تراشی ہے اور نوع انسانی کو جو مشرق سے لے کر مغرب تک صرف ایک قوم ہے زبانوں، وطنوں، دینوں اور رنگوں کی آویزشوں میں مبتلا کر کے پوری دنیا کو جہنم بنا رکھا ہے۔

لطف تو یہ ہے کہ وہ بانیان فساد خود تو سلامتی کے گوشوں میں دبکے بیٹھے ہیں اور روٹی کی خاطر اپنے بھائیوں کی جانیں لینے والی فوجوں کو للکار دیا ہے کہ وہ خون کی ہولی کھیلتے پھریں۔ جہالت کی لے اس قدر بڑھ چکی ہے کہ خود بڑے بڑے تعلیم یافتہ افراد بھی اس دھوکے میں آچکے ہیں کہ ہم پاکستانی، ہندوستانی، افغانستانی، ترکستانی اور انگلستانی ہیں اور اسی کے ساتھ ساتھ ہر فرد یہ سمجھتا ہے کہ میں ہندو ہوں، مسلمان ہوں، عیسائی ہوں، زرتشتی ہوں، یہودی ہوں لیکن ان سادہ لوحوں کے ذہنوں میں یہ تصور اجاگر ہی نہیں ہوتا کہ میں انسان ہوں، سب سے پہلے انسان ہوں اور اس کے بعد کچھ اور۔

جو کرے گا امتیازِ رنگ و خوں ،مٹ جائے گا ترکِ خرگاہی ہو یا اعرابی والا گُہر

باپ کی جاسوسی کرنے والا عالم دین نکلا؟

(صحافت بنامِ عوام)

محی الدین عباسی لندن MBA

روزنامہ نوائے وقت 9 فروری 2012 میں ڈاکٹر اجمل نیازی لکھتے ہیں کہ سینئیر صحافی اوریا مقبول جان نے ایک واقعہ سنایا جو خود انہوں نے مجاہد ملت مولانا عبدالستار خان سے سنا تھا مولانا نیازی مفتی محمود سے ملنے گئے ایک نوجوان بار بار کمرے میں داخل ہوتا اور مفتی محمود صاحب اسے بھگا دیتے مولانا نیازی نے پوچھ ہی لیا کہ مفتی صاحب یہ نوجوان کون ہے انہوں نے فرمایا یہ میرا بیٹا فضل الرحمان ہے اور یہ پیسے لیکر میرے خلاف مخبری کرتا ہے۔۔کل کا یہ بچہ آج کا مولانا فضل الرحمان ہے اور اب یہ اپنے والد کی مخبری کرتا ہوُا بچپن سے ٹریننگ لیکر آج مکمل CIA کانگریس اور RAW کا مخبر بن چکا ہے اور بڑی بڑی حکومتوں کو نتھ ڈال دیتا ہے۔اپنی لمبی چوڑی داڑھی اور بھاری بھرکم جسامت سے اس نے KPK پر اچھا خاصا رعب ڈالا ہوُا ہے۔پچھلی حکومتوں یعنی جنرل پرویز مشرف اور بے نظیر کی حکومتوں میں وزارتوں کے مزے لوٹتا رہا اور مخبر ہونے کی وجہ سے ہی یہ فارن کمیٹی کا چیئرمین رہا اور کشمیر کمیٹی کا صدر بھی، انگریزی کے ترجمان اس کے مشاہد حسین تھے اس دور کے ایک واقعہ کا میں چشم دید گواہ ہوں۔میرے کراچی کے ایک بزنس مین دوست کو میکلورو ڈ پر خالی پلاٹ الاٹ کروانے کے لئے ضرورت پیش آئی تو انہوں نے ان مولانا صاحب کو اسلام آباد میں رابطہ کیا اس وقت زرداری صاحب نے بے نظیر سے کہہ کر کراچی کے تمام پلاٹوں کی لیز بند کروائی ہوئی تھی اور یہ اختیار ڈائریکٹ وزیر اعظم کے پاس تھا چونکہ مولانا کے اس وقت بے نظیر بھٹو سے تعلقات اچھے تھے انہوں نے حامی بھر لی کہ وہ اس پلاٹ کی لیز کروا دیں گے۔معاملہ ایک کروڑ روپے کا طے پایا جب مولانا صاحب فائل لے کر بے نظیر کے پاس گئے تو انہوں نے کہا دو دن بعد فائل لے جانا۔محترمہ نے زرداری صاحب سے بات کی کہ یہ معاملہ ہے زرداری صاحب کراچی کے کرو تھے انہوں نے منع کر دیا لہٰذا دو ہفتے گزر جانے کے باوجود کام نہ ہوسکا تو میرے دوست واپس کراچی آگئے اور زرداری صاحب کو یہ رقم ادا کر کے پلاٹ کی لیز اپنے نام کروالی۔یہاں پر یہ مثل صادق آتی ہے ''چوروں کو پڑ گئے مور'' اس دور میں مولانا پرمٹ والے اور ڈیزل مشہور رہے ہیں پھر پرویز مشرف کا دور آیا تو سرحد میں اپنی حکومت بنوالی اور 12 سو ایکڑ اراضی بھی اپنے نام کروالی۔آجکل یہ افغانستان اور انڈیا کے دوروں پر رہتے ہیں دو ماہ قبل یہ جمیعت علمائے ہند کانگریس کے جلسہ سے بھی خطاب کر آئے اور وہاں حکومتی سیکریٹ ایجنسی سے ملے، اسی طرح افغانستان کے دورہ پر گئے وہاں پر بھی طالبان اور خفیہ ایجنسیوں سے ملاقاتیں کیں، جسکی خبر پاکستانی طالبان کو ہوگئی اسی لئے آجکل طالبان ان سے ناراض ہیں۔اسی لئے یہ موصوف پچھلی مذاکراتی ٹیم سے باہر رہے انکی جگہ مولانا سمیع الحق کام آئے یہ تو طالبان کی طرف سے اور حکومتی سطح پر بھی کامیاب رہے۔مولانا فضل الرحمان سے تو جدہ سعودی عرب والے بھی ناراض ہیں اب اسلام آباد والے بھی۔ویسے بھی اس حکومت کو کئی مخبر نئے مل گئے ہیں اس لئے پرانے کی بجائے نئے چہرے آزمائے جارہے ہیں۔مولانا عبدالعزیز خطیب لال مسجد والے آجکل حکومت کے منظور نظر ہیں۔جنرل پرویز مشرف سے دشمنی کی بناء پر اسی لئے اسلام آباد پر پے در پے حملے ہورہے ہیں مگر لال مسجد پر چھاپہ نہیں مارنا ہے یہ حکومتی فیصلہ ہے چاہے اسمیں کل سے کئی گنا زیادہ اسلحہ موجود ہو اور بقول مولانا عبدالعزیز کے 500 عورتیں **سوئیسائیڈ بمبر** تیار موجود ہیں۔ہمارے وزیر داخلہ چوہدری نثار کا دعویٰ کہ میں اسلام آباد کی ایک ایک گلی محلے سے واقف ہوں اس دعویٰ کی قلعی کھول دیتا ہے جو اعداد و شمار مدرسوں کے بارے سامنے آئے ہیں کہ صرف اسلام آباد میں کل 295 مدرسے ہیں جن میں رجسٹرڈ 155 ہیں، باقی کس کھاتے میں ہیں۔3/4 لاکھ کی آبادی والے شہر کا تعلیمی میعار 70/80 فی صد ہونے کے باوجود اتنی تعداد میں مدرسے ہونا حکمرانوں اور عام آدمی کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔دوسرا یہ اس ملک کی 2 درجن خفیہ ایجنسیاں بھی موجود ہیں وہ کس کام میں لگی ہوئی ہیں۔کن کی مخالفت کن کی سیکیوریٹی پر معمور ہیں۔مجھے تو یہ مہینہ اور اگلا مہینہ ان حکمرانوں پر بہت بھاری نظر آرہا ہے ان دو ماہ میں ملک میں ایک بہت بڑا بھونچال آنے کو ہے، ایک طرف مولانا طاہر القادری کا لانگ مارچ، انکے ہمراہ کئی جماعتوں کا ساتھ دینا پھر فوج کا یوم دفاع بھی قریب ہے اور اپریل میں افغانستان میں اور انڈیا میں نئے انتخابات کی وجہ سے حالات ابتر ہوجائیں گے اسی لئے طالبان کا مطالبہ ایک ماہ کیلئے جنگ بندی کا دینا اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ اپنے مورچوں کو مضبوط کرنا نئی منصوبہ بندی، نئے حذف اور نئے مورچے حاصل کرنا چاہتے ہیں اور یہ پڑوسی ممالک کے الیکشن ہوجائیں اور چوہدری نثار فرماتے ہیں کہ ابھی تو ہماری فوج کی تیاری نہیں اسکی ٹریننگ گوریلا کی کرنی ہے۔(گوریلا ٹریننگ کے بعد فوج نے بالآخر طالبان کے خلاف آپریشن شروع کر دیا ہے۔اللہ تعالیٰ اس واحد راستے کو کامیابی سے ہمکنار کرے۔آمین) حالانکہ چوہدری نثار کا خود تعلق ایک فوجی گھرانہ سے ہے پھر وہ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں۔ان کی وزارت کے نیچے درجنوں

سیکیورٹی ایجنسیاں کام کرتی ہیں اور یہ ان سے کام لینے کے اہل نہیں رہے دن دہاڑے مجلس احرار الہند نے اسلام آباد میں 40 منٹ تک ڈسٹرکٹ سیشن جج کورٹ پر حملہ کرتی رہی جج سمیت 13 افراد شہید اور 25 افراد زخمی کر ڈالے اور یہ تماشائی بنے رہے اور اب بوکھلاہٹ میں غیر ذمہ دارانہ بیان دے رہے ہیں انہیں اور ان کے وزیر اعظم صاحب کو تو اس وقت بھی شرمندگی محسوس نہیں ہوئی جب ARY کے سر عام پروگرام پر قائداعظم کے مزار کے اس احاطہ میں جہاں قائداعظم دفن ہیں سے ملحق کمرہ میں بدفعلیاں ہوتی رہیں، کرایہ پر یہ کمرہ بکتا رہا اس کے افسران اسمیں ملوث رہے۔ اس واقعہ نے تو پوری قوم کے سر اور آنکھیں شرم سے جھکا دیں۔ جس شخص نے پاکستان دیا، اپنا سارا تن من دھن قربان کر دیا اور لاکھوں محبّ وطن مسلمانوں نے اپنی جان کی قربانی دیکر یہ ملک حاصل کیا تھا۔ اس شخص کی قبر کا تقدس پامال ہوتا رہا اسکے ساتھ ایسا گھناؤنا کھیل کھیلا گیا کوئی یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ بابائے قوم کے مزار پر ایسے نازیبا واقعات رونما ہونگے۔ یہ حکمران پارٹی جسکا دعویٰ ہے کہ وہ حقیقی قائداعظم کی مسلم لیگ ہے۔ وزیر اعظم نواز شریف اس واقعہ پر ٹس سے مس تک نہیں ہوئے کیونکہ وہ تو فیسٹیول کے ذریعہ عالمی ریکارڈ بنانے میں مصروف تھے یہ دنیا کو کیا سبق دے رہے ہیں اور ہماری قوم کو فضول ڈگر پر ڈال رہے ہیں اور قوم کا وقت فضول باتوں میں صرف کر رہے ہیں جبکہ پچھلے دنوں چوہدری نثار صاحب یہ کہہ چکے ہیں کہ اب ہم دہشت گردی میں عالمی ریکارڈ پر نمبر ون ہو چکے ہیں۔ جو شرمناک واقعہ قائداعظم کے مزار کے ساتھ ہوا یہ بھی عالمی نمبر ون ہی ہوگا۔ کیونکہ آج تک تاریخ میں کسی ملک میں ایسا واقعہ پیش نہیں آیا ہے۔ وزیر اعظم صاحب تو اپنی سیاست چمکانے کی غرض سے تھر پارکر چلے گئے اور وہاں کروڑوں کی امداد کا بھی اعلان کر دیا مگر انکو اس قائد کے مزار کے واقعہ پر کراچی آنے کی توفیق نہ ملی۔ انہیں قومی تشکر اور قومی وقار کی کیا پرواہ۔ یہ تو خود کبھی بہاولپور کے ریگستان میں اپنی شام مناتے ہیں اور کبھی رائے ونڈ میں اور کبھی اسلام آباد کے اعلیٰ ایوانوں میں انکی شام گزرتی ہے۔ ان کی دیکھا دیکھی انکے MNA بھی انکے نقش قدم پر چل نکلے۔ تبھی جمشید دستی صاحب قومی لاجر سیل کے واقعہ کو منظر عام پر لائے اس جگہ جو موج، مستی، شام، رات، شباب اور سرور کی ان محفلوں کو بے نقاب کرنے کے لئے قومی اسمبلی کے اسپیکر کو درخواست بھی دی ہے اس واقعہ سے بھی پوری قوم شرمندہ ہے اور فکرمند بھی۔

اے قائد! ہم شرمندہ ہیں کہ تیرے مزار کیساتھ اور قومی اسمبلی کے تقدس کی ہم حفاظت نہ کر سکے۔ ہم دعا گو ہیں میرے مولا! کہ ایسے لوگوں اور حکمرانوں کو عبرت ناک سزا دے اور ہمارے ملک کو ان کی عیاشیوں سے پاک کر دے اور انہیں عبرت کا نشان بنا دے۔ آمین۔

قرآن کریم اور سائنس (مضمون از پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالسلام۔ گزشتہ سے پیوستہ)

دُنیائے اسلام میں سائنس کا زوال:

آخر اسلامی دنیا میں سائنس کیوں ختم ہوگئی۔ یہ زوال ۱۱۰۰ء کے آس پاس شروع ہوا اور آئندہ ڈھائی سو برسوں میں مکمل ہو گیا۔ کوئی یقین سے نہیں کہہ سکتا، بے شک بہت سی خارجی وجوہات بھی تھیں جیسے منگولوں کی لائی ہوئی تباہی و بربادی، لیکن میرے خیال میں سائنس کا زوال اسلامی دُنیا میں اس سے بہت پہلے شروع ہو چکا تھا اور اس کا سبب بہت سے اندرونی حالات تھے۔ سب سے پہلے تو اپنے آپ میں محدود ہونے والی وہ کیفیت جس نے سائنسی کاروائیوں کا رشتہ باقی دُنیا سے توڑ دیا اور دوسری طرف تخلیقی طرز فکر کی ہمت شکنی اور اس کی جانب منفی رویہ نے زیادہ نقصان پہنچایا اور تخلیقی طرز فکر کو عام کیا۔ گیارہویں صدی کے اختتام اور بارہویں صدی کے اوائل میں دنیائے اسلام سخت مذہبی گروہ بندیوں اور سیاستدانوں کی شہ پر بڑھتی ہوئی تنگ نظری کا شکار تھی۔ اور اسی دَور سے دنیائے اسلام کے زوال کی بنیاد پڑی۔ حالانکہ امام غزالیؒ بھی ۱۱۰۰ء کے آس پاس یہ لکھ سکتے تھے۔ ''مذہب کے خلاف سب سے بڑے جرم کا ارتکاب وہ لوگ کرتے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ اسلام کا دفاع علوم ریاضی کے انکار سے بھی ہوسکتا ہے جبکہ ان علوم میں کوئی بات بھی مذہب کے خلاف نہیں ہے۔'' لیکن زمانہ کا مزاج تخلیقی علوم کے خلاف ہو چکا تھا۔ ہر طرف کٹرپن کا رواج اور رواداری کا فقدان تھا جس کا اثر یہ ہوا کہ تقلید عام ہوئی اور اجتہاد کا دروازہ تمام علوم پر بند ہوا جن میں سائنسی علوم بھی شامل تھے۔ کیا حالت اب بھی یہی ہے؟ کیا ہم اب سائنسی تحقیقات کی ہمت افزائی کرنے لگے ہیں؟

روئے زمین کی اہم تہذیبوں میں سائنس سب سے کمزور اسلامی دولت مشترکہ میں ہے۔ بدقسمتی سے ہم میں سے بہت سے مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ علم حرفت یعنی ٹیکنالوجی بنیادی طور پر سے بے ضرر ہے۔ اور اس کی زیادتی کا مداوا اسلام کی اخلاقی تعلیمات پر عمل سے کیا جا سکتا ہے، لیکن سائنس کا معاملہ بالکل مختلف ہے کیونکہ اس سے کچھ قدریں بھی وابستہ ہیں۔ یہ خیال کہ جدید سائنس عقلیت کا راستہ دکھاتی ہے جو لا مذہبیت کی طرف لے جاتا ہے اور یہ بھی خیال ہے کہ ہم میں سے جو سائنسداں ہیں وہ ایک دن ہماری تہذیب کے مابعد الطبیعاتی مفروضوں سے منحرف ہو جائیں گے۔ قطع نظر اس کے کہ اعلیٰ صنعت وحرفت بغیر اعلیٰ سائنس کے پنپ نہیں سکتی اور اس توہین سے بھی قطع نظر جو ہماری تہذیب کے مابعد الطبیعاتی مفروضات اور فکری انجماد کو ہم معنی بنا دینے سے ہوتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سائنس کی طرف یہ رویہ ان پرانے جھگڑوں کی وراثت ہے، جن میں نام نہاد عقلی گروہ کے وہ فلسفی الجھے ہوئے تھے، جنہوں نے ارسطو کے تصور کائنات کو بے چون وچرا مان لیا تھا اور جو ان میں کسی تبدیلی کو برداشت نہیں کرتے تھے اور انہیں ان خیالات کو اپنے مذہبی عقائد کے ساتھ یکجا کرنے میں مشکلیں پیش آ رہی تھیں۔

یہاں ہمیں یہ بات یاد رکھنا چاہیے کہ اس قسم کے بلکہ اس سے بھی شدید جھگڑوں میں قرون وسطیٰ کے عیسائی اہل مکتب مبتلا تھے۔ اہل مکتب کے لیے سب سے اہم مسائل تصور کائنات اور مابعد الطبیعات سے متعلق تھے۔

کیا دنیا کسی غیر متحرک جگہ میں واقع ہے؟ کیا خدا محرک اول کو خود براہ راست حرکت میں لانے کا محض ایک سبب ہے یا وہ مسبب الاسباب اور آخری وجہ ہے؟ کیا تمام افلاک کا محرک ایک ہی ہے یا مختلف؟ کیا وہ محرک جو کائنات کو حرکت میں لاتے ہیں کبھی تھک بھی سکتے ہیں؟ جب گلیلیو نے کوشش کی کہ پہلے ان مسائل کی فہرست تیار کرے جن کا تعلق محض طبیعات سے ہے اور اس کے بعد ان مسائل کو طبیعاتی تجربات کی مدد سے حل کرے تو وہ احتساب کی زد میں آ گیا۔ اس احتساب نے اٹلی میں سائنس کی ترقی کو کم از کم اٹھارہویں صدی تک تو روکے ہی رکھا۔ اب ساڑھے تین سو برسوں کے بعد نظریاتی نو آبادکاری ہو رہی ہے۔

ویٹیکن (Vetican) کی ایک مخصوص تقریب میں عالی جناب جان پال ثانی نے یہ اعلان کیا ''کلیسا تجربوں اور غور وفکر سے خود سبق لیتا ہے۔ آج یہ بات زیادہ اچھی طرح سمجھ میں آتی ہے کہ تحقیقات میں آزادی کے کیا معنی لیے جائیں۔ انسان تحقیق کے ذریعہ ہی سے حق کی طرف آتا ہے۔ اسی لیے کلیسا کو یقین ہے کہ سائنس اور مذہب میں کوئی تضاد نہیں ہے۔'' بہرحال عاجزانہ اور انتھک غور وفکر کے بعد ہی کلیسا مذہب کی رُوح کو کسی عہد کے سائنسی نظام فکر سے ممیز کر سکتا ہے۔

سائنس کی تنگ دامانی:

جو اقوال میں نے اوپر درج کیے ہیں ان میں پاپائے اعظم نے اس بالغ نظری پر زور دیا ہے جو کلیسا نے سائنس کے ساتھ معاملت میں حاصل کی۔ اگر وہ چاہتے تو اس بات کو الٹ کے بھی کہہ سکتے تھے کہ گلیلیو کے وقت سے آج تک سائنسی نظریات میں اس معنی پختگی آئی ہے کہ سائنسداں اپنے حدود سے واقف ہو گئے ہیں۔ انہوں نے سمجھ لیا ہے کہ بعض مسائل ایسے ہیں جو آج بھی ان کے دائرہ فکر سے باہر ہیں اور مستقبل میں بھی یہی صورت رہے گی۔ ''سائنس کی ترقی کا راز یہ ہے کہ اس نے اپنا دائرہ عمل ایک خاص قسم کی تحقیق تک محدود کر لیا ہے۔'' اور اس محدود دائرہ میں بھی آج کا سائنسداں جانتا ہے کہ وہ کہاں سے قیاس کے میدان میں قدم رکھ رہا ہے، اس میدان میں وہ کبھی قطعیت کا دعویٰ نہیں کرتا۔ طبیعات میں اس صدی کے شروع میں دو مرتبہ ایسا ہوا پہلے تو اس نظریہ کے نتیجے میں جس میں زمان ومکان میں نسبت اضافی بتائی گئی ہے اور دوسرے کوانٹم (Quantum) نظریہ کے سلسلے میں یہ صورت پھر پیش آ سکتی ہے۔

آئن سٹائن (Einstein) کی وقت کے اضافی ہونے کی تحقیق ہی کو لیجئے۔ یہ بات بالکل قرین قیاس معلوم نہیں ہوئی کہ کسی وقفہ کے طول کا دارومدار ہماری رفتار پر ہے۔ عمر ہی کے وقفہ کو لیجئے۔ ایک ایسے شخص کی نظر میں جس کی رفتار ہم سے کم ہے ہماری عمر اتنی ہی لمبی ہوتی جائے گی جتنی کہ ہماری رفتار تیز ہوگی۔ اسے قیاس آرائی نہ سمجھا جائے۔ آپ ذرا ہمارے ساتھ جنیوا میں واقع سرن (Cern) کی تجربہ گاہوں تک چلئے جہاں ذراتی طبیعات پر کام ہو رہا ہے۔ وہاں اسے ذرات تیار کئے جاتے ہیں جن کی عمر بہت کم ہوتی ہے۔ ان میں میوآن (Muons) نامی ذرات بھی ہیں۔ آپ ایک ریکارڈ تیار کیجئے اس وقفہ کا جس میں مختلف رفتار سے چلنے والے میوآن فنا ہو کر الیکٹرون اور نیوٹران بن جاتے ہیں۔ آپ دیکھیئے گا کہ تیز رفتار میوآن دیر میں فنا ہوتے ہیں اور سست رفتار میوآن جلدی ختم ہو جاتے ہیں۔ ناقابل یقین لیکن بالکل سچ۔
آئن سٹائن کے زمان ومکان کے نظریات نے طبیعات کے عالموں میں ایک ذہنی انقلاب برپا کر دیا۔ ہم لوگوں کو طبیعات سے متعلق اپنے طرز فکر میں بہت سی تبدیلیاں کرنا پڑیں گی لیکن تعجب اس پر ہوتا ہے کہ پیشہ ور فلسفی جو انیسویں صدی تک زمان ومکان سے متعلق نظریات کو صرف اپنی ملکیت سمجھتے تھے اب تک آئن سٹائن کے مشاہدات کی روشنی میں کوئی فلسفیانہ نظام فکر نہیں بنا سکے۔
دوسرا اور زیادہ دھماکہ خیز ذہنی انقلاب ۱۹۲۶ء میں ہائزن برگ (Heisenberg) کی اس تحقیق سے ہوا کہ یقینی علم کے حصول کے بھی حدود ہیں۔ ہائزن برگ کے اصول غیر یقینیت (Uncertainty principle) کی رو سے مثلاً یہ بات کسی طور معلوم نہیں کی جا سکتی کہ سامنے کی میز پر ایک ساکت الیکٹرون ایک خاص مقام پر موجود ہے۔ ایسے تجربے ضرور کئے جا سکتے ہیں جن سے یہ معلوم ہو سکے کہ الیکٹرون کہاں ہے۔ لیکن یہی تجربے یہ معلوم کرنے کا ہر امکان ختم کر دیں گے کہ الیکٹرون حرکت میں بھی ہے۔ اور اگر حرکت میں ہے تو کس رفتار سے۔ اس کو اگر الٹ کر کہیں تو یہ کہا جائے گا کہ کسی شے کے متعلق ہمارے علم کی بھی ایک حد ہے اور اس حد کا تعین اس شے کی فطرت سے وابستہ ہے۔ میں یہ سوچ کر کانپ جاتا ہوں کہ اگر ہائزن برگ قرون وسطیٰ میں ہوتا تو اس کا کیا انجام ہوتا۔ کیسی کیسی بحثیں اس مسئلہ پر اٹھتیں کہ آیا یہ حد اس علم پر بھی لگائی جا سکتی ہے جو خدا تعالیٰ کو ہے۔
جیسا کہ ہونا تھا معرکے ضرور گرم ہوئے لیکن صرف بیسویں صدی کے علمائے طبیعات کے درمیان ہائزن برگ کے انقلابی نظریات تمام علمائے طبیعات کے لئے قابل قبول نہیں ہیں۔ اگر چہ اب تک جتنے بھی تجربے کئے گئے ان کی تصدیق ہی ہوئی ہے طبیعات کے ممتاز ترین عالم آئن سٹائن نے بلاشبہ اپنی عمر کا سب سے قیمتی حصہ اس جستجو میں صرف کیا کہ ہائزنگ برگ کے نظریات میں کوئی نقص نکلے۔ وہ تجربات کے نتائج کا انکار تو نہیں کر سکتے تھے، لیکن انہیں یہ امید تھی کہ ان کے نتائج کی علمی توجیہہ کچھ اور کی جا سکے گی۔ ابھی تک ایسی کوئی توجیہہ نہیں کی جا سکی۔ لیکن کوئی، خصوصاً ایک ماہر طبیعات، یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ کہانی یہیں ختم ہوتی ہے۔ (جاری ہے)

رمضان کی بہاریں (اناثمرین صاحبہ لندن)

جس طرح دنیاوی بہار ہر آنکھ کو تروتازگی اور دل کو راحت بخشتی ہے اسی طرح روحانی بہار کا مہینہ رمضان کا بابرکت مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ انسانوں کو اس بہار سے فیض یاب کرنے کے لیے شیطان کو جکڑ لیتا ہے، جہنم کے دروازے بند کر دیتا ہے۔ اس روحانی بہار کی معراج کو وہی سمجھ سکتا ہے جو اپنے ربّ کے احکامات پر رسول اللہ ﷺ کی سیرت کو سامنے رکھ کر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ شخص انتہائی بدقسمت ہے جو رمضان کا مہینہ پائے اور صحت مند ہونے اور اور مسافر نہ ہونے کے باوجود روزوں کی برکات حاصل کرنے سے محروم رہے۔ اس سے بڑی بات کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور روزہ دار کی جزاء خود اللہ تعالیٰ ہے۔ روزہ ایک ڈھال ہے۔ یقیناً جب انسان اللہ تعالیٰ کی خاطر خود کو بھوکا پیاسا رکھتا ہے تو یہ نیکی اسے بے شمار بدیوں سے متنفر کر دیتی ہے اور انسان پاک صاف ہو کر اپنے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونے کے قابل بن جاتا ہے۔ اس مہینہ کی بہار سے فیض یاب ہونے کے لیے روزہ رکھنا، خشوع وخضوع سے نمازیں، تہجد اور تراویح پڑھنا، قرآن کریم کی دردوسوز سے تلاوت کرنا، صدقہ وخیرات کرنا، فحاشی، جھوٹ، بدکلامی اور دوسری تمام برائیوں سے مکمل طور بچنا نہایت

ضروری ہے۔رسول اللہ ﷺ کا مبارک ارشاد ہے کہ ''ماہِ رمضان کے استقبال کے لیے یقیناً سارا سال جنّت سجائی جاتی ہے۔جب رمضان آتا ہے تو جنّت کہتی ہے کہ یا اللہ اس مہینے میں اپنے بندوں کو میرے لیے خاص کر دے۔'' آپؐ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ''فرشتے روزہ دار کے لیے دن رات استغفار کرتے ہیں۔'' اللہ تعالیٰ ہم سب کے لیے بہارِ رمضان مبارک کرے۔ہمیں اللہ اپنی رضا کی راہوں پر چلائے ،ہمیں حقیقی عید نصیب ہو اور رمضان میں جو نیکیاں ہم کریں وہ دائمی ہوں۔آمین۔

حسنؔ تُو بھی آخرت کا ساماں کر لے — خیر سے پھر آیا رمضان کا مہینہ

بگلا

دیکھو کتنا بھلا جانور ہے جو ہر کنارے ایک ٹانگ پر کھڑا ہے عبادت میں مگن نیکی میں غرق۔نورِ رُخ نہ صرف چہرے پر برس رہا ہے بلکہ کچھ آس پاس بھی گر رہا ہے۔ہندو اسے بھگت بتاتے ہیں ،بہت مسلمان بھی عقیدت جتاتے ہیں۔مچھلیوں اور مینڈکوں کی اس کے متعلق البتہ یہ رائے نہیں ہے زیادہ واسطہ بھی اس سے انہی کو پڑتا ہے۔پہلے زمانے میں بگلوں کی کوئی تنظیم نہ ہوتی تھی اپنی اپنی جگہ کھڑے شکار مارا کرتے تھے اب ان کی باقاعدہ جماعتیں ہیں تنظیم بڑی اچھی چیز ہے یہ ہماری ذاتی رائے ہے مینڈکوں اور مچھلیوں کا اس سے متفق ہونا ضروری نہیں۔بگلا سفید ہوتا ہے کم از کم باہر کی طرف سے اسے کھیر سے بھی تشبیہ دیتے ہیں کھیر سیدھی ہو یا ٹیڑھی ،بگلوں کا کسی نہ کسی صورت میں اس سے تعلق ضرور ہوتا ہے۔بگلا پکڑنے کا طریقہ بہت آسان ہے دبے پاؤں پیچھے جا کر اس کی آنکھ میں موم ٹپکا دو جب اندھا ہو جائے تو پکڑ لو بچ کر کہاں جائے گا آج کل یہ طریقہ بگلا پکڑنے کے لیے کم اور کاروبارِ حکومت کے لیے زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ (ابنِ انشاء)

AZED&CO

Incorporated Precticing Accountants

Rizwan Azed

B.COM,MBA,AIIA,FSPA

سیلف ایمپلائیڈ ،سول ٹریڈر ،لمیٹڈ کمپنی اکاؤنٹس ،پی سی اوڈ رائیور اکاؤنٹس ،سیلف ایسیسمنٹ۔ ٹیکس ریٹرن ،لمیٹڈ کمپنی فارمیشن۔بک کیپنگ ،بجٹ۔بزنس پلان ،بزنس سٹارٹ اپ۔

392 London Road — Tel.020 8646 6777
Mitcham Surrey — Fax.020 8646 9416
London .CR4 4EA — Mob.0786 788 6952

E.Mail. azed@azed.fsbusiness.co.uk

آیات قرانیہ اور احادیث نبویہؐ کا احترام نہایت ضروری ہے

RH Dream Events Ltd.

RH CATERERS

Our Chefs are dedicated to creating Authentic Dishes.Our Menus offer a wide variety of dishes originating from all parts of the Indian & Pakistani. Sub Continent.We can offer a range of Catering Options such as a sit down Silver Service,a simple Buffet,Multi dish or Karahi Stand service.We are able to cater for any number of guests & our specialized MENUS can be accommodated in any Venue and any budget.A bespoke tailor made Menu can be made upon request.

The Complete Catering & wedding package consists of all the necessaries ensuring that you will have the most successful event:

Our Gold pakage includes

- ☆Authentic Asian Catering
- ☆Welcome Drinks Reception (Exotic Fresh Juices)
- ☆Unlimited Soft Drinks & Juices Throughout the day
- ☆Cutlery Crockery & Glassware
- ☆Linen Tableclothes & Napkins
- ☆Professional Uniformed Waitress Staff
- ☆Event Manager & Wedding coordinator
- ☆All Serving Utensils
- ☆Chefs ansite
- ☆Kitchen Staff & Porters
- ☆Complete Peace of mind

For further assistance please contact: Tel.020 3674 7909..Mob:077 9299 8973

2 london Road, SM4 5BQ;Morden,surrey.

سہ ماہی پیشوا اپریل تا جون 2014ء

باتبصرہ خبریں

☆ کوٹ غلام محمد میں اچانک چھ فٹ لمبا کالا ناگ نکل آنے پر لوگوں میں سراسیمگی پھیل گئی۔ بھوک، افلاس، بیماری، عدم تحفظ، دہشت گردی، کرپشن جیسے زہریلے پودے لگانے والے خونیوں اور منحوسوں کے جلسے جلوسوں میں انہیں زندہ باد کہنے والے تماشائی ناگ سے تو ڈرتے ہیں مگران کی اوران کے بیوی بچوں کی زندگیوں سے دن رات کھیلنے والے خونی درندوں سے انہیں کسی طرح کا خوف محسوس نہیں ہوتا۔ صد حیف۔ ایک مثال پیش ہے۔ ملتان میں زمین کے جھگڑے پر زمیندار نے جیواں مائی نامی خاتون پر کتے چھوڑ دیے جس سے خاتون شدید زخمی ہوگئی۔ پولیس نے شخصی ضمانت پر چھوڑ دیا۔ بے حس لوگ ناگ کو دیکھتے ہی مار دیتے ہیں اور نام نہاد مذہبی اور سیاسی ناگوں کے اشاروں پر نہ صرف ناچتے ہیں بلکہ اپنے بھائیوں، بہنوں، بھانجوں، بھتیجوں یہاں تک کہ ماؤں اور باپوں کو بھی کاٹ کھاتے ہیں۔ مظلوم عوام کو ہم یہی کہیں گے۔

جن کے سر منتظرِ تیغ جفا ہیں ان کو
دست قاتل کو جھٹک دینے کی توفیق ملے

☆ سپریم کورٹ کے جسٹس جواد خواجہ نے لیاقت بلوچ کی آٹے کے متعلق درخواست سماعت کے لیے منظور کرتے ہوئے ریمارکس دیتے ہوئے کہا ہے کہ حکمرانوں کے کتے بھی مربے کھاتے ہیں جبکہ عوام کو چوہے مار گولیاں کھانے کو دے دی گئی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ کروڑوں روپے خرچ کر کے میلے منعقد کیے جا رہے ہیں، لیکن غریب آدمی کا کسی کو احساس نہیں۔ انہوں نے کہا حکمران سن لیں کہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی پر سپریم کورٹ مداخلت کرے گی۔ (بڑے منصف نے سچ فرمایا ہے، یقیناً اس ظلم پر مداخلت منصف صاحب کا فرض بنتا ہے۔ کوئی جج یہ بھی تو بتائے عدالتوں میں غریب آدمی کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے، ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ سبھی کا ایک ہی جواب ہوگا یعنی جانوروں سے بدتر بلکہ یہ کہنا بجا ہوگا کہ کتوں سے بدتر سلوک کیا جاتا ہے، کہ کتوں کو مار پیٹ کر بھگا دیا جاتا ہے مگر غریب انصاف کے متلاشی کو ایک ایسا کتا بنا دیا جاتا ہے جو گھر کا رہتا ہے نہ گھاٹ کا۔ اگر منصف ادھر ادھر منہ مارنا چھوڑ کر انصاف کے تقاضے پورے کریں تو وزیر اعظم سے لے کر ریڑھی والے تک سبھی جب اپنے حقوق پانے لگیں گے تو اپنے فرائض بھی احسن طریقے سے ادا کرنے لگ جائیں گے۔ انشاءاللہ۔

☆ عوامی مسلم لیگ کے سربراہ شیخ رشید نے بیڈفورڈ شائر میں اپنے اعزاز میں دیے گئے استقبالیہ میں بتایا ہے کہ پاکستان میں ایک ریڑھی والا بھی اپنی جان کے تحفظ کے لیے اسلحہ رکھتا ہے۔ (سیاسی اور مذہبی لیڈروں کے لیے ڈوب مرنے کا مقام ہے)

☆ حکمران لیپ ٹاپ کے بعد ہیئر ڈریسر اور لپ سٹک بھی تقسیم کریں گے۔ شیخ رشید (شیخ صاحب کے لیے اس اعلان میں سوائے مایوسی کے اور کچھ نہیں ہے کہ ان کی گھر والی نہیں ہے۔ جہاں تک حکمرانوں کی عہد شکنیوں اور کرتوتوں کا تعلق ہے انہیں دیکھ کر فیضؔ کا ایک شعر یاد آتا ہے۔

تا حشر زمانہ تمہیں مکار کہے گا
تم عہد شکن ہو، تمہیں غدار کہے گا

☆ ۲۱ مئی ۲۰۱۴ء کو دنیا نیوز میں ایک خبر تھی کہ فضل الرحمان نے کہا ہے کہ خیبر پختونخواہ حکومت چند دن کی مہمان ہے۔ (کیونکہ مولانا عمران خان کو یہودی اور یہودیوں کا ایجنٹ کہہ چکے ہیں اس لیے اب ان کا فرض بن گیا ہے کہ اسلامی ملک کے ایک صوبے کو پاکیزگی کا لباس پہنائیں، عمران خان کی حکومت کو چلتا کریں اور بعد اس کے تمام حکومتی اداروں کے دفاتر کو کلمہ پڑھ کر دھوئیں یا دھلوائیں، جن چیزوں کو پاک کرنا مشکل ہو انہیں بدل دیا جائے۔ سب سے اہم یہ کام کیا جائے کہ جن ووٹروں نے عمران خان کو ووٹ دیے ہیں انہیں کلمہ پڑھوایا جائے اور ان کے نکاح جو ٹوٹ چکے ہیں پڑھوائے جائیں۔ مولانا جانتے ہیں کہ یہ سب اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک عمران خان کی حکومت ختم نہ ہو کیونکہ مسلمانوں کی اکثریت انہیں سچا اور پکا اور وفادار مسلمان سمجھتی ہے۔ اگر مولانا کی پیشگوئی پوری ہو جاتی ہے اور عمران خان کی حکومت واقعی چند دن میں ختم ہو جاتی ہے تو مولانا اور ان کے ساتھی مولانا حضرات کا کام بہت بڑھ جانے والا ہے اس لیے مولانا اور ان کے ساتھیوں کو لاکھوں نکاح فارم اور عمارتوں کو پاکیزہ کرنے کے لیے مختلف قسم کے محلول اور عطریات کا انتظام بروقت کر لینا چاہیے۔ قارئین پریشان نہ ہوں مولانا کا چند دن والا بیان بھونڈا مذاق ہے اور ہمارا تبصرہ حقیقت پر مبنی ہے۔ ہمارے ملک پاکستان میں لاکھوں افراد کے نکاح ٹوٹنے کے بعد جوڑے گئے ہیں اور سینکڑوں مساجد اور

پیشوا میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

دوسری پاکیزہ عمارتوں کو مختلف فرقوں اور مذاہب کے ماننے والوں کے داخل ہو جانے پر دھو کر پاک کیا گیا ہے۔

☆ لکڑی کی تلوار سے بندوق کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ ایرانی صدر حسن روحانی (اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ کمزوری، طاقت کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ مگر یہ بھی سچ ہے کہ کمزوری کو دور کیا جا سکتا ہے۔ کمزوری دور کرنے کے لیے علاج کرنا بھی ضروری ہے جو کمزوری کا علاج نہیں کرتا اس کی حالت قابل رحم ہوتی ہے۔ جس طرح آج عالم اسلام کی حالت قابل رحم ہے۔ کیا عالم اسلام کے پاس وسائل کی کمی ہے، کیا دولت اور افراد کی کمی ہے؟ نہیں، ہرگز نہیں۔ اگر مسلمان ممالک قرآن کے صرف ایک حکم کو جو مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کی تعلیم دیتا ہے، پر عمل پیرا ہو جائیں، تو دیکھتے ہی دیکھتے تمام کمزوریاں پیچھا چھوڑ دیں گی، جب ڈیڑھ ارب سے زائد مسلمان ایک نعرہ تکبیر لگانے والے کے جواب میں کہیں گے ''اللہ اکبر'' تو تمام کمزوریاں اس طرح دور ہو جائیں گی جیسے سچی توبہ کے بعد گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو سیدھا رستہ دکھائے آمین۔

☆ کھڑے ہو کر سلام نہ کرنے پر ن لیگ کے ایم پی اے راؤ کاشف نے پی ایم اے کے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر عرفان کی دھلائی کر دی۔ (حکمرانوں کا یہی وطیرہ بن چکا ہے۔ پاکستان میں کلرک بھی بادشاہ ہوتے ہیں، وہ بھی سائل کو تگنی کا ناچ نچا دیتے ہیں۔ راؤ کاشف تو سب کچھ کر سکتے ہیں، ڈاکٹر جی کو شکر کرنا چاہیے کہ ان کی صرف دھلائی کر کے جان چھوڑ دی گئی ورنہ انہیں اغواء بھی کیا جا سکتا تھا اور جیل کی ہوا بھی کھانی پڑ سکتی تھی اور مزید یہ کہ انہیں بھٹی میں بھی جھونکا جا سکتا تھا۔ یہ بھی اچھا ہوا کہ ان کے سلام کرنے کو جرم نہیں سمجھا گیا، صرف کھڑے ہو کر سلام نہ کرنے کو جرم خیال کیا گیا۔ ورنہ پاکستان کی جیلوں میں درجنوں افراد ایسے ہیں جن کو اسلام علیکم یعنی تم پر سلامتی ہو کہنے پر پابند سلاسل کیا گیا ہے)

☆ طاہر القادری میں بے پناہ انتظامی صلاحیت ہے، ایسے آدمی کو نہ آزمانا بدقسمتی ہوگی۔ حسن نثار (حسن نثار ہمارے ملک کے نہایت قابل اور بے باک دانشور ہیں۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہ موجودہ اور سابقہ حکمرانوں اور ان کی خباثتوں سے پیچھا چھڑانے کے لیے اس حد تک جذباتی ہو چکے ہیں کہ وہ پہلے عمران خان کی چرب زبانی کو قوم کی نجات سمجھ بیٹھے اور اب طاہر القادری کی شعلہ بیانی سے متاثر ہو رہے ہیں۔ اللہ حسن نثار کی بیتاب روح کو سکون دے، ایک ایسا لیڈر پاکستان کو مل جائے جو قوم کے دکھوں کا مداوا کرے۔ جہاں تک طاہر القادری کا تعلق ہے اُن کا پاکستان آنا سوائے بربادی لانے کے اور کچھ نہیں ہے۔ جو کچھ وہ کہتے ہیں اسے ایک ریڑھی بان بھی جانتا ہے۔ کسی پاکستانی سے بھی پوچھ لیں وہ وہی باتیں کرے گا جو قادری کرتے ہیں، فرق یہ ہے کہ قادری صاحب شعلہ بیان مقرر ہیں اور ملک کے سیاہ و سفید کے مالک بننا چاہتے ہیں۔ قادری صاحب کے لیے ہمدردانہ مشورہ ہے کہ وہ لوگوں کو پرامن تعلیم سے مزین کریں اور اپنے فلاحی کاموں کو جاری رکھیں۔ تاریخ اس خدمت کی بدولت انہیں یاد رکھے گی، اور آئندہ چند دہائیوں کے بعد تعلیم یافتہ پرامن لوگ، شیطان صفت، بدکردار لیڈروں کی جگہ لے لیں گے۔ گندی سیاست سے دور رہیں، ابھی جناب نے عملی جدوجہد کا آغاز بھی نہیں کیا اور سیاست دان آپ کو کرپٹ، کینیڈین اداکار، سیاسی بیروزگار، فضول آدمی، بھٹکا ہوا پروفیسر، گمراہ اور نجانے کیا کچھ کہہ رہے ہیں۔) رحیق عباسی کہتے ہیں کہ پاکستان کے کرپٹ نظام کی نماز جنازہ کا وقت آ گیا ہے۔ اس نظام کی نماز جنازہ پڑھنے کے لیے اقامت ہو گئی ہے اب اسے دفن کرنا باقی رہ گیا ہے اس نظام کو دفن کرنے کی بجائے سمندر برد کر دیا جائے گا۔ (یاد رکھیئے اقامت تو آپ نے کہہ دی ہے مگر نہ آپ نماز جنازہ مکمل کر سکیں گے اور نہ کرپٹ نظام کی تدفین ہوگی، ہاں اس طویل نمازہ جنازہ کے دوران اللہ نہ کرے، آپ کے بہت سے ساتھیوں اور آپ کی نماز جنازہ اور تدفین ہو سکتی ہے۔ ۶۵ سالہ طویل بیماری کی جڑوں کو کاٹنا اور انہیں دفن کرنا، جذباتی تقریروں سے ممکن نہیں ہے) ۱۷ جون کو لاہور واقعہ میں ۱۸ افراد مر چکے ہیں۔

☆ سعد رفیق نے کہا ہے کہ عمران ناپختہ اور موسمی سیاستدان ہیں، عمران خان کے پاس سیاسی مشیر نہیں ہیں، دو مسخروں (مخدوم ہاشمی، شاہ محمود قریشی) کی مشاورت سے چل رہے ہیں ایک شیخ چلی ہے تو دوسرے کو لوگ عذاب الٰہی سے جانتے ہیں۔ (یہ بات تو درست ہے کہ عمران ناپختہ سیاستدان ہیں لیکن یہ بات درست نہیں کہ موسمی کیڑے مکوڑوں کی طرح، انہیں پختہ سیاستدان مسل سکتے ہیں۔ خواجہ صاحب کو اللہ سے ڈرنا چاہیے کہ وہ ان دو پیرزادوں کو مسخرے، اور خواجہ سرا کہہ رہے ہیں جن کے لاکھوں مرید ہیں۔ اگر صرف دل لگی کی بات ہے تو عرض ہے کہ اگر ہاشمی صاحب کی ناک کو لال کر دیا جائے اور سر پر نوک دار ٹوپی پہنا دی جائے تو فلم جوکر کا جوکر یاد آ جائے اسی طرح قریشی صاحب کے لبوں کو رنگین اور گالوں کو گلابی کر دیا جائے اور زنانہ کپڑے پہنا دیے جائیں تو پریانکا چوپڑہ کو لوگ بھول جائیں گے)

☆ میڈیا کو آزاد ہونا چاہیے آوارہ نہیں۔ فضل الرحمان (اگر آزادی بے مہار ہو جائے تو آوارگی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ میڈیا کو نئی آزادی ملی ہے اس لیے مکمل آوارگی میں بدلنے میں کچھ وقت لگے گا۔ اگر راست قدم اس جانب نہ اٹھائے گئے تو وہ وقت دور نہیں جب جنسی آوارگی کے لیے میڈیا جنسی بیماروں اور شریفوں کے

لیے ہر قسم کی عیاشی کے لیے بھر پور تعاون کرے گا۔اگر دیکھا جائے تو وطن عزیز میں ہر قسم کی آزادیاں اپنی انتہائی حدوں کو چھو کر آوارہ ہو چکی ہیں۔نام نہاد مذہبی و سیاسی تنظیمیں،ذخیرہ اندوزی،ملاوٹ،کرپشن،تعلیمی انحطاط،ناانصافی،بداخلاقی،عدم برداشت،بے حیائی،بے پردگی اور درندگی وغیرہ وغیرہ مکمل آزادی ملنے کی وجہ سے اب آوارگی کی بھی آخری حدوں کو چھو رہی ہیں۔بے غیرت قسم کی آوارگی کا انجام انفرادی اور قومی طور پر اذیت ناک موت کے سوا کچھ نہیں سکتا۔اللہ اہل وطن کو اجتماعی توبہ کی توفیق دے۔آمین

☆ فیصل آباد میں عمران خان کے جلسے کے متعلق وفاقی وصوبائی وزراء نے کیا کچھ کہا ہے ملاحضہ فرمائیں۔رانا ثناءاللہ نے کہا ہے کہ تحریک انصاف کا جلسہ فیصل آباد میں ناکام ہو گیا سونامی دھوبی گھاٹ پہنچ کر گھر کا رہا نہ گھاٹ کا رہا۔انہوں نے کہا کہ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ جلسے میں ۵ یا سات ہزار افراد تھے کوئی اگر میرے دعویٰ کو چیلنج کرنا چاہتا ہے کر لے۔خواجہ آصف نے کہا کہ عمران خان کا طریقہ کینیڈین اداکار جیسا بن چکا ہے،لال حویلی کا چراغ بجھ چکا ہے،شیخ رشید کے گلے میں ۹۸ ڈالر کا ہار ڈال دینا چاہیے۔رانا مشہود احمد نے کہا ہے کہ تحریک انصاف جہاں بھی جلسہ کر لے ناکامی اس کا مقدر ہے۔(یہ پاکستانی لیڈروں کا انداز بیان ہی ہو سکتا ہے۔یہ لیڈر صرف ایک ہی کام کر سکتے ہیں اور وہ ہے بیان بازی،اور بیان بازی بھی گھٹیا قسم کی کرتے ہیں) یاد رہے ن لیگ نے جلسہ ناکام کرنے کے لیے مفت لکی ایرانی سرکس وفرزند سرکس دیکھنے اور ہنس راج ہنس اور نصیبولال کے گانے سنانے کے لیے باغ جناح میں میوزیکل شو کا انتظام بھی کر رکھا تھا۔

☆ پرویز رشید وزیر اطلاعات ونشریات نے کہا ہے کہ شجاعت حسین اور طاہر القادری سیاسی بیروزگار ہیں۔شیخ رشید بغیر ٹکٹ کے مسافر ہیں وہ ذہن میں رکھیں اگلے اسٹیشن پر ان کی ٹکٹ خواجہ سعد رفیق وزیر ریلوے خود چیک کریں گے۔چوہدری شجاعت اور طاہر القادری کے بارے میں گفتگو کرنا وقت کا ضیاع ہے۔یہ لوگ عمران خان کو بھی اپنے ساتھ شامل کرنا چاہتے ہیں،عمران خان سمجھتے ہیں ان دونوں کی چونچیں اور پنجے ان سے لمبے ہیں۔(کچھ لوگ ہوتے ہیں جو اچھی شکل و صورت نہ ہونے کے باوجود بڑے خوبصورت ہوتے ہیں،ان کی یہ خوبصورتی سچائی،اعلیٰ اخلاق،اعلیٰ ظرف کی وجہ سے نمایاں ہوتی ہے۔پرویز رشید صاحب ایک ایسے لوٹے ہیں جنہیں کسی لحاظ سے بھی خوبصورت کہنا خوبصورتی کی توہین ہوگی۔اس سے بڑا بدصورت اور کوئی کیا ہوگا جو مشرف کی کابینہ میں شامل ہو کر اپنی نالائقی کی بدولت قوم کو نقصان پہنچاتا رہا اور جب مشرف رخصت ہو گئے تو پھدک کر ن لیگ میں شامل ہو گیا اور مشرف جس کے در پر وزیر صاحب ماتھا ٹیکتے تھے،کو غدار کہنے اور عبرت کا نشان بنانے جیسے بے ہودہ بیان دے کر اپنی رسوائی کا سامان کر رہے ہیں۔سمجھ نہیں آتا ان جیسے لیڈر جنہیں سوائے اپنی صورت کے کسی دوسرے کی صورت اچھی نہیں لگتی وزیر کیسے بن جاتے ہیں۔شیخ رشید بغیر ٹکٹ سفر کرنے والے نہیں لگتے،لیکن پرویز رشید نے اگر ریل میں سفر کیا تو ٹی ٹی کسی اور کو چیک کرے نہ کرے انہیں ضرور بغیر ٹکٹ سفر کرنے والا سمجھے گا۔شجاعت حسین اور طاہر القادری آپ کو سیاسی بیروزگار لگتے ہیں،اور آپ ہمیں اخلاقی بیروزگار لگتے ہیں۔اور وطن عزیز میں اخلاقی بیروزگاری کا طوفان سب کچھ بہالے جانے کے لیے تیار ہے۔خواجہ سعد رفیق کو وزیر ریلوے کی بجائے ٹی ٹی ریلوے ہی ہونا چاہیے تھا)

☆فلسفی فلسفے کو سمجھتے ہیں،جبکہ میراثی نصیبولعل کو ہی سمجھتے ہیں۔ایک طرف عوامی سمندر اور دوسری طرف حکمران سرکس کے باہر ہیجڑوں کو نچوا رہے ہیں۔ایک طرف فیصل آباد کے لعل ہیں تو دوسری طرف نصیبولعل،ن لیگ کو نصیبولعل مبارک ہو اور ہمیں فیصل آباد کے لعل۔انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ نواز شریف کی چوائس ہے کہ جو چاٹ اور دہی بھلے اچھے بنائے اسے صدر بنا دیتے ہیں،باربی کیو بنانے والے کو پی آئی اے دے دیا جاتا ہے۔شیخ رشید۔حکمران مغل اعظم بنے ہوئے ہیں جن کے پروٹوکول پر کروڑوں روپے خرچ ہوتے ہیں،ن لیگ،میر شکیل الرحمان اور افتخار چوہدری جنہوں نے دھاندلی کروائی ہے کے خلاف آرٹیکل چھ کے تحت مقدمہ چلایا جائے۔عمران خان۔(سیاست دانوں کو میراثی کہنا میراثی جیسی زندہ دل قوم کی توہین ہے۔سیاست دانوں کی بدولت ماتم ہو رہا ہے اور میراثی خوشیاں بانٹتے ہیں)

☆ جمہوریت خیرات میں نہیں ملی یہ گاجر مولی نہیں کہ کوئی کاٹ ڈالے۔انہوں نے کہا کہ مولانا کینیڈی اور چوہدری مٹی پاؤ نے جمہوریت کے خلاف اکٹھ کیا ہے۔بلا تاخیر واپس آئیں ہم ان کی اچھی طرح دیکھ بھال کریں گے۔سعد رفیق (سبھی جانتے ہیں کہ آپ خیرات لینے والے طبقے سے تعلق نہیں رکھتے،شاید یہی وجہ ہے کہ ہر چیز کو دھونس اور دھاندلی سے حاصل کر لیتے ہیں،جمہوریت بھی ایسی ہی ایک چیز ہے جس کو آپ نے دھونس اور دھاندلی سے حاصل کیا ہے۔مولانا اور چوہدری نے جمہوریت کے خلاف نہیں بلکہ اس نظام کے خلاف اکٹھ کیا ہے جس کے بدبودار زینوں پر چڑھ کر کرپٹ لوگ جمہوریت کو فتح کر کے عوام کا خون چوستے ہیں۔جہاں تک خواجہ صاحب کی دھمکی کا تعلق ہے تو اس کا جواب طاہر القادری دے چکے ہیں کہ ہم نے بھی ہاتھوں میں چوڑیاں نہیں پہن رکھیں۔لڑائی مزیدار ہوگی ،ہم بھی دیکھیں گے،عوام بھی دیکھیں گے۔نتیجہ ہم جانتے ہیں اور وہ ہے ملک کی بربادی۔انو کی اور جھارا کی لڑائی کی طرح یہ لڑائی مختصر اور نورا ہوتی دکھائی نہیں دیتی)

متفرق خبریں

☆۱۴ جون کو بلوچستان اسمبلی کے عیسائی رکن ہینڈری مسیح کو ان کے گارڈ نے قتل کر دیا، ان کا تعلق نیشنل پارٹی سے تھا۔ ان کی گردن اور سر میں گولیاں لگیں تھیں۔

☆عمران خان نے عابد شیر علی وزیر پانی و بجلی کا چیلنج قبول کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ ان کے حلقہ سے آئندہ الیکشن میں امیدوار ہوں گے۔

☆جب شیخ رشید نے دعویٰ کیا کہ قطر کی کمپنی ایل این جی گیس ۱۱ ڈالر میں دینے کے لیے تیار ہے مگر حکومت ۱۸ ڈالر فی ایم ایم بی ٹی یو میں معاہدہ کرنے جا رہی ہے۔ وزیر پیٹرولیم شاہد خاقان عباسی نے چیلنج کیا کہ شیخ رشید سچے ہیں تو وہ ایسی تحریر دکھائیں جس سے ان کا دعویٰ سچا ہو۔ اس پر شیخ رشید نے چیلنج قبول کر لیا کہ ان کے پاس ایسا خط موجود ہے جس میں گیس فراہم کرنے والی کمپنی نے گیس کی قیمت ۱۱ ڈالر بتائی ہے۔ مبشر لقمان نے بھی میر شکیل الرحمان کو چیلنج دے رکھا ہے اور اسی طرح جیو کے انکر پرسن افتخار احمد نے بھی یہ چیلنج دے رکھا ہے کہ کوئی اس بات کو ثابت نہیں کر سکتا کہ جیو نے انتخابات میں دھاندلی کی ہے۔

☆عمران خان کے خلاف آرٹیکل چھ کا مقدمہ چلنا چاہیے، پرویز الٰہی فساد کی جڑ ہیں، کونسلر کی سیٹ بھی نہیں جیت سکتے۔ شیخ رشید تنہا ہو گئے ہیں۔ عابد شیر علی

☆طالبان سے بات چیت میں خفیہ ہاتھ رکاوٹ ڈال رہا ہے۔ سمیع الحق۔ عزت کی روٹی نہ دینے والی حکومت کو رہنے کا حق نہیں۔ سراج الحق

☆سعودی عرب کی ایک عدالت نے ۲۵ سال پہلے شادی کرنے والے جوڑے کو علیحدگی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے کیونکہ دونوں نے بچپن میں ایک ہی خاتون کا دودھ پیا تھا۔ اسلامی قوانین کے مطابق رضائی بہن بھائی کی شادی نہیں ہو سکتی۔ (دو سپاہیوں کو نواز شریف کے باغ سے امرود چوری کرنے پر معطل کر دیا گیا)

☆حسن نثار نے کہا ہے کہ نواز شریف قوم پر ایک ہی احسان کر سکتے ہیں اور وہ یہ کہ ہمیں نیا پرویز مشرف دے دیں، ڈکٹیٹر تو ہمارے سیاستدان ہیں۔ ☆ن لیگ کے راہنما اور مریم نواز کے شوہر کیپٹن ریٹائرڈ محمد صفدر نے کہا ہے کہ بجلی کا بحران دو سال میں ختم ہو جائے گا۔

☆اکرم شیخ ایڈووکیٹ نے نواز شریف اور شہباز شریف سے ملاقات کی ہے۔ اکرم شیخ نے مشرف کیس کے بارے مشورہ کیا اور تفصیلی بریفنگ دی۔

☆سعودی عرب میں لڑکیوں کی شادی نہ کرانے پر والدین کے خلاف مقدمات درج کرانے کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ دو برسوں کے دوران ۳۸۲ لڑکیوں نے شادی نہ کرانے پر اپنے والدین کے خلاف مقدمات درج کرائے۔ سعودی قانون کے تحت لڑکیاں اپنے سرپرست کی اجازت کے بغیر شادی نہیں کر سکتیں۔۔۔ ایک خبر ہے کہ سعودی علماء نے فتویٰ دیا ہے کہ ٹریفک سگنل توڑنا گناہ کبیرہ ہے۔ ٹریفک سگنل توڑنا کسی کی جان لے سکتا ہے۔

☆ ایک ایجنڈہ کے تحت شعائر اسلام کی توہین کی گئی، فحاشی و عریانی کو میڈیا پر فروغ دیا جا رہا ہے اور سرعام اسلامی اقدار کو پامال کیا جا رہا ہے۔ فضل الرحمان

☆عمران خان فرماتے ہیں کہ پنجاب پولیس نے وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا سے رشوت طلب کر لی، واقعہ لاہور سے جاتے ہوئے پیش آیا، پرویز خٹک نے تعارف کروایا تو اہلکار نہیں مانے۔ حافظ حسین احمد نے فرمایا ہے کہ پرویز خٹک وزیر اعلیٰ نہیں لگتے۔

☆وزارت ہیلتھ نے یکم جون سے بیرون ملک سفر کے لیے پولیو سرٹیفکیٹ کا حصول لازمی قرار دے دیا۔ حاملہ خواتین کو بھی پولیو ویکسین لینا لازمی ہو گی۔

☆توہین مذہب کا قانون ہر مذہب کی تضحیک پر لاگو ہوتا ہے۔ چیف جسٹس پاکستان

☆عمران خان غیر سنجیدہ سیاست دان ہیں ان کا دوسرا نام یوٹرن ہے اور وہ ہر مسئلے پر یوٹرن لے لیتے ہیں۔ عابد شیر علی

سانحہ ارتحال

ہمارے بہت ہی پیارے دوست محترم غلام حسین صاحب والد راحت صاحب مختصر علالت کے بعد ۱۵ مئی ۲۰۱۴ء کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا علیہ راجعون۔ مرحوم اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے، ملنساری ان کا طرہ امتیاز تھا۔ پیشوا میگزین کے اجراء پر ان کی خوشی دیدنی تھی۔ مرحوم اور ان کی بیگم صاحبہ جب کبھی دفتر آتے ڈھیروں دعاؤں سے نوازتے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرتا چلا جائے اور اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے۔ آمین۔ اسی طرح مرحوم کے بیوی بچوں کو صبر جمیل عطا کرے اور انہیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین یا ربّ العالمین۔

ایڈیٹر

سہ ماہی پیشوا اپریل تا جون 2014ء

شعر و ادب

شمس ولی اللہ

شمس ولی اللہ احمد آباد گجرات کے رہنے والے تھے اور شاہ وجیہہ الدین کے مشہور خاندان میں سے تھے۔ عالمگیر عہد کے آخری حصے میں پیدا ہوئے اور مع اپنے دیوان کے عہد محمد شاہی میں دہلی پہنچے۔ ولی کو اردو نظم کا پہلا شاعر کہا جاتا ہے۔ ان کے زمانہ تک اردو میں متفرق شعر ہوتے تھے۔ ولی کی شاعری نے اردو شاعری کو ایسا زور بخشا کہ آج اردو شاعری فارسی اور عربی سے ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہے۔ ولی تمام بحریں فارسی کی اردو میں لائے۔ شعر کو غزل اور غزل کو قافیہ وردیف سے سجایا، ردیف وار دیوان بنایا۔ ساتھ اس کے رباعی، قطعہ، مخمس اور مثنوی کا رستہ بھی نکالا۔ انہیں ہندوستان کی نظم میں وہی مرتبہ حاصل ہے جو انگریزی کی نظم میں چاسر شاعر کو (۱۳۲۸ء تا ۱۴۰۰ء) اور فارسی میں رودکی کو اور عربی میں مہلہل کو۔ ولی کسی کے شاگرد نہ تھے۔ ان کے زمانے میں اردو زبان ہندی دوہروں اور بھاشا کے مضامین پر مشتمل تھی۔ ولی نے فارسی ترکیبیں اور فارسی مضامین کو بھی اردو زبان میں داخل کیا۔

دیکھنا ہر صبح تجھ رخسار کا — ہے مطالع مطلعِ انوار کا
یاد کرنا ہر گھڑی تجھ یار کا — ہے وظیفہ مجھ دلِ بیمار کا
آرزوئے چشمہء کوثر نہیں — تشنہ لب ہوں شربتِ دیدار کا
عاقبت ہووے گا کیا معلوم نہیں — دِل ہوا ہے مبتلا دیدار کا
بلبل و پروانہ کرنا دِل کے تئیں — کام تھا تجھ چہرہ ء گلنار کا
کیا کہے تعریف دِل ہے بینظیر — حرف حرف اُس مخزنِ اسرار کا
مسند گل منزل شبنم ہوئی — دیکھ رتبہ دیدہ ء بیدار کا

شمس ولی اللہ

بے وفائی نہ کر خُدا سوں ڈر — جگ ہنسائی نہ کر خدا سوں ڈر
ہے جدائی میں زندگی مشکل — آ جدائی نہ کر خدا سوں ڈر
اُس سوں جو آشنائی ڈر کر ہے — آشنائی نہ کر خدا سوں ڈر
آرسی دیکھ کر نہ ہو مغرور — خود نمائی نہ کر خدا سوں ڈر
اے ولی غیر آستانہ ء یار — جبہ سائی نہ کر خدا سوں ڈر

شمس ولی اللہ

چلی اب گل کے ہاتھوں سے لٹا کر کارواں اپنا — نہ چھوڑا ہائے بلبل نے چمن میں کچھ نشاں اپنا
یہ حسرت رہ گئی کیا کیا مزے سے زندگی کرتے — اگر ہوتا چمن اپنا گل اپنا باغباں اپنا
رقیباں کی نہ کچھ تقصیر ثابت ہے نہ خوباں کی — مجھے ناحق ستاتا ہے یہ عشق بدگماں اپنا
مرا جی جلتا ہے اس بلبل بے بس کی غربت پر — کہ جن نے آسرے پر گل کے چھوڑا آشیاں اپنا
جو تُو نے کی سو دشمن بھی دشمن سے نہیں کرتا ہے — غلط تھا جانتے تھے تجھ کو جو ہم مہرباں اپنا

کوئی آزردہ کرتا ہے سجن اپنے کو ہے ظالم کہ دولت خواہ اپنا مظہر اپنا جانجاں اپنا

مرزا جانجاناں مظہر

نہیں کوئی دوست اپنا یار اپنا مہرباں اپنا
سناؤں کس کو غم اپنا الم اپنا بیاں اپنا
بہت چاہا کہ آوے یار یا اس دِل کو صبر آوے
نہ یار آیا نہ صبر آیا دیا جی میں نداں اپنا
قفس میں تڑپھے ہیں یہ عندلیباں سخت بےبس ہیں
نہ گلشن دیکھ سکتے ہیں نہ یہ اب آشیاں اپنا
مجھے آتا ہے رونا ایسی تنہائی پہ اے تاباں
نہ یار اپنا نہ دِل اپنا نہ تن اپنا نہ جاں اپنا

میر عبدُالحئی تاباں

مرزا محمد رفیع سودا کے کلام کا جب شہرہ ہوا تو شاہ عالم بادشاہ اپنا کلام اصلاح کے لیے دینے لگے اور فرمائشیں کرنے لگے۔ ایک دن کسی غزل کے لیے شاہ عالم نے تقاضا کیا۔ مرزا صاحب نے عذر بیان کیا۔ شاہ عالم نے پوچھا مرزا کے غزلیں روز کہہ لیتے ہیں؟ مرزا صاحب نے جواب دیا۔ پیرومرشد جب طبیعت لگ جاتی ہے دو چار شعر کہہ لیتا ہوں۔ شاہ عالم نے کہا کہ اجی ہم تو پائخانہ میں بیٹھے بیٹھے چار غزلیں کہہ لیتے ہیں۔ مرزا صاحب نے ہاتھ باندھ کر عرض کی ''ویسی بُو بھی آتی ہے۔'' یہ کہہ کر چلے آئے۔ بعد میں شاہ عالم نے کئی دفعہ بلا بھیجا مگر مرزا صاحب ملک الشعراء بنانے کی ترغیب پر بھی نہ گئے۔

جس کو جذبوں پہ اختیار نہیں
اس کی چاہت کا بھی شمار نہیں
دِل تمہارا یہ کس نے توڑا ہے
آنکھ ایسے ہی اشک بار نہیں
کیوں گلہ کر رہے ہو صحرا سے
اس میں آتی ہی جب بہار نہیں
ان کی مٹی سے آتی ہے خوشبو
جن کے ہاتھوں میں گل ہیں خار نہیں
ہوش والے یہ بات کہتے ہیں
زندگی میں کوئی خمار نہیں
توڑ دیتے ہیں روز وعدوں کو
ترے وعدے پہ اعتبار نہیں

ڈھونڈ لو مجھ کو میری غزلوں میں
مجھ سے ملنے میں کوئی عار نہیں

عبدالجلیل عبّاؔد

طرزِ نظر

خواجہ میر دردؔ کو موسیقی میں اچھی مہارت تھی۔ بڑے بڑے باکمال گویّے اپنی چیزیں بنظر اصلاح لاکر سنایا کرتے تھے۔ راگ ایک پر تاثیر چیز ہے۔ فلاسفۂ یونان اور حکمائے سلف نے اسے ایک شاخِ ریاضی قرار دیا ہے۔ راگ دل کو فرحت اور روح کو عروج دیتا ہے اس واسطے اہل تصوف کے اکثر فرقوں نے اسے بھی عبادت میں شامل کرلیا ہے۔ مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب کا گھرانا اور خواجہ میر دردؔ کا خاندان ایک محلّہ میں رہتے تھے۔ خواجہ میر دردؔ کے والد صاحب کے زمانہ میں شاہ صاحب عالمِ طفولیت میں تھے ایک دن ایسے ہی راگ کے جلسے میں چلے گئے اور بڑے خواجہ صاحب کے پاس جا بیٹھے۔ اُن کی مرید بہت سی کنچنیاں بھی تھیں۔ چونکہ اس وقت رخصت ہوا چاہتی تھیں۔ اس لیے سب سامنے حاضر تھیں باوجودیکہ مولوی صاحب ابھی بچہ تھے مگر ان کا تبسم اور طرزِ نظر دیکھ کر خواجہ صاحب اعتراض کو پاگئے۔ اور کہا کہ فقیر کے نزدیک تو یہ سب ماں بہنیں ہیں۔ مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب نے کہا کہ ماں بہنوں کو عوام الناس میں لے کر بیٹھنا کیا مناسب ہے؟ خواجہ صاحب خاموش ہو رہے۔

پگڑی تو نہیں ہے یہ فرانسیس کی ٹوپی
یہاں وقت سلام اترے ہے ابلیس کی ٹوپی

ہے شیخ کے سر ایسی ہی تلبیس کی ٹوپی
جس سے کہ پڑی کانپے ہے ابلیس کی ٹوپی

دیتے ہیں کُلہ اپنے مریدوں کو جو صوفی
کہتے ہیں یہی تھی سر جرجیس کی ٹوپی

ہدہد کو خوشی تب ہوئی جس دم نظر آئی
ہاتھوں میں سلیمان کے بلقیس کی ٹوپی

کل سوزن عیسے میں پروخط شعاعی
خورشید نے سی حضرت ادریس کی ٹوپی

پریوں کے گھروں میں وہی چوری کے مزے لیں
جن پاس ہو جنّوں کی جواہیس کی ٹوپی

ممکن ہو تو دھر دیجیے بنا کر تیرے سر پر
زر بفتِ مہ و زہرہ و برجیس کی ٹوپی

انگریز کے اقبال کی ہے ایسی ہی رسّی
آویختہ ہے جس میں فرانسیس کی ٹوپی

انشآء مرے آغا کی سلامی کو جھکے ہے
سکّان سرا پردہء تقدیس کی ٹوپی

انشآءاللہ خاں

اِس درد کی دُنیا سے گزر کیوں نہیں جاتے
یہ لوگ بھی کیا لوگ ہیں مَر کیوں نہیں جاتے
ہے کون زمانے میں مِرا پوچھنے والا
ناداں ہیں جو کہتے ہیں کہ گھر کیوں نہیں جاتے
شُعلے ہیں تو کیوں ان کو بھڑکتے نہیں دیکھا
ہیں خاک تو راہوں میں بِکھر کیوں نہیں جاتے
آنسو بھی ہیں آنکھوں میں دُعائیں بھی ہیں لب پر
بِگڑے ہوئے حالات سنور کیوں نہیں جاتے

حبیب جالبؔ

بزرگوں کا قول ہے کہ شرافت ونجابت غریبی پر عاشق ہے۔ دولت اور نجابت آپس میں سوکن ہے۔ یہ حق ہے اور سبب اس کا یہ ہے کہ شرافت کے اصول و آئین غریبوں ہی سے خوب نبھتے ہیں۔

اے جذبہءِ دِل گر مَیں چاہوں ہر چیز مقابل آ جائے
منزل کے لیے دو گام چلوں اور سامنے منزل آ جائے
اے دِل کی خلش چل یُونہی سہی چلتا تو ہوں اُنکی محفِل میں
اُس وقت مجھے چونکا دینا جب رنگ پہ محفِل آ جائے
اے رَہبرِ کامل چلنے کو تیار ہوں مَیں پر یاد رہے
اُس وقت مجھے بھٹکا دینا جب سامنے منزِل آ جائے
ہاں یاد مجھے تم کر لینا آواز مجھے تم دے لینا
اس راہِ محبت میں کوئی درپیش جو مشکل آ جائے
اب کیوں ڈھونڈوں گا چشمِ کرم ، ہونے دے سِتم بالائے سِتم
مَیں چاہوں تو اے جذبہ ءِ غم ، مشکِل پسِ مشکِل آ جائے

بہزاد لکھنوی

سہ ماہی پیشوا اپریل تا جون 2014ء

جب بہار آئی تو صحرا کی طرف چل نکلا
صحنِ گُل ، چھوڑ گیا دِل مِرا پاگل نکلا
جب اُسے ڈھونڈنے نکلے تو نشاں تک نہ ملا
دِل میں موجود رہا آنکھ سے اوجھل نکلا
اِک ملاقات تھی جو دِل کو سدا یاد رہی
ہم جسے عمر سمجھتے تھے وہ اِک پَل نکلا
وہ جو افسانۂِ غم سُن کے ہنسا کرتے تھے
اتنا روئے ہیں کہ سب آنکھ کا کاجل نکلا
ہم سکُوں ڈھونڈنے نکلے تو پریشان رہے
شہر تو شہر ہے جنگل بھی نہ جنگل نکلا
کون ایوّبؔ پریشان ہے تاریکی میں
چاند اَفلاک پہ ، دِل سینے میں بے کل نکلا

ایوّب رومانی

کون کہتا ہے کہ موت آئی تو مَر جاؤں گا
مَیں تو دریا ہوں سمندر میں اُتر جاؤں گا
تیرا در چھوڑ کے مَیں اور کِدھر جاؤں گا
گھر میں گھِر جاؤں گا صحرا میں بکھر جاؤں گا
تیرے پہلو سے جو اُٹھوں گا تو مشکل یہ ہے
صِرف اِک شخص کو پاؤں گا جِدھر جاؤں گا
اب ترِے شہر میں آؤں گا مسافِر کی طرح
سایۂِ اَبر کی مانِند گُزر جاؤں گا
چارہ سازوں سے الگ ہے مِرا معیار کہ مَیں
زخم کھاؤں گا تو کُچھ اور سنور جاؤں گا
زندگی شمع کی مانِند جلاتا ہوں ندیم
بُجھ تو جاؤں گا مگر صبح تو کر جاؤں گا

احمد ندیمؔ قاسمی

حاضر جوابی

ایک دن انشاء اللہ خاں نواب صاحب سعادت علی خاں کے ساتھ بیٹھے کھانا کھا رہے تھے اور گرمی سے گھبرا کر دستار سر سے رکھ دی تھی۔ منڈا ہوا سر دیکھ کر نواب کی طبیعت میں چھل آئی۔ ہاتھ بڑھا کر پیچھے سے ایک دھول مار دی۔ آپ نے جلدی سے ٹوپی سر پر رکھ لی اور کہا۔ سبحان اللہ بچپن میں بزرگ سمجھایا کرتے تھے وہ بات سچ ہے کہ ننگے سر کھانا کھاتے ہیں تو شیطان دھولیں مارا کرتا ہے۔

شب دیجور

ایک دن میر انشاء اللہ خاں، جرأت کی ملاقات کو آئے۔ دیکھا تو سر جھکائے بیٹھے کچھ سوچ رہے ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ کس فکر میں بیٹھے ہو؟ جرأت نے کہا کہ ایک مصرع خیال میں آیا ہے۔ چاہتا ہوں کہ مطلع ہو جائے۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا ہے؟ جرأت نے کہا کہ خوب مصرع ہے مگر جب تک دوسرا مصرع نہ ہوگا تب تک نہ سناؤں گا، نہیں تو تم مصرع لگا کر اسے بھی چھین لو گے۔ سیّد انشاء نے بہت اصرار کیا۔ آخر جرأت نے پڑھ دیا ع اس زلف پہ پھبتی شب دیجور کی سوجھی۔ سیّد انشاء اللہ خاں نے فوراً کہا کہ ع اندھے کو اندھیرے میں دور کی سوجھی۔ جرأت ہنس پڑے اور اپنی لکڑی اُٹھا کر مارنے کو دوڑے۔ دیر تک انشاء آگے آگے بھاگتے پھرے اور جرأت پیچھے پیچھے ٹٹولتے پھرے۔

متفرق اشعار

شعر سودا حدیث قدسی ہے
چاہیے لکھ رکھیں فلک پہ مَلک
سراج الدین علیخان آرزو

رات کو نیند ہے نہ دن کو چین
ایسے جینے سے اے خدا گذرے
سید محمد میر سوز

صنم سنتے ہیں تیرے بھی کمر ہے
کہاں ہے کس طرف کو ہے کدھر ہے
شاہ مبارک آبرو

لوگ کہتے ہیں موا مظہر بیکس افسوس
کیا ہوا اس کو وہ اتنا بھی تو بیمار نہ تھا
مرزا جانجاناں مظہر

خیال کیجیے کیا آج کام مَیں نے کیا
جب اُن نے دی مجھے گالی سلام مَیں نے کیا
انشاء اللہ خاں

تِرے کُوچے ہر بہانے مجھے دن سے رات کرنا
کبھی اِس سے بات کرنا ، کبھی اُس سے بات کرنا
تجھے کس نے روک رکھا ، تیرے جی میں کیا یہ آئی
کہ گیا تُو بھول ظالم ، ادھر التفات کرنا
ہوئی تنگ اس کی بازی ، مِری چال سے تو رُخ پھیر
وہ یہ ہمدموں سے بولا ، کوئی اس سے مات کرنا
یہ زمانہ وہ ہے جس میں ،ہیں بزرگ و خورد جتنے
انہیں فرض ہو گیا ہے گِلہ ءِ حیات کرنا
جو سفر میں ساتھ ہوں ہم ، تو رہے یہ ہم پہ قدغن
کہ نہ منہ کو اپنے ہرگز طرفِ قنات کرنا
یہ دُعائے مصحفی ہے ، جو اَجل کبھی اس کو آوے
شبِ وَصل کو تو یا ربّ ، نہ شب وفات کرنا

شیخ غلام ہمدانی مصحفی

مصحفی دن رات میں ایک وقت کھانا کھاتے تھے۔ظہر کے وقت دستر خوان پر بیٹھتے تھے اور کئی وقتوں کی کسر نکال لیتے تھے۔پان سیر پختہ وزن شاہجہانی کی خوراک تھی۔اکثر تخلیہ میں کھاتے تھے۔ان کے کھانے میں نہاری، نان تافتان،قورمہ، کباب، کسی پرندہ کا قورمہ،سبزی کا سالن،ارہر کی دال، دھوئی ماش کی دال اور مختلف اقسام کی چٹنی،مربے اور اچار اور بہت کچھ شامل ہوتا تھا۔اور وہ دستر خوان پر اکیلے حملہ کرتے تھے اور سب کچھ فنا کر دیتے تھے۔اور کہا کرتے تھے کہ تم جوانوں سے تو میں بڈھا ہی اچھا کھاتا ہوں۔خاص خاص میووں کی فصل ہوتی تو جس دن کسی میوہ کو جی چاہتا اس دن کھانا موقوف کر دیتے۔مثلاً جامنوں کو جی چاہا لگن اور سینیاں بھر کر بیٹھ گئے۔۴،۵ سیر وہیں کھا ڈالیں۔آموں کا موسم ہے تو ایک دن کئی ٹوکرے منگا کر سامنے رکھ لیے۔ناندوں میں پانی ڈلوالیا،ان میں بھرے اور خالی کر کے اٹھ کھڑے ہوئے۔بھٹّے کھانے بیٹھے تو گلیّوں کے ڈھیر لگا دیے اور یہ اکثر کھایا کرتے تھے۔دو دیا بھٹّے چنے جاتے، چاقو سے دانوں پر خط ڈال کر نمک مرچ لگتا،سامنے بھنتے ہیں، لیموں چھڑکتے ہیں اور کھاتے جاتے ہیں۔میوہ خوری ہر فصل میں دو تین دفعہ بس اور اس میں دو چار دوست بھی شامل ہو جاتے تھے۔مصحفی قوی ہیکل بلونت جوان تھے۔آپ کو پہلوانی کا بھی شوق تھا۔

قتلِ عاشق کسی معشوق سے کچھ دور نہ تھا
پر تیرے عہد کے آگے تو یہ دستور نہ تھا

رات مجلس میں ترے حُسن کے شعلہ کے حضور
شمع کے منہ پہ جو دیکھا تو کہیں نُور نہ تھا

ذکر میرا ہی وہ کرتا تھا صریحاً لیکن
مَیں نے پوچھا تو کہا خیر یہ مذکور نہ تھا

باوجودیکہ پَر و بال نہ تھے آدم کے
وہاں پہنچا کہ فرشتے کا بھی مقدور نہ تھا

پرورش غم کی ترے یہاں تئیں تو کی۔ دیکھا؟
کوئی بھی داغ تھا سینہ میں کہ ناسور نہ تھا

محتسب آج تو میخانہ میں تیرے ہاتھوں
دِل نہ تھا کوئی کہ شیشہ کی طرح چُور نہ تھا

دردؔ کے ملنے سے اے یار بُرا کیوں مانے
اس کو کچھ اور سوا دید کے منظور نہ تھا

خواجہ میر دردؔ

عذر

شاہ عالم بادشاہ نے خواجہ میر دردؔ کے ہاں آنا چاہا مگر انہوں نے قبول نہ کیا۔ ایک مرتبہ جبکہ مجلس تصوف برپا تھی۔ اس میں شاہ عالم بے اطلاع چلے آئے۔ اتفاقاً اس دن بادشاہ کے پاؤں میں درد تھا۔ اس لیے ذرا پاؤں پھیلا دیا۔ خواجہ میر دردؔ نے کہا۔ یہ امر فقیر کے آداب محفل کے خلاف ہے۔ بادشاہ نے عذر کیا کہ معاف کیجیے عارضہ سے معذور ہوں۔ خواجہ صاحب نے کہا کہ عارضہ تھا تو تکلیف کرنی کیا ضرور تھی۔

حاشیہ نشین

نواب امین الدولہ الملک ناصر جنگ عرف مرزا سیڈھو کا یہ عالم تھا کہ پہلے مسند تکیہ لگا کر جلسہ میں بیٹھا کرتے تھے۔ ایک مشاعرہ میں جس میں آپ میر مشاعرہ تھے مرزا عظیم بیگ نے اپنے دوستوں سے کہا کہ ہمیں کیا غرض ہے کہ مسند نشینوں کے جلوسوں میں جا کر حاشیہ نشین بنیں۔ نواب نے بہت عذر سے کہلا بھیجا کہ آپ صاحب تشریف لائیں مَیں بھی آپ کے ساتھ چاندنی پر بیٹھوں گا۔ اس دن سے مسند اُٹھا ڈالی ہر چند اکثر افراد اور شرکاء نے کہا۔ ہر گز نہ مانا سب کے برابر بیٹھتے رہے۔

حسین جوان

میر عبدُالحی تاباںؔ نہایت حسین جوان تھے انہیں خاص و عام یوسف ثانی کہا کرتے تھے۔ان کی گوری رنگت پر کالے کپڑے بہت زیب دیتے تھے،اس لیے ہمیشہ سیہ پوش رہتے تھے۔اس یوسف ثانی نے بھری جوانی میں موت کا جام پیا۔ان کی جوانی کی موت نے شہر بھر کو غم زدہ کر دیا تھا۔میر تقی میرؔ نے ان کی وفات پر کہا تھا۔

داغ ہے تاباںؔ علیہ الرحمۃ کا چھاتی پہ میرؔ ہو نجات اس کو بچارا ہم سے بھی تھا آشنا

سخن مشتاق ہے عالم ہمارا
بہت عالم کرے گا غم ہمارا
پڑھیں گے شعر رو رو لوگ بیٹھے
رہے گا دیر تک ماتم ہمارا
نہیں ہے مرجع آدم اگر خاک
کدھر جاتا ہے قدِ خم ہمارا
زمین و آسماں زیر و زبر ہیں
نہیں کم حشر سے اودھم ہمارا
کسو کے بال برہم دیکھتے میرؔ
ہوا ہے کام دِل برہم ہمارا

میر تقی میرؔ

فکرِ باغ

میر تقی میرؔ کو بہت تکلیف میں دیکھ کر لکھنو کے ایک نواب انہیں معہ عیال اپنے گھر لے گئے اور محل سرا کے پاس ایک معقول گھر رہنے کو دیا۔کہ نشست کے مکان مں کھڑکیاں باغ کی طرف تھیں۔مطلب اس سے یہی تھا کہ ہر طرح ان کی طبیعت خوش اور شگفتہ رہے۔یہ جس دن وہاں آکر رہے کھڑکیاں بند پڑی تھیں۔کئی برس گذر گئے اسی طرح بند پڑی رہیں،کبھی کھول کر باغ کی طرف نہ دیکھا۔ایک دن کوئی دوست آئے انہوں نے کہا کہ ادھر باغ ہے آپ کھڑکیاں کھول کر کیوں نہیں بیٹھے؟میرؔ صاحب بولے کہ کیا ادھر باغ بھی ہے؟انہوں نے کہا کہ اسی لیے نواب آپ کو یہاں لائے ہیں کہ جی بہلتا رہے اور دل شگفتہ ہو۔میرؔ صاحب کے پھٹے پُرانے مسودے غزلوں کے پڑے تھے ان کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ مَیں تو اس باغ کی فکر میں ایسا لگا ہوں کہ اس باغ کی خبر بھی نہیں۔یہ کہہ کر چُپ ہو رہے۔

خدا نے ان کے کلام کو وہ بہار دی کہ سالہا سال گذر گئے،آج تک لوگ ورقے اُلٹتے ہیں اور گلزار سے زیادہ خوش ہوتے ہیں۔

سہ ماہی پیشوا اپریل تا جون 2014ء

مرزا جانجاناں مظہؔر

مرزا جانجاناں مظہؔر کے والد مغل بادشاہ عالمگیر کے دربار میں صاحب منصب تھے۔ ماں بیجاپور کے شریف گھرانہ سے تھیں، والد کی طرح دادا بھی دربار شاہی میں صاحب منصب تھے، دادی اسد خاں وزیر عالمگیر کی خالہ زاد بہن تھیں پر دادا سے اکبر بادشاہ کی بیٹی منسوب ہوئی تھیں ان رشتوں سے تیموری خاندان کے نواسہ تھے۔ مظہر کالا باغ علاقہ مالوہ میں رمضان کے مہینے میں جمعہ کے دن پیدا ہوئے تھے۔ عالمگیر کو خبر گذری۔ آئین سلطنت تھا کہ امراء کے ہاں اولاد ہو تو حضور میں عرض کریں۔ بادشاہ خود نام رکھیں یا پیش کیے ہوئے ناموں میں سے پسند کردیں۔ کسی کو خود بھی بیٹی یا بیٹا کر لیتے تھے، شادی بھی اجازت سے ہوتی تھی۔ (یہ سب وفاداری اور جانثاری کی امید پر کیا جاتا تھا) مظہؔر کا نام رکھنے کی تقریب میں عالمگیر بادشاہ نے کہا بیٹا باپ کی جان ہوتا ہے، باپ مرزا جان ہے، اس کا نام ہم نے جان جانا رکھا۔ پھر اگرچہ باپ نے شمس الدین نام رکھا مگر عالمگیری نام کے سامنے نہ چمکا۔ مظہر تخلص انہوں نے آپ کیا کہ جان جاناں کے ساتھ مشہور چلا آتا ہے۔ مرزا جان بھی شاعر تھے اور جانی تخلص کرتے تھے۔ محرم کی سات تاریخ کو رات کے وقت جبکہ آپ اپنے مریدوں کے ساتھ بالاخانے پر موجود تھے کہ مرید ظاہر کرکے آنے والے ظالم شخص نے آپ کے سینے پر گولی ماری جو سینہ سے پار ہوگئی۔ آپ اس واقعہ کے بعد تین دن تک زندہ رہے۔ آپ عالم اضطراب میں اپنا کہا ہوا یہ شعر پڑھتے رہے۔

بنا کردند خوش رسمے بخون و خاک غلطیدن　　　خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

آپ کے مزار پر آپ ہی کا درج ذیل پُر درد شعر کندہ ہے جو آپ نے اس جان لیوا حادثہ سے چند ہی روز پہلے کہا تھا۔

بلوحِ تربتِ من یافتند از غیب تحریرے　　　کہ ایں مقتول را جز بے گناہی نیست تقصیرے

یعنی میری لوحِ تربت پر غیب سے یہ تحریر پائی گئی کہ اس مقتول کا اس کے سوا کچھ گناہ نہیں کہ وہ بے قصور ہے۔

یار گر صاحبِ وفا ہوتا
کیوں میاں جان! کیا مزا ہوتا

ضبط سے میرے تھم رہا ہے سرشک
ورنہ اب تک تو بہہ گیا ہوتا

جان کے کیا کروں بیاں احساں
یہ نہ ہوتا تو مَر گیا ہوتا

رُوٹھنا تب تجھے مناسب تھا
جو تجھے مَیں نے کچھ کہا ہوتا

ہاں میاں جانتا تُو میری قدر
جو کہیں تیرا دِل لگا ہوتا

بلبل کہیں نہ جائیو زنہار دیکھنا
اپنے ہی من میں پھولے گی گلذار دیکھنا

نازک ہے دِل نہ ٹھیس لگانا اسے کہیں
غم سے بھرا ہے اے میرے غمخوار دیکھنا
شکوہ عبث ہے یار کے جوروں کا ہر گھڑی
غیروں کے ساتھ شوق سے دیدار دیکھنا
سوؔدا کی بات بھول گئی سوؔز تجھ کو حیف
جو کچھ خُدا دکھاوے سو لاچار دیکھنا

سید محمد میر سوؔز

لوگ پھرتے ہیں وحشیوں کی طرح
شہر لگتے ہیں جنگلوں کی طرح
آبِ دریا ہے آگ کی مانند
اور کشتی ہے کاغذوں کی طرح
کیا دِیئے کی کوئی ضمانت دے
رات آئی ہے آندھیوں کی طرح
شرم و غیرت کی سرد لاشوں پر
لوگ بیٹھے ہیں کرگسوں کی طرح
یا تو ہمّت نہیں رہائی کی
یا قفس ہے نشیمنوں کی طرح
ہم زباں ہے نہ ہم سخن کوئی
گھر میں رہتے ہیں بے گھروں کی طرح
گاہِ گریاں ہے گاہ خندہ ہے
دِل بھی اپنا ہے موسموں کی طرح
کوئی ٹھہرے تو کس جگہ ٹھہرے
منزلیں بھی ہیں راستوں کی طرح
کچھ تو دُکھ ہیں عتاب کے مظہر
اور کچھ ہیں عنایتوں کی طرح
کیوں مبشّر بڑھیں نہ ان کی طرف
جن کی قربت ہے جنّتیوں کی طرح

دِل میں طُوفاں ہے قلزموں کی طرح
لَب ہیں خاموش ساحِلوں کی طرح

کوئی رہبر نہ کوئی منزل ہے
لوگ پھرتے ہیں وحشیوں کی طرح
یاس و اُمیّد کی کشاکش نے
سب کو گھیرا ہے سائلوں کی طرح
جب بھی ذکرِ حساب آتا ہے
دِل دھڑکتا ہے عاصیوں کی طرح
بندگی سے ہے زِندگی ورنہ
آدمی بھی ہے پتھروں کی طرح
ہم کہاں ان کو ڈھونڈ سکتے ہیں
خود ہی ملتے ہیں محسنوں کی طرح
بات اُن کی بھی بات ہے لیکن
پھیل جاتی ہے نکہتوں کی طرح
سینچ لو تم بھی دِل کے ویرانے
نُور برسا ہے پانیوں کی طرح
ہیں مبشّر وہ بندگانِ خُدا
جن کی جلوَت ہے خَلوتوں کی طرح

مبشّر احمد راجیکی۔ مرسلہ عطاالنور راجیکی لندن

عصرِ حاضر

پانی ہوا جسے خون کہتے ہیں
دوست ہوا جسے ملعون کہتے ہیں
کتنا بدل گیا ہے انسان
بدل گئی جسے جُون کہتے ہیں
بدل دیتا ہے مزاج انسان
اک پُرزہ جسے فون کہتے ہیں
دیکھو ہر سَر میں سمایا ہے
اک مرض جسے جنون کہتے ہیں
ہر کوئی بنا ہے اپنے خیال میں
اک عالم جسے افلاطون کہتے ہیں
بڑی بولی جو لگائے اس کا ہے
طوائف ہوا جسے قانون کہتے ہیں

سہ ماہی پیشوا اپریل تا جون 2014ء

دیکھنا ہو جو انجامِ عیاشی حسن
جا دیکھ جسے رنگون کہتے ہیں

آؤ جاناں کہ آج دِل پہ کریں ... درد کے اس نزول کی باتیں
بات توبس ہے تیرے عارض کی ... باقی ہیں سب فضول کی باتیں
موت کے روبرو کریں گے ہم ... زندگی کے حصول کی باتیں
نہ مِٹا پائے گا یزید کوئی ... حق ہیں ابنِ بتولؑ کی باتیں
سب فنا ہو گا پر رہیں گی تمام ... باقی اللہ رسولؐ کی باتیں

ڈاکٹر مہدی علی قمر

ڈاکٹر محمد اقبالؔ کا مشورہ

مشہور شاعر محمد اقبالؔ نے جوش ملیح آبادی کو تصوف کو شاعری میں بیان کرنے سے منع کیا تھا۔ جوش ملیح آبادی فرماتے ہیں کہ اقبالؔ نے مجھے مشورہ دیتے ہوئے کہا تھا کہ ہر چند میرے ساغر بالکل نئے ہیں اور ایسے نئے کہ انہیں دیکھ کر غبطہ پیدا ہوتا ہے لیکن ان میں شراب بھری ہوئی ہے وہی پرانی اس لئے مجھ کو چاہیے کہ حافظؔ اور ٹیگور کی پیروی ترک کر کے فکری شاعری کی طرف آ جاؤں اور حافظؔ اور خیامؔ کی طرح تھپک تھپک کر سلانے کے عوض انسان کو جگانے کی طرف مائل ہو جاؤں۔

لیکن اس وقت میرے تخیل کا دھارا بڑے زور شور سے تصوف کی پراسرار وادیوں کی جانب دھڑا دھڑ بہہ رہا تھا۔ ان کی نصیحت پر عمل پیرا نہیں ہوسکا تھا۔ لیکن شنیدہ اترے دارد کے طور پر ان کی نصیحت غیر محسوس طریقے سے مجھ پر اثر کرتی رہی اور جب چند ماہ و سال کے بعد میری طبیعت روح ادب کے مزاج سے مختلف ہونے لگی تو تصوف سے رد گردانی کر کے مَیں سیاسی شاعری کرنے لگا۔ اور سیاست سے مڑ کر جس وقت میری شاعری تجسس و تشکک کی جانب گامزن ہوگئی تو میرے ناصح حضرت اقبال کی شاعری اقوال روایات اور عقائد کی طرف چل پڑی۔۔۔ اور یہ دیکھ کر حیرت ہوگئی کہ جس تصوف اور مابعد الطبیعیات سے انہوں نے مجھے روکا تھا۔ اس پر حرکی کا لیبل لگا کر وہ خود ہی اس کی طرف چلے گئے۔ اور عقل کو بولہب اور عشق کو مصطفیٰ کا خطاب دینے لگے اور السلام اے عشق خوش سودائے ما کے نعرے لگانے لگے۔

چوں کہ وہ اعلیٰ درجہ کے پڑھے لکھے تھے۔ اور بلا کے ذہین انسان تھے۔ اس لئے شروع شروع میں انہوں نے مغرب کے الحاد اور مشرق کے مابین مصالحت کی بڑے خلوص کے ساتھ کوشش کی۔ لیکن جب ان کی سعی مشکور نہیں ہوئی تھی تو انہوں نے نیٹشے کے مافوق البشر کو مشرف باسلام کر کے شاہین بچہ بنا دیا قرآن کے لفظ عشق کو آسمان پر چڑھا کر اسے تمام انسانی شرف ومجد کا مرکز تسلیم کیا اور قرآن کے محبوب لفظ عقل کو خاک میں ملا کر اس کو تمام مفاسد کا سرچشمہ ٹھہرا دیا۔ اور مَیں چیخ اُٹھا۔

چیست یاران طریقت بعد ازیں تدبیر ما؟

ہزاروں سجدے

کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباس مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبین نیاز میں

مشہور ریاضی کے استاد، شاعر و نقاد اور فارسی اور سنسکرت کے ماہر اور الہٰ آباد کالج کے پروفیسر جناب قاضی خورشید احمد نے جوشؔ ملیح آبادی کو، اقبالؔ کے مندرجہ بالا شعر کے متعلق فرمایا تھا۔

لاحول بھلا یہ بھی کوئی شعر ہے۔ شاعر صاحب اللہ تعالیٰ سے فرما رہے ہیں کہ ہر چند میرے ماتھے پر ہزاروں سجدے پھدک رہے ہیں لیکن جب تک تُو اطلاق و تنزیہ کے دائرے سے نکل کر چھپن چھری یعنی جانکی بائی آف الہٰ آباد کے لباس میں انگیا کرتی پہن کر نہیں آئے گا میں تیری بارگاہ میں ایک سجدہ بھی نہیں کروں گا اس سے زیادہ مادہ پرستی اور اہانت الٰہی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

جوشؔ ملیح آبادی لکھتے ہیں کہ اس کے بعد انہوں نے کہا مجھے اس غزل کے دو شعر یاد آ گئے ذرا ان کو پرکھ کر دیکھ لیجیئے۔

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی ،جو اماں ملی تو کہاں ملی
مرے جرم ہائے سیاہ کو ترے عفو بندہ نواز میں

اس کے یہ معنی ہیں کہ شاعر نے جس قدر بھی اودے نیلے پیلے سفید اور دھانی گناہ کئے تھے وہ جب عفو بندہ نواز کے تنبو کے دروازے پر پناہ مانگنے آئے تو انہیں بھگا دیا گیا لیکن شاعر صاحب کے جب حبشیوں کی طرح کالے کلوٹے گناہوں نے درخواست کی تو انہیں فوراً پناہ دے دی گئی۔

کاش کوئی اللہ میاں سے جا کر یہ پوچھے کہ آپ کو انسان کے حبشی گناہوں پر کیوں پیار آتا ہے۔ اس کے علاوہ اس شعر کے پہلے مصرعے میں جہاں انتہائی خشوع ہے۔ اب دوسرا شعر دیکھیے

کبھی قبلہ رخ جو کھڑا ہوا تو حرم سے آنے لگی صدا
ترا دل تو ہے صنم آشنا ،تجھے کیا ملے گا نماز میں

پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ عراقیؔ کے شعر کا پرتو ہے

بحرم جو سجدہ کردم زحرم ندا برآمد
کہ مرا خراب کردی تو بسجدہ ریائی

اور دوسری بات یہ ہے کہ مصرعہ اول کے جزو اول یعنی کبھی قبلہ رخ جو کھڑا ہوا میں ایک ایسی فحاشی اور بدتمیزی کی گئی ہے کہ جس کو میں زبان پر نہیں لا سکتا۔۔ توبہ توبہ کھڑا ہوا۔۔ ایسی فحاشی معاذ اللہ۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ماؤنٹ ایورسٹ

دنیا کی سب سے بلند پہاڑی چوٹی کا نام ماؤنٹ ایورسٹ ہے۔ ۱۸۵۲ء جنرل سر جارج ایورسٹ نے اس چوٹی کی پیمائش کی اور یہ چوٹی دنیا کی سب سے بلند چوٹی مانی گئی اور اس چوٹی کا نام جنرل سر جارج ایورسٹ کے نام پر رکھا گیا تھا۔ ۲۹ مئی ۱۹۵۳ء کو نیوزی لینڈ کے ایڈمنڈ ہیلری اور نیپال کے شیر پا تن جنگ اس بلند و بالا چوٹی پر پہلی بار قدم رکھنے میں کامیاب ہوگئے۔ اب تک ۹۰۰ سے زیادہ کوہ پیما اس چوٹی کو سر کر چکے ہیں۔ نذیر صابر پاکستان کے وہ پہلے کوہ پیما ہیں جنہوں نے ۱۷ مئی ۲۰۰۰ء کو اس بلند ترین چوٹی کو سر کر کے پاکستان کا جھنڈا لہرایا، آپ عالمی ترتیب کے اعتبار سے دنیا کے ۸۹۹ ویں کوہ پیما تھے جنہوں نے اس چوٹی کو سر کیا۔ حسن صد پارہ دوسرے پاکستانی ہیں جنہوں نے ۱۲ مئی ۲۰۱۱ء کو اس چوٹی پر قدم رکھے۔ ۱۹ مئی ۲۰۱۳ء کا دن پاکستانی تاریخ کا یادگار دن بن گیا جب ثمینہ خیال بیگ نے اس بلند و بالا چوٹی کو دو انڈین خواتین نوشی اور تاشی کے ساتھ سر کرلیا۔ اسی سال ۲۵ سالہ سعودی خاتون کوہ پیما راحا حسن محرق نے ایورسٹ کو سر کیا۔ نیپال سے تعلق رکھنے والی نیما شیر یا نیپال کی سب سے کم عمر خاتون کوہ پیما ہیں جنہوں نے فقط ۱۶ برس کی عمر میں ایورسٹ کو سر کر کے اپنے ملک کا نام روشن کیا۔

شاہینوں کا شہر

ے پہاڑوں اور پادریوں کا شہر یورپ کا شہر روم کہلاتا ہے، لبنان کے شہر بیروت کو ہوٹلوں کا شہر کہا جاتا ہے، شاہینوں کا شہر پاکستان کے شہر سرگودھا کو کہا جاتا ہے، سائیکلوں کا شہر چین کے شہر بیجنگ کو کہا جاتا ہے، ایشیا میں جمہوریت کی نمائشی کھڑکی فلپائن کو کہا جاتا ہے، تھائی لینڈ کا پرانا نام سیام ہے۔ کراچی کو روشنیوں کا شہر کہا جاتا ہے۔ پاکستان کے شہر ملتان کو مزاروں کا شہر کہا جاتا ہے۔ اٹلی کے شہر وینس کو پانیوں کا شہر کہتے ہیں۔

امریکہ کی حقیقت

امریکہ کے پبلک ڈیپٹ کی ایک رپورٹ کے مطابق 12.3Trillion$ سے زیادہ ہے۔ امریکہ میں دنیا کی صرف 5% آبادی رہتی ہے۔ امریکن دنیا کی طاقت (انرجی) کا 24% حصہ استعمال کرتے ہیں۔ جو انرجی ۱۳ چینی یا ۳۱ ہندوستانی یا ۱۲۸ بنگلا دیشی استعمال کرتے ہیں وہ ایک اکیلا امریکن استعمال کرتا ہے۔ امریکن باشندوں کی ایک دن کھانے کی مقدار ۸۱۵ بلین کلوریز ہے۔ ماہرین کے مطابق امریکن باشندوں کے لیے ۶۱۵ بلین کلوریز کافی ہے۔ اور ۲۰۰ بلین کلوریز سے غریب ممالک میں ۸۰۰ سو ملین افراد کی بھوک کا مداوا ہوسکتا ہے۔ امریکہ میں ہر روز دو لاکھ ٹن سے زیادہ خوراک ضائع کردی جاتی ہے۔ اگر تمام دنیا کے افراد امریکن افراد کی طرح زندگی گزارنے لگیں تو پھر زمین کے سائز کے چار سیاروں کی ضرورت پڑے گی۔ امریکن افراد تمام خریداری کریڈٹ کارڈ کے ذریعے کرتے ہیں۔ ہر امریکن کے پاس اوسطاً ۱۳ کریڈٹ کارڈ ہوتے ہیں اور ان کی بچت زیرو ہے۔ ۱۹۷۰ء میں ۶۸۰ بلین ڈالر کا قرض گھریلو سامان خریدنے کے لیے لیا گیا جو ۲۰۰۸ء میں بڑھ کر ۱۴ ٹریلین یعنی ۱۴۰۰۰ بلین ڈالر ہو چکا تھا اور اب اس میں مزید کئی ٹریلین کا اضافہ ہو چکا ہے۔ امریکن ہر سال اپنی آمدنی سے تقریباً ایک ٹریلین ڈالرز زائد خرچ کرتے ہیں۔

برتری کا خاتمہ

اہم اعلان

سہ ماہی پیشوا میں شائع ہونے والے تمام اشتہارات خلوص نیت کی بنیاد پر شائع کئے جاتے ہیں۔ قارئین اس بارے میں اطمینان کرنے کے بعد اپنی ذمہ داری پر پیش رفت کریں۔ ادارہ اس حوالے سے کسی بھی قسم کے لین دین اور نقصان کا ذمہ دار نہیں ہے۔

دبئی ائرپورٹ کو دنیا کا مصروف ترین ائرپورٹ قرار دیے جانے کے بعد برطانوی ائرپورٹ ہیتھرو کی برتری کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ڈیلی میل کے مطابق تازہ اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ دبئی ائرپورٹ پر مسلسل تین ماہ میں ہیتھرو ائرپورٹ سے زیادہ انٹرنیشنل مسافروں کی نقل و حرکت ہوئی۔

سونے کا انڈہ

چودہ ہزار ڈالر میں سونے کا انڈہ خریدنے والے امریکہ کے ایک اسکریپ ڈیلر کی قسمت اس وقت چمک اٹھی جب اسے پتہ چلا کہ اس سونے کے انڈے کی قیمت بیس ملین ڈالر ہے۔دراصل فیبرج ایسٹر ایگ نامی یہ انڈہ روس کے شاہی خاندان کی ملکیت تھا اور یہ ان پچاس نادر انڈوں میں سے ایک ہے کہ جنہیں روس کے بادشاہ اپنی بیویوں اور ماؤں کو ایسٹر کے تہوار پر تحفے میں دیا کرتے تھے۔

دو عظیم شخصیات

مولوی عبدالقادر صاحب نے قرآن کریم کا اردو ترجمہ کرنے والے پہلے فرد تھے۔آپ نے یہ کارنامہ ۱۸۰۷ء میں سرانجام دیا تھا۔ اس جرات پر انہیں مخالفت کا سامنا بھی کرنا پڑا تھا۔ان کے بعد مولوی اسماعیل صاحب نے بعض رسالے عام اہل اسلام کی فہمائش کے لیے اردو زبان میں لکھے۔مشہور شاعر جناب میر انشاء اللہ خان پہلے شخص ہیں جنہوں نے قواعد اردو لکھے۔

گرورامانند کا چیلا

مشہور شاعر کبیر،سکندر لودھی کے زمانے سے تعلق رکھتے تھے۔کبیر علم میں ان پڑھ تھے۔جب گرورامانند کے چیلے بنے تو زبردست شاعر بن گئے۔کبیر نے بے شمار دوہرے (شاعری کی ایک قسم) کہے۔اگر ان کی تصنیفات کو جمع کیا جائے تو کئی جلدیں ہوں۔کبیر نے اپنے دوہروں میں فارسی اور عربی کا خوب استعمال کیا ہے۔

یتیم

ایک رپورٹ کے مطابق نیلسن منڈیلا نو برس کی عمر میں یتیم ہو گئے تھے،تمبو قبیلے کے سردار نے انہیں گود لیا۔بل کلنٹن نے اپنے نام کے ساتھ ہمیشہ سوتیلے والد کا نام استعمال کیا،ان کے والد کے انتقال پر والدہ نے دوسری شادی کر لی تھی۔آئی فون متعارف کرانے والے سٹیو جابز کے والد غریب ہونے کی وجہ سے ان کی کفالت نہیں کر سکتے تھے،اس لیے ان کو پال اور فلورا نامی خاتون نے گود لیا تھا۔جان لینن کو فرانسز نامی خاتون نے گود لیا تھا،بے بی رتھ کی پرورش یتیم خانے میں ہوئی۔

بلیک ہول

بلیک ہول اس کائنات میں پائی جانے والی وہ سیاہ کھائیاں ہیں جو سیاروں اور دیوہیکل ستاروں جیسے فلکیاتی اجسام کو مسلسل نگلتی رہتی ہیں۔ان کی انتہائی طاقتور کشش ثقل سے روشنی بھی فرار حاصل نہیں کر سکتی۔بلیک ہول کی حد یا حلقہ اثر میں داخل ہونے والی اشیاء تاریکی میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے غرق ہو جاتی ہیں۔

خوش نصیب وزیراعظم

نواز شریف پاکستان کے ایسے خوش نصیب فرد ہیں جو تین بار پاکستان کے وزیراعظم بنے،اور ایسے بدنصیب ہیں کہ ابھی تک تینوں ادوار کو ملا کر بھی آئینی مدت یعنی پانچ برس مکمل نہیں کر سکے ہیں۔نواز شریف نے ایک اور ریکارڈ بھی نیا نیا بنایا ہے،انہوں نے ایک برس سے کم مدت میں چودہ غیر ملکی دورے کیے ہیں۔سابق وزیراعظم یوسف رضا گیلانی نے سوا چار برس میں کل ۱۷ غیر ملکی دورے کیے تھے۔

دوسری جنگ عظیم

دوسری جنگ عظیم میں روس کو نازی ازم کو شکست دینے کے لیے ۲۶ اعشاریہ چھ ملین روسیوں کی جانوں کی قربانی دینا پڑی تھی۔ان میں سے آٹھ اعشاریہ سات ملین روسی فوجی تھے۔کل ۶۰ ملین افراد دوسری جنگ عظیم میں مارے گئے تھے۔جو دنیا کی کل آبادی کا 2.5 فیصد تھا۔

انصاف کے منتظر

سپریم کورٹ میں بیس ہزار سے زائد مقدمات برسہا برس سے انصاف کے منتظر ہیں۔ہائی کورٹ کے پنڈی بنچ میں چودہ ہزار مقدمات التواء کا شکار ہیں۔وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کی ضلعی عدالتوں میں ۵۵ ہزار مقدمات کے مدعی منتظر آنکھوں کے ساتھ برسوں سے انصاف کا انتظار کر رہے ہیں اور ظلم یہ ہے کہ مدعی کے ساتھ ساتھ ان بے گناہوں کو بھی برسوں سے انتظار کرنا پڑ رہا ہے جن کے مقدمات زیر التواء ہیں۔اسی طرح تمام صوبوں میں اعلیٰ عدالتوں سے لے کر ماتحت عدالتوں تک، ہزاروں نہیں لاکھوں مقدمات التواء کا شکار ہیں۔

بابا گرونانک صاحب کی تصنیفات بہت کچھ ہے۔جس بہتات سے ان کے کلام میں عربی فارسی کے لفظ ہیں اتنے کسی کے کلام میں نہیں۔اور چونکہ ۹۰۰ھ ۱۵۰۰ء کے بعد فوت ہوئے تو اس سے چار سو سال پہلے کی پنجابی کا نمونہ بھی معلوم ہو سکتا ہے۔

حکمت کی باتیں

جنّتی آدمی

ایک دن رسول خدا ﷺ نے بیٹھے بیٹھے حاضرین سے فرمایا کہ ''اس وقت سامنے ایک جنّتی آدمی آ رہا ہے۔'' حاضرین نے دیکھا کہ حضرت عبداللہؓ بن سلام تشریف لا رہے ہیں۔لوگوں نے ارشادِ حضورؐ سے ان کو مطلع کیا اور ان سے دریافت کیا کہ آپ میں ایسی کیا خوبی ہے تو کہا کہ ''جس چیز سے کوئی مطلب نہ ہو، مَیں اس کے پیچھے کوئی تگ و دو نہیں کرتا اور لوگوں کا بدخواہ نہیں ہوں۔

چار جملے

چارلس بیرڈ سے کہا گیا کہ وہ تاریخ کے اسباق کا خلاصہ پیش کرے تو انہوں نے خلاصہ صرف چار جملوں میں اس طرح پیش کیا۔

۱۔خدا جس کو تباہ کرنا چاہتا ہے اسے اقتدار دے کر پاگل کر دیتا ہے۔۲۔خدا کی چکی دھیرے دھیرے چلتی ہے مگر بہت باریک پیستی ہے۔

۳۔ شہد کی مکھی اسی پھول کو بارآور کرتی ہے جس کا رس چراتی ہے۔ ۴۔ جب اندھیرا زیادہ ہو تو ستارے نظر آنے لگتے ہیں۔

ضرب عضب

عضب عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ''تیز'' یا ''کاٹنے والا'' ہوتا ہے۔نبی کریم ﷺ کی ایک تلوار کا نام ''العضب'' ہے۔یہ تلوار آپ کو ایک صحابیؓ نے غزوہ بدر سے پہلے دی تھی۔آپؐ نے اس تلوار کو غزوہ بدر اور غزوہ احد میں استعمال کیا تھا۔بعد میں یہ تلوار صحابہؓ کے پاس رہی۔عصر حاضر میں یہ تلوار قاہرہ کی جامعہ حسین میں موجود ہے۔طالبان کے خلاف ہونے والے آپریشن کا نام ''ضرب عضب'' رکھا گیا ہے۔ جس کا مطلب کاری ضرب ہے۔

اندھی دولت

ایک بار تیمور کے دربار میں ایک نابینا گانے والی دولت نامی خاتون نے اپنی گلوکاری کے جوہر دکھا کر خوب داد پائی۔تیمور نے ازراہ مذاق کہا ''تمہارا نام دولت ہے اور تم اندھی ہو، کیا دولت اندھی ہوتی ہے؟'' گانے والی نے برملا جواب دیا: اگر دولت اندھی نہ ہوتی تو آپ جیسے لنگڑے کے پاس کیوں آتی؟ تیمور لاجواب ہو گیا اور اسے بڑے انعام سے نواز دیا۔

علماء، امراء اور فقراء

حضرت ابوبکر محمد بن عمر وراقؒ نے فرمایا ہے کہ آدمی تین قسم کے ہیں۔ایک علماء، دوسرے امراء اور تیسرے فقراء۔جب علماء مں فساد پیدا ہو

گا تو طاعت الٰہی اور شریعت مطہرہ میں فساد ہو جائے گا۔ اور جب امراء میں فساد آ گیا تو لوگوں کی معاش خراب ہو جائے گی اور جب فقراء بگڑ گئے تو لوگوں کے اخلاق و عادات خراب ہو جائیں گے۔

ناکردہ گناہ کی سزا

ایک قصہ ہے کہ ایک شخص کو کسی کی دشمنی کی سازش کی وجہ سے ناکردہ گناہ کی یہ سزا دی گئی کہ اس پر پتھر برسائے جائیں۔ ایک ایک شخص ہاتھ میں پتھر لیے آتا اور اس غریب کو مار کر آگے بڑھ جاتا۔ وہ شخص لہولہان ہو کر بھی موت سے نہ ہارا۔ اتنے میں اس کا ایک جگری دوست شہر کی رِیت نبھانے کے لیے آ نکلا لیکن اس نے اتنا ضرور کیا کہ پتھر چلانے کی بجائے ایک پھول اپنے مجرم سمجھے جانے والے دوست کی طرف پھینکا۔ کہتے ہیں کہ وہ شخص جو مخالفوں اور دشمنوں کی سنگباری سے نہ مرا اپنے دوست کی طرف سے پھینکے گئے پھول لگنے کے ساتھ ہی مر گیا۔ وہ یہ برداشت نہ کر سکا کہ اس کا دوست بھی اسے مجرم کی طرح سمجھتا تھا۔

حکایت

حکایت ہے کہ حضرت ذوالنونؒ ایک مریض کی عیادت کے لیے گئے وہ کراہنے لگے۔ حضرت ذوالنونؒ نے کہا محبت میں وہ سچا نہیں ہے جو اپنے محبوب کی مار پر صبر نہ کرے۔ مریض نے جواب دیا نہیں بلکہ محبت میں وہ صادق نہیں جو اپنے محبوب کی مار سے لذّت اندوز نہ ہو۔ اے اللہ کے بندو! دوا کرو کیونکہ اللہ نے کوئی بیماری پیدا نہیں کی جس کے لیے دوا نہ ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا دوا کرنے سے قضا الٰہی پلٹ جائے گی۔ آپؐ نے فرمایا: وہ بھی تو قضائے الٰہی ہے۔

گھریلو مکھی (The House-fly)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید فرقان حمید میں فرماتا ہے کہ ''اللہ کے سوا جن خود ساختہ معبودوں کو تم پکارتے ہو، وہ ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے چاہے تمام کے تمام اکٹھے ہی کیوں نہ ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین لے جائے تو اسے اس سے چھڑا تک نہیں سکتے۔''

جب مکھی چینی کے ایک دانے پر اپنی زبان رکھتی ہے تو اس کے منہ میں سے لعاب کا ایک بہت ہی چھوٹا قطرہ گرتا ہے۔ اس سے چینی کی ایک انتہائی خفیف مقدار مائع میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ چنانچہ لعاب میں گھلی ہوئی چینی کو کھلی نالیوں کے ذریعے مکھی فوراً چوس لیتی ہے۔ اور وہ مادے جنہیں لعاب پگھلا نہ سکے انہیں کھانے کے لیے مکھی کے دانت ہوتے ہیں اور ان کی تعداد پچاس تک ہوتی ہے۔ اور یہ ناممکن ہے کہ کوئی اس سے چوسی ہوئی چیز یا کھائی ہوئی چیز واپس چھین سکے۔

گھریلو مکھی کا جسم نیلگوں سیاہ ہوتا ہے اور سیاہ رنگ کے بالوں سے ڈھکا ہوتا ہے۔ اور اس کے جسم پر جما ہوا کہر جیسا مادہ ہوتا ہے۔ جس میں سخت بال گھلے ملے ہوتے ہیں۔ یہ مادہ آنکھوں کے ارد گرد زیادہ واضح نظر آتا ہے۔ مکھی کے پیر میں پانچ جوڑ ہوتے ہیں، پیر کے سرے پر ایک ہک نما چنگل اور دو نرم گدیاں ہوتی ہیں جن کے درمیان ایک سیاہ مہرہ ہوتا ہے، گدیاں اصل میں گوشت دار تھیلیاں ہوتی ہیں جن میں سے ہر ایک کے اوپر تقریباً بارہ سو کھوکھلے بال دار ریشے ہوتے ہیں اور ان کے منہ کھلے ہوتے ہیں، پیروں کے پانچوں سروں کے اندر ایک غدہ ہوتا ہے جس سے ایک سفید چپچپا مادہ افراز ہوتا ہے۔ یہ غدہ ہر گدی میں پہنچتا ہے اور چپچپے کو بال دار ریشوں میں سے باہر نکالتا ہے، چنانچہ ان ریشوں کے سوراخوں تک چپچپا مادہ مسلسل پہنچتا رہتا ہے اور چونکہ بارہ گدیوں پر بارہ ہزار سے زائد جگہوں سے چپچپا مادہ نکلتا ہے، اس لیے مکھی بہت آسانی سے کسی بھی سطح پر چمٹی رہتی ہے، یہی مادہ ہے جو اسے شیشوں اور دیواروں کے عمودی ہونے کے باوجود ان پر بیٹھنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ اس کے دو جالی دار پَر ہوتے ہیں۔ مکھی کے پَر دیکھنے میں انتہائی نازک اور کمزور معلوم ہوتے ہیں لیکن یہ اس قدر تیزی سے مرتعش ہوتے ہیں کہ تصور محال ہے۔ نیلی مکھی کے پَر اڑنے کے دوران ایک سیکنڈ میں تقریباً تین سو مرتبہ مرتعش ہوتے ہیں۔ گھریلو مکھی کی کئی قسمیں ہیں نیلی مکھی اور مانس مکھی بھی ان اقسام میں شامل ہیں۔ مانس مکھی کے پَروں کی بھنبھناہٹ کا اس کے پَروں کی حرکت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اگر اسے ہاتھ میں پکڑ بھی لیا جائے تو بھی اس کی بھنبھناہٹ سنائی دیتی

سہ ماہی پیشوا اپریل تا جون 2014ء

ہے جبکہ اس کے پَر حرکت میں نہیں ہوتے۔ بھنبھناہٹ کی مخصوص آواز اس کے نتھنوں یا سانس لینے والے سوراخوں میں سے پیدا ہوتی ہے۔ مکھی کے نتھنوں کی جالی کے بالکل نیچے ایک ننھا سا جوف ہوتا ہے جس میں کئی ٹھوس ذرات بند ہوتے ہیں یہ بہت چھوٹے ہوتے ہیں لیکن ان کی تیز حرکت ہی ناگوار بھنبھناہٹ کا سبب ہوتی ہے۔ چونکہ مکھی کے جسم کی اطراف میں متعدد نتھنے ایک ترتیب سے ہوتے ہیں، اس لیے ان تمام میں سے پیدا ہونے والی آوازیں بلند آواز بھنبھناہٹ کی صورت میں سنائی دیتی ہے۔ گو یا یہ مانُس مکھی کی آمد کا اعلان ہوتی ہے۔

گھریلو مکھیاں کوڑے کے ڈھیروں میں پیدا ہوتی ہیں اور اپنی زندگی کا زیادہ عرصہ جراثیم کی پیدائش والی جگہوں پر گزارتی ہے۔ مکھی اپنی افزائش نسل کے لیے نمدار گلے سڑے مادوں کا انتخاب کرتی ہے۔ مادہ مکھی ایک اعشاریہ دو ملی میٹر سائز کے سفید انڈے دیتی ہے۔ ہر انڈے میں سے ایک نازک سی سنڈی پیدا ہوتی ہے۔ اصل میں یہ مکھی کا لاروا ہوتا ہے۔ پانچ یا چھ دن گزرنے کے بعد لاروے کی کھال سخت ہو کر سانولے رنگ کی ہو جاتی ہے۔ اب یہ پیوپا بن جاتا ہے اور چند روز آرام کرتا ہے۔ پانچ یا چھ دن مزید گزرنے کے بعد اس کی کھال میں سے ایک مکمل مکھی برآمد ہوتی ہے، اس کے بعد اس کی جسامت میں اضافہ نہیں ہوتا۔ تقریباً دس دن بعد مکھی جنسی ملاپ کرتی ہے اور اس کے جلد ہی بعد مادہ سو سے ڈیڑھ سو تک انڈے دیتی ہے۔ مکھی کی ننھی سی جان کو بہت سے خطرات کا سامنا ہوتا ہے۔ اس پر ایک فنگس Empusa Muscae حملہ آور ہوتا ہے اور بہت نقصان پہنچاتا ہے۔ یہ مکھی کے جسم پر بہت دیر تک پڑا رہتا ہے۔ مکھی کے پیروں کی گدیوں میں موجود چپچپا مادہ ٹھوس ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس کی باقی زندگی اس تکلیف کو برداشت کرتے ہوئے ختم ہو جاتی ہے۔

برطانیہ کی خبریں

☆ برطانوی وزیراعظم ڈیوڈ کیمرون نے اخوان المسلمون کے خلاف فوری تحقیقات کا حکم دے دیا گیا ہے۔ ٹائمز کے مطابق یہ اقدام اخوان المسلمون کی جانب سے برطانیہ سے انتہا پسندانہ سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کیے جانے کے خدشات سامنے آنے کے بعد کیا گیا ہے۔

☆ پانچ پاکستان نژاد افراد کو شفیلڈ کراؤن کورٹ نے مجموعی طور پر بیاسی برس قید کی سزا سنادی۔ پولیس نے عدالت کو بتایا تھا کہ اس گینگ نے پانچ ماہ کے عرصے میں ایک مکان میں بنی فیکٹری میں ایک سو پچیس ملین پونڈز کی ہیروئن اور کوکین تیار کی۔

☆ (نمائندہ پیشوا) جماعت احمدیہ جرمنی کا انتالیسواں جلسہ سالانہ ۱۳ جون کو شروع ہو کر ۱۵ جون کو ختم ہو گیا۔ جلسہ سالانہ جرمنی کے شہر کارلسروے میں منعقد ہوا۔ امسال جلسہ میں ۳۱۳۱۷ افراد نے شرکت کی۔ ان میں ۲۷ ممالک سے آنے والے ۳۲۰۷ مہمان بھی شامل ہیں تین روزہ جلسہ کے دوران امام جماعت احمدیہ مرزا مسرور احمد صاحب نے چار بار خطاب فرمایا۔ افتتاحی خطاب میں آپ نے فرمایا کہ جلسہ کا مقصد عملی اصلاح ہے۔ جرمن پارلیمنٹ کے ۵ ممبران نے بھی جلسہ سے خطاب کیا اور اس امر پر اطمینان کا اظہار کیا کہ صوبہ ھیسن کے بعد صوبہ ہمبرگ میں بھی جماعت احمدیہ کو حقوق حاصل ہو گئے ہیں۔ ممبران پارلیمنٹ نے کہا کہ افراد جماعت احمدیہ نے شدید محنت سے سماجی کام کر کے جرمن معاشرہ میں خود کو منوایا ہے۔ اب ہم احمدیوں کو جرمن معاشرہ کا حصہ سمجھتے ہیں۔ جرمنی کا آئین آزادی کا حق ہر شہری کو دیتا ہے اس لیے جرمنی میں افراد جماعت احمدیہ کو ہر قسم کی آزادی حاصل ہے۔ ملک کی ترقی اور اور جرمن سوسائٹی میں یکجہتی قائم رکھنے کے لیے ہر ایک کو کردار ادا کرنا ہے اور احمدی یہ کردار بخوبی ادا کر رہے ہیں۔ جرمن مہمانوں کے خصوصی سیشن میں ۱۷۰۰ سے زائد مہمان شریک ہوئے۔ جلسہ کے آخری روز ۱۸۳ افراد امام جماعت کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ اجتماعی دعا کے بعد جلسہ کا اختتام ہوا۔

ادارہ پیشوا کے دفتر میں ایک ماہ میں دو بار چور گھس آئے اور قیمتی اشیاء اٹھا کر لے گئے۔ تفصیلات کے مطابق مورخہ ۱۵ مئی کو ایک بجے صبح دو چور دروازے کا شیشہ توڑ کر دفتر میں داخل ہوئے اور بڑے اطمینان کے ساتھ کمپیوٹر، لیپ ٹاپ، دو ویڈیو کیمرے اور ایک کیمرہ ساتھ لائے بیگوں میں ڈال کر چلتے بنے۔ سی سی ٹی وی کیمرے نے ان کی تمام حرکات ریکارڈ کر لیں۔ چوروں نے اپنے چہرے چھپا رکھے تھے اور ہاتھوں کو دستانوں سے ڈھانپ رکھا تھا۔ دوبارہ ۲۵ جون کو دوبارہ یہی چور شیشہ توڑ کر دفتر میں داخل ہوئے مگر حفاظتی اقدامات کی وجہ سے صرف ایک کمپیوٹر لے جا سکے۔ پولیس چوروں کو پکڑنے میں ناکام نظر آتی ہے۔ پولیس کی نا اہلی اس بات سے ثابت ہوتی ہے کہ دونوں مرتبہ صبح دس بجے دفتر کھلنے پر ورکروں نے چوری کی اطلاع دی۔ پولیس کی بروقت کاروائی نہ کرنے کی وجہ سے چوریوں کی وارداتوں میں اضافہ ہو چکا ہے۔ نمائندہ پیشوا کے مطابق بہت بڑی تعداد میں لوگوں کے گھروں سے زیورات اور نقدی اڑائی جا چکی ہے۔ پیشوا کے قارئین کو چاہیے کہ وہ مکمل تصدیق کے بغیر گھر کا دروازہ نہ کھولیں اور زیورات اور نقدی وغیرہ کو لاکرز میں رکھیں۔

سہ ماہی پیشوا اپریل تا جون 2014ء

☆۲۹ اپریل ۲۰۱۳ء کو اپنی بیوی سلمیٰ پروین کو قتل کرنے والے اقبال کو سٹیفورڈ کراؤن کورٹ نے عمر قید کی سزا سنادی، مجرم کو پندرہ سال قید میں رہنا ہوگا۔ اقبال نے اپنی بیوی کو علیحدگی کا مطالبہ کرنے پر اسی کے اسکارف سے گلا گھونٹ کر ہلاک کر دیا تھا۔

☆ایکسپریس کے مطابق گزشتہ بارہ ماہ کے دوران ایک اوسط مکان کی قیمت میں ۱۶ ہزار پونڈ کا اضافہ ہو چکا ہے، اس طرح ایک اوسط مکان کی قیمت ایک لاکھ اسی ہزار دو سو چونسٹھ پونڈ تک پہنچ گئی ہے۔ بلڈنگ سوسائٹی کے مطابق مارچ کے مہینے میں مکان کی قیمت میں نو اعشاریہ پانچ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اس صورت حال میں مکانوں کی خریداری عام عوام کے لیے ناممکن ہوتی جارہی ہے۔ کنزیومر گروپ ہوم اونرز الائنس نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ مکانات کی قیمتیں استطاعت سے باہر ہوتی جارہی ہیں، مکانات کی قیمت میں اضافہ قومی مسئلہ بن چکا ہے۔ ☆ایک تازہ رپورٹ کے مطابق ہر دس میں سے ایک ورکر میٹنگ کے دوران سوجاتا ہے۔

☆بینی فٹس فراڈ روکنے کے لیے حکومت نے ایک منصوبہ تیار کیا ہے اس منصوبے کے مطابق ایسے افراد جو بینی فٹس دھوکہ دہی سے حاصل کرتے ہیں ان سے رقوم واپس لینے کے لیے ان کے مکان بکوادیے جائیں اور ان پر بھاری جرمانے عائد کیے جائیں۔ ٹیلی گراف نے انکشاف کیا ہے کہ پنشن سکیم کے تحت حاصل ہونے والی پوری آمدنی ظاہر نہ کرنے والے ہزاروں پنشنروں کا ریکارڈ چیک کیا جائے گا، اور غلط آمدنی بتانے والوں کو بھی فراڈیہ قرار دیا جائے گا۔ ڈنکن اسمتھ نے کہا ہے کہ حکومت نے گزشتہ برس بیس ملین سے زیادہ افراد کو بینی فٹس اور پنشن کی مد میں ایک سو چھیاسٹھ بلین پونڈ سے زیادہ رقم ادا کی جبکہ تین اعشاریہ پانچ بلین پونڈ فراڈ اور غلطی سے کی گئی ادائیگیوں کی نذر ہوگئے۔ ☆ہاؤس آف لارڈ کمیٹی نے انکشاف کیا ہے کہ پورے برطانیہ میں پندرہ ملین ٹن خوراک ضائع کر دی جاتی ہے جبکہ پورے یورپ میں ضائع کی جانے والی خوراک کی مقدار نوے ملین ٹن یعنی نو کروڑ ٹن بنتی ہے۔ یہ بھی بتایا گیا کہ خوراک کو ضائع ہونے سے بچانے کی کوششیں غیر مربوط اور کوئی ہدف مقرر نہیں کیا گیا ہے، ہر سال لاکھوں ٹن خوراک ضائع کرنا اخلاقی طور پر ناشائستگی ہے۔ کمیٹی کی خاتون سربراہ بیرونس سکاٹ نے کہا ہے کہ لارڈز کو اس بھاری مقدار میں خوراک ضائع کیے جانے پر دکھ پہنچا ہے۔

☆برطانیہ میں رواں برس جون سے کسی کی زبردستی شادی کرانا جرم شمار ہوگا اور ملوث افراد کو سات برس تک جیل کی سزا سنائی جائے گی۔ یاد رہے برطانیہ میں آباد ایشیائی ممالک سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں زبردستی کی شادی کی شکایات عام ہیں۔ زبردستی شادی کے حوالے سے کام کرنے والی چیرٹی کے مطابق انہیں ہر ماہ سات سو کالیں موصول ہورہی ہیں۔ حکومت کو سالانہ زبردستی شادی کے متعلق آٹھ ہزار کیسوں سے نمٹنا پڑتا ہے۔ بعض والدین شادی کے بہانے اپنے بھانجوں، بھتیجوں کو برطانیہ میں سیٹ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

☆۱۹۸۵ء سے برطانیہ میں خواتین کی ختنہ قابل سزا جرم ہے۔ اخبار میل اور ایکسپریس کی تحقیقات کے مطابق برطانیہ میں نوجوان لڑکیوں کی ختنہ کے حوالے سے پولیس کو گزشتہ ۵ سال میں ۳۸ واقعات کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں لیکن کوئی کارروائی نہ کی جاسکی۔ اس بات کے بھی ثبوت سامنے آئے ہیں کہ ختنہ کے لیے تقریبات کا اہتمام کیا گیا، جہاں ختنہ کرنے والی عمر رسیدہ عورتوں کو باہر کے ممالک سے بلایا جاتا ہے، اور یہ ختنہ کرنے والی عورتیں تھوک کے حساب ایک وقت میں کئی لڑکیوں کی ختنہ کرتی ہیں۔ یاد رہے کہ خواتین کی ختنہ کا رواج افریقہ کے کچھ حصوں، مشرق وسطیٰ اور برطانیہ کی ان کمیونٹیز میں پایا جاتا ہے جو ان علاقوں سے ہجرت کر کے برطانیہ میں آباد ہیں۔ خواتین کی ختنہ کے حامیوں کا کہنا ہے کہ ختنہ سے خواتین میں جنسی آوارگی کا خطرہ کم ہوجاتا ہے، اور معاشرہ بے ختنہ خواتین کو پسند نہیں کرتا۔

☆یونیورسٹی آف برسٹل کی تحقیق کے مطابق جو بچے گھر سے باہر نکل کر دیگر بچوں کے ساتھ کھیلتے ہیں ان کو زندگی بھر کینسر لاحق ہونے کے خطرات ان بچوں کے مقابلے میں کم ہوتے ہیں جو گھر پر رہنا پسند کرتے ہیں۔

☆ہیلتھ سیکرٹری جریمی ہنٹ کے مطابق این ایچ ایس کی غلطیوں کے باعث سالانہ بارہ ہزار پانچ سو مریض ہلاک ہوجاتے ہیں۔

نمائندگان ادارہ پیشوا

رانا مبشر محمود جرمنی (ہیمبرگ)	(004917631382750)	راشد محمود ڈنمارک (کوپن ہیگن)	(004541900556)
محمد افضل امریکہ (نیویارک)	(0017183765455)	لقمان احسن امریکہ (نیوجرسی)	(0019738827595)
محمد عادل رشید پاکستان	(00923338994371)	فیضان چیمہ برطانیہ (لندن)	(07428558809)
محمد اکرم برطانیہ (برمنگھم)	(00441283530905)	عبدالمغنی برطانیہ (مورڈن سرے)	(07506949263)

RH ACCIDENT CLAIM SERVICES LTD

Give us a call on 020 3674 7909

RH ACCIDENT CLAIM SERVICES LTD

free professional, friendly and confidential advice

24 Hours Phone Service - 7 Days a Week DIAL 07792998973

Have you been injured in an accident that wasn't your fault?

If so, we're here to help

REPLACEMENT CAR WITHIN 24 HOURS

Loss of earnings - Protection of no claim - storage and recovery - personal injury - replacement car

Road Accident

Personal Injury

Accident at Work

Fall, Slip & Trip

Personal Injury Specialist

No win No fee

2 London Road, SM4 5BQ Morden - Surrey

Opening Hours: Mon-Fri 10:00 - 17:00

Tel. 020 3674 7909 Mob. 077 9299 8973 Email: info@rhacs.co.uk

RH DREAM EVENTS LIMITED

TEL: 020 3674 7909   MOB: 077 9299 8973

- Venue Hire
- Decoration
- Catering
- Cutlery & Crockery
- Service Staff

BEST OFFER BEST OFFER BEST OFFER BEST OFFER
Package Price

- Event Management
- Cinematic Videography
- Photography
- DJ-Dhoolchi
- Chauffeur Service

2 London Road, SM4 5BQ Morden - Surrey
Tel. 020 3674 7909 - Mob. 077 9299 8973 (Mon-Fri 10:00 - 17:00)
Email: info@rhacs.co.uk - Web: www.rhdreamweddings.com